تُحفۃُ الانوار

ترجمہ

نِہایۃُ الاکمال
فِیمابِہٖ تُقبلُ الاعمال

تالیف:

العلامۃ المحدّث السیّد ہاشم البحرانی

مترجم

زوار علامہ محمد اکبر قریشی صاحب

ناشر

تحفظ ولایت علی علیہ السلام ریسرچ سنٹر

وجہ والا نزد کوٹ چھٹہ ڈیرہ غازی خان

تحفۃ الانوار:

ترجمہ (نہایة الاکمال فیما به تقبل الاعمال)

نام کتاب: "تحفۃ الانوار" ترجمہ:
نہایة الاکمال فیما به تقبل الاعمال

نام مترجم: زوار محمد اکبر قریشی صاحب

بحسن اہتمام: وقار حسین چوہدری

کمپوزنگ: غلام عباس بھٹہ (اُردو گرافکس لالہ موسیٰ)

سال اشاعت: 2022ء

تعداد: 500

ہدیہ: 360

ناشر: تحفظ ولایت علی علیہ السلام ریسرچ سنٹر وجہ والا
نزد کوٹ چھٹہ ڈیرہ غازی خان 0302-8821214

1۔ مکتبہ الرضا اُردو بازار لاہور 0323-4151214

2۔ زوار محمد اکبر قریشی صاحب وجہ والا 0302-8821214

3۔ حیدری کتب خانہ کربلا گامے شاہ لاہور

4۔ مکتبہ نورالعلم ڈاکخانہ میرپور برڑو تحصیل ٹھل ضلع جیکب آباد سندھ
03423771650-0342-4900028

فہرست مضامین

ہو کہ زمین کے لئے تحت وفوق ہے اس نے کہا ہاں امامؑ نے فرمایا کیا تم زمین کے نیچے گئے ہو اس نے کہا نہیں فرمایا کیا تم جانتے ہو اس میں کیا ہے اس نے کہا مجھے علم نہیں مگر میرا گمان یہ ہے۔ کہ اس کے نیچے کچھ نہیں فرمایا تم آسمان پر گئے ہو کہا نہیں فرمایا جانتے ہو اس میں کیا ہے اس نے کہا نہیں، فرمایا کیسی عجیب بات ہے کہ تم نہ مشرق میں گئے ہو نہ مغرب میں نہ زمین کے اندر گئے نہ آسمان کے اوپر اور جب تم وہاں سے نہیں گزرے اور تم کو پتہ نہیں کہ کیا کیا وہاں پیدا کیا گیا تو اس صورت میں ان چیزوں سے تمہارا انکار کیسا، کیا عاقل کے لئے جائز ہے کہ جس چیز کو نہیں جانتا اس کا انکار کردے زندیق نے کہا آپ کے علاوہ کسی نے مجھ سے ایسا کلام نہیں کیا امامؑ نے فرمایا اس معاملہ میں تمہیں شک ہے کہ شاید آسمان و زمین میں کچھ ہو یا نہ ہو، زندیق نے کہا ہاں ایسا ہی ہے، امامؑ نے فرمایا اے شخص جو کوئی نہیں جانتا وہ جاننے والے پر حُجت تمام نہیں کرتا جاہل کیلئے تو حجت ہی نہیں۔ اے مصری بھائی مجھ سے سمجھ ہم کبھی اللہ کے متعلق شک نہیں کرتے کیا تم سورج، چاند اور رات، دن کو نہیں دیکھتے کہ وہ آتے جاتے ہیں ان کی مقررہ حالت میں کوئی اشتباہ نہیں ہوتا وہ جاتے ہیں اور پھر پلٹ آتے ہیں یہ ان کی اضطراری حالت ہے جو ان کی معین جگہ ہے اس سے ہٹ نہیں سکتے انہیں اس پر قدرت نہیں کہ جا کر واپس نہ آئیں اگر غیر مضطر ہوتے تو رات دن نہ بنتی اور دن رات نہ ہوتا اے مصری بھائی یہ دونوں ہمیشہ سے مضطر ہیں پس جس نے ان کو مضطر بنایا ہے وہ ان سے زیادہ طاقتور اور بڑا ہے، زندیق نے کہا آپ نے سچ فرمایا، امام علیہ السلام نے فرمایا اے مصری بھائی لوگ جس طرف جا رہے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ وہ دہر ہے اگر دہر اِن کو لے جاتا ہے تو دہر اِن کو لوٹاتا کیوں نہیں اور اگر لوٹاتا ہے تو پھر ان کو مارتا کیوں ہے باقی کیوں نہیں رکھتا حرکت تو اس کی ایک جیسی ہے پھر یہ دو متضاد باتیں کیسی اے مصری بھائی لوگ مضطر ہیں کیوں آسمان بلند کیا، کیوں زمین کو بچھایا، آسمان زمین پر کیوں نہیں گر پڑتا اور زمین اپنے طبقات کو لے کر کیوں

دھنس نہیں جاتی اگر کوئی مدبّر حکیم نہ ہوتا تو یہ زمین و آسمان قائم نہ رہتے اور زمین پر لوگ چل نہ سکتے۔

زندیق نے کہا اللہ ان دونوں کا ربّ ان کو روکے ہوئے ہے اور ان کو مضبوط بنایا ہے پس زندیق، امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہاتھ پر ایمان لے آیا۔ عمران نے کہا میں آپؑ پر فدا ہوں، زنادقہ آپ کے ہاتھ پر ایمان لائے اور کفار آپ کے پدرِ بزرگوار کے ہاتھ پر ایمان لائے اس صاحبِ ایمان نے امام کی خدمت میں عرض کی آپ مجھے اپنا شاگرد بنا لیجیے امام علیہ السلام نے ہشام بن الحکم سے فرمایا ان کو اپنے ساتھ لے جاؤ پس ہشام نے اس کو تعلیم دی اور پھر اس نے اہلِ شام اور اہلِ مصر کو ایمان کی تعلیم دی اور امام علیہ السلام اس کی پاکیزگی نفس سے خوش ہوئے۔

۱۲ (بحذف اسناد) ابوسعید الزھری سے روایت ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا عقل مندوں کے لئے یہی دلیل کافی ہے کہ دنیا کی ہر شے اُس کی تسخیر میں ہے اور وہ ربّ قاہر، صاحبِ عظمت وجلال ہے اس کا نور ظاہر ہے اس کی قدرت کی دلیلیں روشن ہیں اور وہ صادق ہے اس کی قدرت کی دلیلیں اس کے بندوں کی زبانیں ہیں اور جو اُس نے رسولوں کے ساتھ بھیجا اور جو اپنے خاص بندوں پر نازل فرمایا وہ سب اس ربّ پر دلیل ہیں۔

۱۳ ہمارے مولا امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنی تفسیر میں فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دہریوں کے نظریے کا یوں ردّ فرمایا آپؐ نے فرمایا تمہارا قول ہے کہ اشیاء کو کسی نے پیدا نہیں کیا وہ ہمیشہ سے ہیں انہوں نے کہا ہم نے اسی طرح مشاہدہ کیا ہے کہ اشیاء محدث نہیں ہیں اس کے بعد ہم نے حکم لگایا کہ وہ ہمیشہ سے ہیں اور ہم نے اُن کو ختم

بنا پر کہ اُس کی خواہشات ومحبت اس کی صورت گری خلقت کے ساتھ تھی اور وہی اس کی حیات کا مالک ہے اس کے بارے میں اسی کا حکم جاری ہوگا تو پھر وہ یعنی بیٹا جب بیمار ہو جائے تو اس کو نفع صحت نہیں دے سکتا اگر مر جائے تو بیٹے کو واپس پلٹانے پر قدرت نہیں رکھتا۔ بے شک جو مخلوق کے پیدا کرنے پر قادر ہے اور اس میں روح پھونک سکتا ہے تا کہ وہ اپنے دونوں قدم سے چل سکے اس کو اس سے فساد وخرابی کے دفع کرنے پر قادر ہونا چاہیے۔

۱۵۔ (بحذفِ اسناد) ایک زندیق نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مسائل کثیرہ دریافت کیے اُس نے سوال کیا مخلوق اللہ کی کیسے عبادت کرتی ہے جبکہ اللہ کو دیکھا ہی نہیں ہے امام علیہ السلام نے فرمایا قلوب نے اس کو نورِ ایمان سے دیکھا نگاہوں نے عقلوں کو بیدار کر کے اس کو ثابت کیا اور آنکھوں نے اس کو اس چیز سے دیکھا جس کو اس نے ہر شے کی بہترین ترکیب سے خلقت اور نظم وضبط کے مضبوط ومحکم ہوتے دیکھا پھر تمام انبیاء ورسول اور ان کے معجزات تمام کتب آسمان اور ان کے محکمات اور علماء نے اس پر اکتفاء کیا جوانہوں نے خدا کی عظمت کے بغیر اس کی رویت کے دیکھا اور سمجھا۔ زندیق نے کہا کیا وہ قادر نہیں ہے کہ مخلوق کیلئے ظاہر ہو جائے تا کہ وہ اس کو دیکھ کر پہچانیں پھر یقین کی بنیاد پر اس کی عبادت کریں امامؑ نے فرمایا محالات کیلئے جواب نہیں ہے۔ زندیق نے کہا انبیاء ورسل نے اللہ کو کیسے ثابت کیا امامؑ نے فرمایا جب ہم نے ثابت کر دیا کہ ہمارا خالق وصانع ایک ہے اور تمام مخلوق سے بلند وبرتر ہے اور وہ صانع حکیم ہے تو درست اور جائز نہیں کہ اس کی مخلوق اس کا مشاہدہ کرے مخلوق اس کی ہم نشین ہو اور وہ مخلوق کا ہم نشین ہو اس صورت میں اسکے اور مخلوق کے درمیان کوئی حجت وہمکاری کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی یہیں سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اسکی مخلوق اور اس کے بندوں میں اس کے بہت سے سفیر وپیغمبر ہیں جو ان کے مفاد ومصلحت کی بنیاد پر

ان کی ہدایت کرتے ہیں اور اس چیز کا حکم دیتے ہیں جو ان کی بقا کا سبب ہو اور اس شے سے منع کرتے ہیں جس میں اُن کی ہلاکت وفنائیت ہو پس ثابت ہو گیا حکیم علیم خدا کی طرف سے اس مخلوق میں حکم دینے والے بھی ہیں اور منع کرنے والے بھی، یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اس کی جانب سے اس کی باتوں کو بتانے والے بھی ہیں اور وہ انبیاء ہیں جو اُس کی مخلوق میں اس کے منتخب ہیں وہی حکماء بھی ہیں جو حکمت سے مزین ہیں اور اس کی جانب سے مبعوث کیے گئے ہیں اور وہ لوگوں کے احوال میں ان کے شریک ہیں اور ان کی خلقت وترکیب میں بھی شریک ہیں اور حکیم علیم کی طرف سے حکمت ودلائل اور براھین وشواھد کے ذریعہ ان کی تائید کی گئی ہے مثلاً مُردوں کو زندہ کرنا، برص وجذام سے پاک کرنا زمین ایسی حجتِ خدا سے خالی نہیں ہوتی کہ جس کے ساتھ ایسا علم ہوتا ہے جو قول رسول کی صداقت اور اس کی عدالت کے وجوب پر دلیل ہوتا ہے پھر امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ زمین حجتِ خدا سے خالی نہیں رہ سکتی حجتِ خدا انبیاء کی اولاد سے ہوتی ہے خدا نے بغیر نسل انبیاء کے کسی نبی کو بھی مبعوث نہیں کیا اللہ نے بنی آدم کیلئے ایک روشن راستہ قرار دیا اور حضرت آدمؑ سے ایک طیب طاہر نسل جاری کی ہے اور اسی سے انبیاء ورسل کو پیدا کیا ہے وہی خدا کے مخلص دوست ہیں اور خالص جوہر ہیں وہ سب اپنے باپ کے صلبوں میں پاک رہے ہیں اور اپنی ماؤں کے ارحام میں نجاستوں سے محفوظ رہے ہیں جاہلیت کی برائیاں وخرابیاں ان تک نہیں پہنچتی اور ان کے انساب میں کوئی عیب نہیں ہوتا کیونکہ خدا ان کو ایسی جگہ رکھتا ہے کہ درجات وشرف کے اعتبار سے اس سے بہتر کوئی جگہ نہیں پس جو بھی علمِ خدا کا خزانہ دار اور اس کے غیب کا امانت دار اس کے رازوں کا راز دار اس کی مخلوق پر اس کی حجت اور اس کی زبان وترجمان ہو وہ ان صفات سے متصف ہوگا پس حجتِ خدا اس گروہ کے علاوہ سے نہیں ہو سکتی اور وہی مخلوق میں اپنے علم اور رسولِ اسلام سے بطور میراث پاتے ہوئے علم کے سبب جانشینِ پیغمبر اسلام ہوگا اگر لوگوں

نے اس کا انکار کیا تو وہ مُردہ ہو گئے اور جس چیز پر لوگوں کی بقاء ہے وہ ان چیزوں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم ان کے ہاتھوں میں ہے یہ سب ان کے اختلاف کی وجہ سے ہے انہوں نے اپنے درمیان رائے وقیاس قائم کر لیا اگر انہوں نے قائم مقام رسول کا اقرار کیا ہوتا اور اس کی اطاعت کرتے اور اس سے علم اخذ کرتے تو عدل وانصاف سے ظاہر و روشن ہوتے اور آپس کے اختلاف وجھگڑے ختم ہو جاتے اور تمام اُمور معتدل ومستقیم ہوتے اور دین ظاہر ہوتا شک پر یقین غالب ہوتا بعید نہ تھا وہ لوگ اس کا اقرار کریں مگر رسولِ اسلام کی وفات کے بعد نہ لوگوں نے اس کی اطاعت کی نہ ہی حفاظت کی کبھی بھی کوئی نبی یا رسول نہیں گزرا مگر اس کی اُمت نے اس کے بعد اختلاف کیا اور ان کے اختلاف کی علت وسبب حجتِ خدا کی مخالفت کرنا اور اس کو چھوڑ دینا ہے۔ زندیق نے کہا جو حجتِ خدا ان صفات کا مالک ہو اس کے لئے ہماری ذمہ داری کیا ہے امام علیہ السلام نے فرمایا اس کی اقتداء ہونی چاہیے اور اس کی طرف سے یکے بعد دیگرے نیکیوں کا اظہار ہونا چاہیے جس کا مقام مخلوق کی منفعت ومصلحت ہو یعنی جس امر میں مخلوق کی منفعت ہو اس کا حکم دے اور غیر منفعت کو روک دے اگر دینِ خدا میں کوئی بدعت داخل کریں تو وہ ان کو بتائے اگر وہ زیادتی کریں تو وہ انہیں اس سے خبردار کرے اور اگر وہ لوگ ان میں سے کچھ کمی کریں تو وہ اس کمی کو پورا کرے۔

۱۶ امیر المومنین علیہ السلام سے صانع کے ثبوت کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا جب مینگنی دلیل ہے اونٹ کے وجود پر لید دلیل ہے گدھے کے وجود پر اور قدم کے نشان دلیل ہیں چلنے والے پر تو اجرامِ فلکی اپنی لطافت کے ساتھ اور مرکز سفلی اپنی کثافت کے ساتھ یہ دونوں اُس لطیف وخبیر کے وجود پر دلیل کیوں نہیں۔

۱۷ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا خدا کی صنعت سے اس کے وجود پر استدلال کیا جاتا ہے اور عقول سے اُس کی معرفت کا اعتقاد ہوتا ہے اور فکر ونظر و براھین سے اس کی حجت ثابت ہوتی ہے اور دلیل ثابت ہوتی ہے۔

۱۸ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ عالم کے صانع پر کیا دلیل ہے آپؑ نے فرمایا جس نے ایک چکنا اور صاف قلعہ (مراد انڈہ ہے) دیکھا جس میں نہ کہیں شگاف تھا نہ روزن اوپر پگھلی ہوئی چاندی کی قلعی تھی اور اندر پگھلا ہوا سونا تھا اس کے اندر سے یکا یک طاؤس مور، غراب کوا، نسر گدھ، عصفور چڑیا، کا بچہ نکل پڑا پس میں نے جان لیا ضرور کوئی نہ کوئی اس کا صانع ہے۔

۱۹ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال ہوا کہ اس کائنات پر کیا دلیل ہے کہ اس کا کوئی صانع (بنانے والا) ہے آپؑ نے ارشاد فرمایا اکثر ادلہ میرے نفس میں ہیں اس لئے کہ میں نے اسے دو امروں سے کسی ایک امر سے خالی نہ پایا۔ یا تو میں نے اسے خود خلق کیا اور میں موجود تھا اور ایجاد کا موجود ہونا محال ہے اور یا میں نے اسے خلق کیا اور میں معدوم تھا تو لاشی کیسے خلق کر سکتا ہے پس جب دونوں کو دیکھا کہ وہ دونوں جہتوں سے فاسد ہیں تو میں نے پہچان لیا کہ میرا کوئی صانع اور مدبّر ہے۔

۲۰ (بحذف اسناد) سلمان فارسیؓ سے مروی ہے ایک حدیثِ طویل میں جس میں جاثلیق اور اس کے سو ساتھیوں کا ذکر ہے وہ مدینہ آئے اور حضرت ابوبکرؓ سے سوال کیا وہ جواب نہ دے سکے اُنہوں نے امیر المومنین علی بن ابیطالب کی طرف راہنمائی کی پس جو

پہلی فصل:

ایجادِ عالم اور صانع پر استدلال

دین کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے

۱۔ (بحذفِ اسناد) حسین بن خالد سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے فرزندِ رسولؐ ایجادِ عالم پر کیا دلیل ہے آپ نے فرمایا تو پہلے موجود نہ تھا پھر تُو معرضِ وجود میں آیا اور تم بخوبی جانتے ہو کہ تم نے خود اپنے آپ کو نہیں بنایا اور نہ ہی اُس نے جو تیری مثل ہے۔

۲۔ (بحذفِ اسناد) صقر بن دلف سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے توحید کے متعلق سوال کیا اور انہیں اپنے عقیدہ توحید جو کہ ہشام کے عقیدہ کے مطابق تھا آگاہ کیا پس امام علیہ السلام غضبناک ہوگئے پھر فرمایا تجھے ہشام کے کہنے سے کیا واسطہ جو یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ عزوجل جسم ہے ہم اس سے دنیا و آخرت میں بری ہیں۔ اے ابن دلف جسم حادث ہے اور خدا اس کو ایجاد کرنے اور مجسم کرنے والا ہے۔

۳۔ (بحذفِ اسناد) زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا آپ علیہ السلام نے فرمایا بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی مخلوق کی صفات سے الگ ہے اور اُس کی مخلوق اُس کی صفات سے الگ ہے اور ہر وہ چیز جس پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ اسمِ شی کا اطلاق ہوتا ہے وہ مخلوق ہے اور اللہ ہر شی کا خالق ہے اُس کی مثل کوئی شی نہیں۔

۴۔ (بحذفِ اسناد) خیثمہ سے مروی ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا

سوالات کیے اُن کا جواب ملا اُن میں سے ایک سوال یہ تھا کہ ہمیں خبر دیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کو محمدؐ کے ذریعہ سے پہچانا یا محمدؐ کو اللہ کے ذریعے پہچانا علی ابن ابیطالب نے فرمایا ہم نے اللہ کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے نہیں پہچانا مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کے ذریعہ سے پہچانا ہے جب اُن کی تخلیق ہوئی اور اس میں حدود، طول اور عرض کو ایجاد کیا پس میں نے پہچانا کہ وہ مدبّر ہے مصنوع کے استدلال سے، الہام سے، ارادہ سے جیسا کہ اُس نے الہام کیا ملائکہ کو اور انہوں نے اس کو پہچانا بغیر تشبیہ اور کیفیت کے۔

۲۱ (بحذف اسناد) ابو الصلت ہروی سے روایت ہے کہ مامون نے امام رضا علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تشریح پوچھی۔ وهو الذی خلق السموات و الارض فی ستة ايام و كان عرشه على الماء ليبلو كم ايكم احسن عملا (ہود۔ ۷)۔ وہی وہ خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور اس کا عرش پانی پر تھا تا کہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے بہتر عمل کرنے والا کون ہے۔ آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے عرش اور پانی اور فرشتوں کو آسمان و زمین کی تخلیق سے پہلے پیدا فرمایا تھا فرشتے اپنے آپ کو دیکھ کر اور عرش و پانی کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے وجود کو سمجھتے تھے پھر پروردگارِ عالم نے اپنے عرش کو پانی پر قائم کیا تا کہ اس سے اپنی قدرت فرشتوں پر ظاہر کرے اور مزید یہ کہ فرشتوں کو علم ہو جائے کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے پھر اس نے عرش کو اپنی قدرت سے بلند کیا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل فرمایا اور اسے ساتویں آسمان کے اوپر قرار دیا پھر چھ روز میں آسمان اور زمین کو پیدا کیا حالانکہ وہ عرش پر غالب تھا اور اس بات پر قادر تھا کہ آسمانوں کو چشمِ زدن میں پیدا کرے لیکن اُس نے چھ روز میں اس لئے پیدا کیا کہ فرشتوں پر رفتہ رفتہ ظاہر کرے کہ وہ کیونکر کسی چیز کو خلق کرتا ہے تا کہ اس طرح کے حدوث سے وہ اللہ

تعالیٰ کے وجود کو رفتہ رفتہ سمجھ سکیں اُس نے اس لئے تو پیدا نہیں کیا کہ اُسے اس بات کی کچھ غرض تھی کیونکہ وہ عرش سے غنی ہے اور تمام مخلوقات سے مستغنی ہے اس کے بارے میں یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ وہ عرش پر بیٹھا ہے کیونکہ وہ جسم نہیں رکھتا پروردگار عالم اپنی مخلوقات کی صفات سے بہت بالا ہے اور اس کا یہ قول تا کہ تمہیں آزمائیں کہ تم میں سے بہتر عمل کرنے والا کون ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اس لئے پیدا کیا تا کہ انہیں اپنی عبادت و اطاعت کی تکلیف شرعی سے آزمائے یہ آزمائش بغرض امتحان و تجربہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہی صاحبِ علم ہے۔ مامون نے کہا ابوالحسن آپ نے میری مشکل آسان کی اللہ آپ کی مشکلات آسان فرمائے۔

۲۲ (بحذف اسناد) حارث اعور سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے عصر کے بعد خطبہ پڑھا لوگوں نے اس کی حُسنِ صفت پر تعجب کیا اور اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت کے متعلق جو بیان فرمایا لوگ اس سے حیرت میں آ گئے ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے حارث سے کہا کیا تم نے حضرت کے خطبہ کو یاد کر لیا ہے اس نے کہا میں نے لکھ لیا ہے پس اس نے ہمیں بھی لکھوا دیا وہ خطبہ یہ ہے۔

حمد ہے اُس خدا کیلئے جس کیلئے موت نہیں اور جس کی قدرت کے عجائبات ختم ہونے والے نہیں اس لئے کہ ہر روز ایک نئی ایجاد کرتا ہے وہ کسی کو پیدا کرنے والا نہیں کہ عزت میں اس کا شریک ہو نہ اس کا کوئی باپ ہے کہ اس کی میراث کا مالک ہو اوہام کا اس کی ساخت جلال تک ذکر ہی نہیں کہ اس کے متعلق کوئی ہلکا سا اندازہ بھی ہو سکے نہ اس کی اوّلیت کی کوئی حد ہے اور نہ اس کی آخرت کی، وقت نے اس پر سبقت نہیں کی اور نہ زمانہ اس سے مقدم ہے اور زیادتی و نقصان کا اس سے تعلق نہیں اس کا وصف یوں نہیں کیا جاتا کہ وہ کہاں ہے اور کیسے ہے اور اس کی کنہ ذات باریک چیز سے زیادہ مخفی ہے اور اس کی تدبیر کی علامتیں جو مخلوق میں ہیں عقول انسانی انہی کی معرفت حاصل کرتی ہیں یہی اس کی قدرت کے اسرار ہیں جن کے متعلق

پر اس فرق کے ساتھ لوگوں کی ایک جماعت متفق ہے کہ اسلام سے عزت و آبرو کی حرمت
اور وراثت اور نکاح کے احکام جاری ہوتے ہیں اور مجتمع ہیں کہ نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج پر کہ
اس کو بجالانے والے کفر سے باہر آجاتے ہیں اور ایمان کی نسبت دیے گئے ہیں اور اسلام میں
ایمان کی شرکت نہیں اور ایمان میں اسلام شریک ہے یہ دونوں قول وفعل میں جمع ہیں جسطرح
کعبہ مسجد میں اور مسجد کعبہ میں نہیں ہے اسیطرح ایمان میں اسلام شامل ہے اور اسلام ایمان
میں شامل نہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا **قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا ولکن قولو
اسلمنا ولا ید خل الایمان فی قلوبکم** اور اللہ تعالیٰ کا قول سب سے زیادہ سچا ہے۔

میں نے عرض کیا، کیا مومن فضائل احکام حدود وغیرہ میں مسلمان سے افضل ہے تو
آپ نے فرمایا نہیں اِن دونوں پر ایک ہی حکم جاری ہوتا ہے لیکن مومن کو اعمال اور تقرب الی
اللہ میں مسلمان سے زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ میں نے عرض کیا، کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا **ما
جاء بالحسنۃ فلہ عشرا مثالھا**۔ جوایک نیکی کرے گا اللہ اس کا دس گناہ بدلہ دے گا اور
میرا گمان ہے کہ عام مسلمان جمع ہوتے ہیں مومن کے ساتھ نماز، روزہ اور حج میں فرمایا کیا خدا
نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ اجر کو زیادہ بڑھادے گا پس یہ مومنین کیلئے ہے ان کے ہر حسنہ کا ستر گناہ
ثواب زیادہ دے گا یہ فضیلت مومن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا اجر بقدر صحتِ ایمان سات سو گناہ
زیادہ تک بڑھادے خدا مومنوں سے جتنا احسان چاہتا ہے کرتا ہے۔ میں نے کہا جو اسلام
میں داخل ہے کیا وہ مومن نہیں فرمایا نہیں لیکن اس کو ایمان کی طرف نسبت دی جاتی ہے (یعنی
مومن کہا جاتا ہے) اور کفر سے اس کا اخراج ہوتا ہے میں ایک مثال سے سمجھاؤں گا تا کہ فرق
سمجھ میں آجائے اور ایمان کی فضیلت اسلام پر ثابت ہو اگر تم مسجد الحرام میں کسی کو یکھو تو کیا
اس کی گواہی دو گے کہ میں نے اسے کعبہ میں دیکھا تھا میں نے کہا ایسا کہنا میرے لئے جائز
نہیں فرمایا اگر تم کسی کو کعبہ میں دیکھو تو اس کی گواہی دو گے کہ میں نے مسجد الحرام میں اسے

دیکھا ہے میں نے کہا ضرور کہوں گا فرمایا یہ کیوں میں نے کہا کعبہ میں بغیر مسجد الحرام کے داخلہ
ممکن نہیں فرمایا تم نے ٹھیک جواب دیا بس یہی صورت ہے ایمان اور اسلام کی۔

۴ (بحذف اسناد) فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر
صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ایمان اسلام کو اپنے ساتھ شامل کرتا ہے مگر اسلام میں
ایمان شامل نہیں ایمان دلوں میں قرار پکڑتا ہے اور اسلام پر نکاح، وراثت اور عزت و آبرو کی
حرمت کے احکام جاری ہوتے ہیں ایمان میں اسلام داخل ہے مگر اسلام میں ایمان داخل نہیں
ہے۔

۵ (بحذف اسناد) عبدالرحیم القصیر سے مروی ہے کہ میں نے عبدالملک بن
اعین کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام کو لکھا کہ ایمان کیا ہے۔ پس اُنہوں نے میری
طرف لکھا اللہ تجھ پر رحم کرے تو نے ایمان کے متعلق سوال کیا ہے تو ایمان زبان کے ساتھ
اقرار اور دل میں عقد اور اعضاء کے ساتھ عمل کا نام ہے اور ایمان کے بعض اجزاء اس کے بعض
پر مرتب ہوتے ہیں اور ایمان ایک گھر ہے اسی طرح اسلام ایک گھر اور کفر ایک گھر ہے پس
بندہ مومن ہونے سے پہلے مسلمان ہوتا ہے اور مومن نہیں ہوتا جب تک مسلمان نہ ہو پس
اسلام ایمان سے پہلے ہے اور وہ ایمان میں شامل ہوتا ہے جب بندہ کبائر سے کسی کبیرہ کا
گنہگار ہوتا ہے یا صغائر میں سے کسی صغیرہ کا مرتکب ہوتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے روکا تو وہ
ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور ایمان کا لفظ اس سے ساقط ہو جاتا ہے مگر اسلام کا نام اس پر
ثابت رہتا ہے پس اگر وہ توبہ واستغفار کرے تو دارِ ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے وہ ایمان سے
خارج اور کفر میں داخل نہیں ہوتا مگر انکار کی وجہ سے اور حرام کو حلال اور حلال کو حرام کی وجہ سے

پس اس سے وہ ایمان اور اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور کفر میں داخل ہو جاتا ہے وہ اسی طرح ہے جیسے کوئی حرم میں داخل ہو اس کے بعد کعبہ میں داخل ہو اس سے کعبہ میں حدث واقع ہو جائے تو کعبہ اور حرم سے خارج ہو جاتا ہے ایسا شخص جو انکار کر دے اس کو مارا جاتا ہے اور وہ جہنمی ہو جاتا ہے۔

۶ (بحذف اسناد) ابوالصلت ہروی نے کہا مجھ سے علی بن موسیٰ الرضا انہوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن ابیطالب سے حدیث روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان دل کے ساتھ معرفت، زبان کے ساتھ اقرار اور اعضاء کے ساتھ عمل کا نام ہے۔

۷ (بحذف اسناد) عبدالسلام بن صالح الہروی نے علی بن موسیٰ الرضا سے انہوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن حسین سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن ابیطالب سے حدیث روایت کی کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ایمان معرفت بالقلب اور اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا نام ہے۔

۸ (بحذف اسناد) ابوالصلت ہروی سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا سے ایمان کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا ایمان دل کے ساتھ عقد اور زبان سے اقرار اور

اعضاء کے ساتھ عمل کرنے کا نام ہے، ایمان نہیں ہے مگر ان شرائط کے ساتھ۔

۹ (بحذف اسناد) عبدالسلام بن صالح الہروی نے کہا مجھ سے حدیث بیان فرمائی علی بن موسیٰ الرضا نے انہوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن ابیطالب سے سُنا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان معرفت بالقلب اور اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا نام ہے۔

۱۰ (بحذف اسناد) داؤد بن سلیمان الغازی نے کہا ہم سے علی بن موسیٰ الرضا نے انہوں نے فرمایا مجھ سے میرے والد موسیٰ ابن جعفر نے انہوں نے فرمایا مجھ سے ابی جعفر بن محمد نے اُنہوں نے فرمایا مجھ سے میرے والد محمد بن علی الباقر نے انہوں نے فرمایا مجھ سے میرے والد علی بن الحسین نے انہوں فرمایا مجھ میرے والد حسین بن علی نے انہوں فرمایا مجھ سے میرے والد امیر المومنین علی بن ابی طالب نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایمان زبان کے ساتھ اقرار اور دل کے ساتھ معرفت اور اعضاء کے ساتھ عمل کا نام ہے۔

حمزہ بن محمد العلوی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سُنا عبدالرحمان بن ابی حاتم سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد سے سُنا انہوں نے کہا یہ حدیث روایت کی ابی الصلت الہروی عبد السلام بن صالح نے انہوں نے روایت کی علی بن موسیٰ الرضا سے اس کی مثل سند کے ساتھ ابوحاتم نے کہا لَوْ قُرِئَ هَذَا الْإِسْنَادُ عَلَى مَجْنُونٍ لَبَرأَ اگر یہ سند کسی دیوانے مجنون پر پڑی جائے تو وہ صحت یاب ہو جائے۔

۱۱ (بحذف اسناد) محمد بن عبداللہ بن طاہر سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے سر پر کھڑا تھا اُن کے پاس ابو الصلت الھروی اور اسحاق بن راھویہ اور احمد بن محمد بن حنبل بھی موجود تھے۔

میرے والد نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک حدیث سنائے پس ابو الصلت الھروی نے کہا مجھ سے حدیث بیان فرمائی علی بن موسیٰ الرضا نے اللہ کی قسم وہ رضا تھے جیسا کہ اُن کا نام ہے اُنہوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے اُنہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد سے اُنہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے اُنہوں نے اپنے والد حسین بن علی سے اُنہوں نے اپنے والد علی بن ابیطالب سے سُنا اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔

جب ہم نکلے تو احمد بن محمد بن حنبل نے کہا یہ اسناد کیا ہے پس اُس سے میرے والد نے کہا یہ پاگلوں کے لئے دوا ہے اگر یہ کسی مجنون کو دی جائے تو اُس کو افاقہ ہوگا۔

چوتھی فصل:

ایمان کا اعضاء پر تقسیم ہونا اور اس کے کامل ونقصان کے بیان میں

۱ (بحذف اسناد) ابو عمر زبیری نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی کہ میں نے اُن سے عرض کی اے عالم مجھے خبر دیجیے کہ اللہ کے نزدیک کونسے اعمال افضل ہیں آپؑ نے فرمایا جن کے بغیر کوئی شی قبول نہیں ہوتی میں نے کہا وہ کیا ہے اُنہوں نے فرمایا اللہ پر ایمان کہ وہ اللہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اعمال میں از روئے درجہ سب سے اعلیٰ ہے اور منزلت میں سب سے اشرف ہے اور نصیبہ میں سب سے بلند ہے میں نے کہا کہ آپؑ مجھے

ایمان کے متعلق بتائیے کیا وہ قول وعمل دونوں کا نام ہے یا قول بنا عمل کا۔ آپؑ نے فرمایا ایمان کل کا کل عمل ہے اور قول اس عمل کا ایک جز ہے جو اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اُس نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے اس کا نور واضح ہے اس کی حجت ثابت ہے کتاب خدا اس کی گواہی دیتی ہے اور اس کی طرف بُلاتی ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اس کی وضاحت کیجیے تا کہ میں سمجھ لوں فرمایا ایمان کیلئے حالات، درجات وطبقات ومنازل ہیں ان میں سے بعض مکمل ہیں بعض ناقص اور اس میں سے بعض کی طرف رجحان زیادہ ہے میں نے کہا کیا ایمان تمام یعنی مکمل اور ناقص اور زائد بھی ہوتا ہے فرمایا ہاں میں نے کہا وہ کیسے فرمایا اللہ نے فرض کیا ہے ایمان کو بنی آدم کے تمام اعضاء پر اور اس کو ان سب پر تقسیم کر دیا ہے اور ان کے درمیان فرق پیدا کر دیا ہے پس اعضاء میں کوئی عضو ایسا نہیں مگر یہ کہ ایمان سے کوئی ایسی چیز اس کے سپرد کی گئی ہے جو الگ ہو دوسرے عضو کی سپردگی میں دی ہوئی چیز سے ان اعضاء میں ایک دل ہے جس سے سمجھتا اور جانتا ہے اور دل بدن کا امیر ہے اور وہ ایسا امیر ہے کہ اعضاء اس کے حکم کو رد نہیں کر سکتے اور اس کے حکم اور رائے پر عمل ان سے صادر ہوتا ہے انسان اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہے اور دونوں کانوں سے سُنتا ہے دونوں ہاتھوں سے چیز کو پکڑتا ہے اور دونوں پیروں سے چلتا ہے اور شرمگاہ سے جماع کرتا ہے زبان سے بولتا ہے سر میں چہرہ ہے ان میں ہر عضو کو وہ حصہ ایمان دیا گیا ہے جو اس کے غیر کو نہیں دیا گیا یہ اللہ کی طرف سے اس کا فرض قرار دیا گیا ہے کتاب خدا اس پر ناطق ہے اور اس کی گواہی دیتی ہے دل کا فرض ان کے فرض سے الگ ہے اور کانوں کا فریضہ آنکھوں کے فرض سے جُدا گانہ ہے اور آنکھوں کا فرض زبان کے فرض سے دُور اور زبان کا فرض ہاتھوں کے فرض سے الگ اور ہاتھوں کا فرض پیروں کے فرض سے جُدا ہے اور پیروں کا شرمگاہ کے فرض سے الگ ہے اور شرمگاہ کا چہرہ کے فرض سے غیر ہے اور قلب پر فرض ہے کہ خدا کی توحید کا اقرار کرے، خدا کی معرفت حاصل کرے اور

کہے کہ وہ وحدہٗ لاشریک ہے نہ اس کی زوجہ ہے نہ بیٹا اور یہ کہ محمدؐ خدا کے عبد اور رسول ہیں اور خدا
کی طرف سے جو خبر یا کتاب لائے ہیں وہ حق ہے پس جو چیز اللہ نے قلب پر فرض کی ہے وہ
اقرار و معرفت ہے اور یہی اُسکا عمل ہے خدا نے فرمایا ہے مگر وہ جو کلمہ کفر کہنے پر مجبور کیا جائے
لیکن اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو لیکن جس کا سینہ کفر سے کشادہ ہے (تو اس کی
نجات نہیں) اور خدا نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ ذکرِ خدا سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے اور
فرماتا ہے ایسے بھی ہیں کہ مُنہ سے کہتے ہیں کہ ایمان لے آئے حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں
لائے اور فرمایا جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے ظاہر کر دیا چھپاؤ اللہ اس کا حساب ضرور لے
گا پس جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا پس خدا نے دل پر جس چیز کو
فرض کیا ہے وہ اقرار و معرفت ہے اور یہ اُس کا عمل ہے اور یہی اصل ایمان ہے اور خدا نے
قول کو زبان پر فرض کیا ہے اور قلب میں جو عقیدہ ہے اس کو بیان کرنا اور اقرار کرنا اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کرو اور خدا نے فرمایا کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں
اور اس پر بھی جو کتاب ہماری ہدایت کے لئے نازل ہوئی اور اس پر بھی جو تمہاری ہدایت کے
لئے آئی تھی تمہارا اور ہمارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں یہ ہے وہ جسے
خدا نے زبان کا فریضہ قرار دیا ہے اور یہی اس کا عمل ہے اور اللہ نے کانوں کا یہ فرض قرار دیا
ہے کہ جن چیزوں کا سننا اللہ نے حرام کیا ہے اس سے بچیں اور اعراض کریں اس امر سے جو
ان کے لئے حلال نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سے روکا ہے اور نہ سنیں اُن باتوں کو جو اللہ کو
غضب میں لانے کا باعث ہوں خدا نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے جب تم سنو کہ لوگ
آیات خدا سے انکار کرتے ہیں اور ان کا مذاق اُڑاتے ہیں اور تم ان کے پاس مت بیٹھو تا کہ وہ
کسی اور کے متعلق بات چیت کرنے لگیں اور استثناء کیا ہے بھولنے کے موقع پر فرمایا اگر میرا یہ
حکم تمہیں شیطان بھلا دے تو ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو پھر یہ بھی فرمایا میرے ان بندوں کو

خوشخبری سناؤ جو سُنی ہوئی باتوں میں سے ان پر عمل کرتے ہیں جو اچھی ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن
کو اللہ نے ہدایت کی ہے اور یہی لوگ عقل مند ہیں اور یہ بھی فرمایا فلاح پائی ان مومنوں نے
جو خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتے ہیں اور بیہودہ باتوں کو سننے سے گریز کرتے ہیں اور زکوٰۃ
دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے ساتھ ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ
ہیں اور جب لغو باتیں کرنے والوں کی طرف سے گزرتے ہیں تو بزرگان شان سے گزرتے
ہیں پس یہ ہے جو اللہ نے کانوں پر فرض کیا ہے از روئے ایمان یہ کہ جن باتوں کا سُنتا جائز نہ ہو
ان کو نہ سُنیں یہ ہے کانوں کا عمل اور وہ ایمان سے متعلق ہے اور آنکھ کا یہ فرض قرار دیا کہ خدا
نے جن چیزوں کی طرف نظر کرنا حرام قرار دیا ہے ان کی طرف نہ دیکھو اور جن سے اللہ نے منع
کیا ہے ان کو نہ دیکھے یہی اس کا عمل ہے اور یہی اس سے ایمان کا تعلق ہے خدا نے ان کو منع کیا
ہے اس سے کہ وہ ان کی شرمگاہوں پر نظر کریں اور نہ یہ جائز ہے کہ کوئی مرد اپنے بھائی کی
شرمگاہ کو دیکھے اور اپنی شرمگاہ کو بھی دوسروں کی نظروں سے بچائے اور فرمایا ہے کہ اے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دو مومن عورتوں سے کہ وہ اپنی آنکھوں کو جھکائے رہیں اور اپنی
شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس سے کہ ان کو لوگ دیکھیں یا کوئی عورت دوسری عورت کی فرج
کو دیکھے اور اپنی شرمگاہ کو دوسروں کی نظروں سے بچائے۔ امام نے فرمایا قرآن میں جہاں
حفاظتِ فرج کا ذکر ہے وہ زنا کے سلسلے میں ہے سوائے اس آیت کے یہ نظر کے متعلق ہے اور
خدا نے مجموعی طور پر دل زبان اور کان اور آنکھ کے فرض کا ذکر ایک دوسری آیت میں کر دیا ہے
فرمایا ہے جو تم چھپایا کرتے تھے ان کی گواہی تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور
تمہاری جلدیں دیں گی۔ امام نے فرمایا جلود سے مراد شرمگاہیں اور رانیں ہیں اور خدا نے فرمایا
ہے جس امر کا تم کو علم نہیں اس کے متعلق قیافہ سے کام نہ لو بے شک کان، آنکھ اور دل ہر ایک
سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا پس یہ ہیں وہ چیزیں جو اللہ نے فرض کی ہیں آنکھوں پر کہ

بیشک اللہ اپنی مخلوق کی صفات سے الگ ہے اور اس کی مخلوق اُس کی صفات سے اور ہر وہ چ
اللہ تعالیٰ کے علاوہ جس پر شی کا اطلاق ہوتا ہے وہ مخلوق ہے اور اللہ ہر شی کا خالق ہے۔

۵ (بحذفِ اسناد) ہشام بن حکم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق عل
السلام سے ایک زندیق نے سوال کیا کہ وہ یعنی اللہ کیا ہے تو اس کے جواب میں امام عل
السلام نے فرمایا وہ شی ہے مگر اشیاء کے خلاف۔ اس سے میری مراد یہ ہے کہ وہ حقیقت اش
کے ساتھ ایک شی ہے مگر نہ اس کا جسم ہے نہ صورت ہے نہ وہ محسوس ہوتا ہے نہ حواسِ خمسہ اس
ادراک کرتے ہیں اور نہ اوہام اس کو پاتے ہیں نہ دہر کی گردش اس کو کم کرتی ہے اور نہ زما
اس میں تغیر پیدا کرتے ہیں۔ سائل نے کہا آپ تو کہتے ہیں کہ وہ سُننے والا اور دیکھنے والا
امام علیہ السلام نے فرمایا بے شک وہ سمیع و بصیر ہے لیکن بغیر کسی عضو کے سُنتا ہے اور بغیر کسی آ
کے دیکھتا ہے وہ اپنے نفس سے دیکھتا ہے اپنے نفس سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ اور شی ہے اور ا
کا نفس اور شی ہے بلکہ میں نے اس چیز کے متعلق اظہار کا ارادہ کیا ہے جو میرے دل میں
جبکہ مجھ سے پوچھا گیا ہے تیرے سمجھانے کیلئے جب تُو سوال کر رہا ہے تو میں کہتا ہوں کہ وہ
والا ہے کُل کے ساتھ مگر اس سے میری مُراد یہ نہیں کہ اس کُل کا کوئی جُز ہے میں نے تو صر
تیرے سمجھانے کیلئے تعبیر کی ہے اسی شی سے جو میرے دل میں ہے اور یہ کہ وہ سمیع و بصیر و عا
تعبیر ہے لیکن کوئی صفت اس کی ذات سے الگ نہیں اور نہ کوئی مفہوم اس سے جُدا یعنی اُس
تمام صفات عین ذات ہیں زائد بر ذات نہیں اور وہ سُننے یا دیکھنے میں کان اور آنکھ کا محتاج نہ
وہ ایسی ذات ہے جو مخلوق سے بالکل الگ ہے۔ ایک سائل نے سوال کیا کہ خدا کیا ہے تو ا
جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وہ ربّ ہے وہ معبود ہے وہ اللہ ہے لیکن میری مراد اللہ
ان حروف کا اثبات کرنا نہیں۔ ا، ل، ل، ہ۔ اور نہ۔ ر، ب، کا بلکہ میری مُراد وہ ذات ہے

خالق اشیاء اور ان کا صانع ہے اور ان حروف کا ذکر کرنے سے وہ معنی مُراد ہیں جن پر لفظِ اللہ، رحمٰن، رحیم اور عزیز وغیرہ کا اطلاق ہوتا ہے وہ معبود ہے عزت والا جلال والا۔ سائل نے کہا ہم نہیں پاتے موہوم شے کو مگر مخلوق یعنی جب صانع عالم کا تصور اس کے ناموں سے کیا جا سکتا ہے جیسے مفہوم ربّ سے تو وہ مخلوق ہوگا امام علیہ السلام نے فرمایا اگر تُو ایسا کہتا ہے تو لوگوں کے لئے حقیقتِ توحید بیان کرنے کی تکلیف ہم سے ساقط ہو جائے گی کیونکہ غیر موہوم کی مخلوقیت اور اس کے متعلق توحید کے بیان کی ہمیں تکلیف ہی نہیں دی گئی یعنی ہمارا کام بیان توحید کے متعلق زیادہ آسان ہو جائے گا کیونکہ استدلال کیلئے ہمیں ایک اچھا مقدمہ مل جائے گا اور وہ حدوثِ عالم ہے، اثباتِ محدث ہے جو بدیہی ہے کیونکہ عالم غیر موہوم نہیں ہے اور اس سے توحید ثابت ہوگئی جو موہوم بالحواس ہے اور اس کا ادراک حواس کے سامنے آئے تو ضرور مخلوق ہے ورنہ اس کا ابطال و عدم ماننا ہوگا دوسرا کسی سے مشابہت ہونا صفتِ مخلوق ہے اور اس کا مرکب ہونا ظاہر کرتا ہے، جب اشیائے عالم کی ترکیب و تالیف ثابت ہوگئی تو ضرور اس مصنوع کا کوئی صانع بھی ہے اجزائے عالم کا اضطرار اس کا ثبوت ہے کہ ان کا صانع ان کا غیر ہے اور وہ ان کی مثل نہیں کیونکہ جو مثل ہوگا وہ ان کا مشابہ ہوگا ظاہری ترکیب و تالیف میں اور ان چیزوں میں جن کا ان کے حدوث سے تعلق ہے جیسے نیست سے اس کا ہست ہونا اور صغر سے کبر کی طرف اور سفیدی سے سیاہی اور ضعف سے قوت کی طرف جانا اور یہ حالات حدوث کے ایسا واضح ثبوت ہیں کہ ان کے متعلق کسی توضیح کی ضرورت نہیں۔

زندیق نے کہا جب آپ نے وجودِ خدا کو ثابت کیا تو آپ نے اسکو محدود کر دیا امام علیہ السلام نے فرمایا میں نے محدود نہیں کیا بلکہ اس کے وجود کو ثابت کیا ہے کیونکہ نفی و اثبات کے درمیان اور کوئی درجہ ہی نہیں۔ سائل نے کہا جب وجود آپ کے نزدیک ہے تو اس کیلئے اسم مشتق یا اسم جامد بھی ہوگا۔ فرمایا ہر شے کیلئے اسم مشتق یا جامد ضروری ہے۔ سائل نے کہا اگر

انبیاء سے بھی سوال کیا جائے گا پس اس کی تعریف نہ حد کے ساتھ ہوتی ہے نہ بعضیت کے ساتھ بلکہ اس کے فعل کی تعریف کی جاتی ہے اور اس کی آیات اس کے کمال قدرت کی دلیل ہیں جن کا انکار کرنے والوں کی عقلیں انکار نہیں کر سکتیں کیونکہ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان یا ان کے اوپر ہے سب اُس کی صنعت ہے کس کی طاقت ہے کہ اس کی قدرت کے عمل کو دفع کر سکے خدا اپنی مخلوق سے الگ ہے کوئی شے اس کی مثل نہیں اس نے اپنی مخلوق کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور اپنی اطاعت پر ان کو قدرت دی ہے اور اپنے انبیاء و مرسلین کو بھیج کر اپنی حجت بندوں پر تمام کردی پس جس کو ہلاک ہونا تھا وہ نافرمانی کر کے ہلاک ہوا اور خدا کے احسان کے ساتھ جس کو نجات پانی تھی نجات پا گیا۔

خدا کے لئے فضل و بزرگی ہے اوّل اور آخر میں، بے شک اللہ وہ ہے جس نے اپنے نفس کیلئے حمد کی ابتدا کی اور اپنی حمد پر دنیا کا خاتمہ کیا اور حق کے ساتھ لوگوں کا فیصلہ کیا اور حمد ہے ربّ العالمین کے لئے اور حمد ہے اُس اللہ کیلئے جس نے کبر کا لباس بے جسم کے پہنا جس نے جلال کی ردا بغیر کسی پیکر کے اوڑھی جو عرش پر غالب آیا بغیر کسی تغیر اور زوال کے وہ اپنی مخلوق سے بلند و برتر ہے بغیر ان سے دُوری کے اور اس کا مخلوق سے کوئی اتصال نہیں اس کے لئے کوئی حد نہیں جو کسی جا پہنچ کر ختم ہو نہ اس کی کوئی مثل و مانند ہے کہ وہ اس کے ذریعہ سے پہچانا جائے۔ ذلیل ہوا جس نے اس کے غیر کی قوت کو تسلیم کیا حقیر ہوا جس نے اس کے غیر کو بڑا جانا اُس کی عظمت کے سامنے ہر شی کا سر جھکا ہوا ہے اور اس کی عزت و قوت کے سامنے ہر شی نے اپنی اطاعت کا اظہار کیا ہے آنکھیں اس کے ادراک سے تھک گئی ہیں اور خلائق کے عقول اُس کی صفت کی انتہا تک پہنچنے سے قاصر ہیں وہ اوّل ہے یعنی شی سے پہلے ہے کوئی اس سے پہلے نہیں ہے ہر شی سے بعد ہے کوئی اس کے بعد نہیں وہ اپنی قوت سے ہر شی پر ظاہر ہے تمام مقامات پر موجود ہے بغیر اس کے کہ کسی جگہ کی طرف منتقل ہو، چھونے والی کوئی چیز اسے

چھو نہیں سکتی اور کوئی حاسہ اس کا ادراک نہیں کر سکتا وہ آسمان میں موجود ہے اور زمین میں بھی وہ بڑی حکمت والا ہے اور بڑا جاننے والا ہے اس نے جس چیز کے بنانے کا ارادہ کیا تو اُسے بنا دیا بغیر کسی نمونہ کو سامنے رکھے اور کسی قسم کی تھکاوٹ کا تعلق اس سے نہیں ہوتا اس نے ہر چیز کی ابتداء کا ارادہ کیا تو کر دکھایا اور جن و انس میں سے جس چیز کا ایجاد کرنا چاہا اسے بے روک ٹوک پیدا کر دیا تا کہ لوگ اس کی ربوبیت کو پہچانیں اور اس کی اطاعت پر قدرت رکھیں اور ہم خدا کی حمد کرتے ہیں اس کے تمام محامد کے ساتھ اور اس کی تمام نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور نیک امور میں اس سے ہدایت چاہتے ہیں اور بداعمالیوں سے اس کی پناہ چاہتے ہیں اور جو گناہ ہم سے پہلے ہو چکے ہیں ان کی معافی چاہتے ہیں (اس جملہ میں دوسروں کی تعلیم ہے) اور اس کی گواہی دیتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبد اور اس کے رسول ہیں اس نے ان کو حق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا ہے جو حق کی طرف دلالت کرتا ہے اور حق کی طرف ہدایت کرنے والا ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے گمراہی سے بچے اور جہالت سے محفوظ رہے جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے پوری کامیابی حاصل کی اور بڑا ثواب حاصل کیا اور جس نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ کھلے خسارہ میں مبتلا ہوا اور دردناک عذاب کا مستحق ہوا پس فلاح حاصل کرو اس طرح کہ جو حق تم پر قائم کیا گیا ہے اسے خوشی سے قبول کرو اور سچے دل سے نصیحت کو مانو اور ایک دوسرے کی اچھی طرح مدد کرو اور صراطِ مستقیم پر قائم رہ کر اپنے نفسوں کی مدد کرو اور امورِ مکروہ کو چھوڑ دو اور اپنے درمیان حق کا لحاظ رکھو اور ایک دوسرے کی مدد کرو اور جاہل ظالم کے ہاتھوں سے بچاؤ اور نیک باتوں کا حکم دو اور بُری باتوں سے روکو اور صاحبانِ فضیلت کو پہچانو خدا ہم اور تم کو ہدایت کی پناہ میں رکھے اور ہم کو اور تم کو تقویٰ پر ثابت قدم رکھے اور میں خدا سے استغفار کرتا ہوں تمہارے اور اپنے لئے۔

پرہیز کریں ان چیزوں کے دیکھنے سے جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے پس آنکھ کا عمل یہی ہے۔

اور اللہ نے فرض کیا ہے ہاتھوں پر کہ نہ پکڑیں ان چیزوں کو جن کا لینا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور لیں ان چیزوں کو جن کے لینے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور خدا نے ہاتھوں پر فرض کیا ہے کہ وہ صدقہ دیں صلہ رحمی کریں راہ خدا میں جہاد کریں اور نماز کیلئے اپنے بدن اور لباس کو طاہر کریں اور اللہ فرماتا ہے اے ایمان والو جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے مُنہ دھولو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور پیروں کا مسح کرو ٹخنوں تک اور فرمایا جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ تو ان کی گردنیں مار دو یہاں تک کہ جب انہیں چُور چُور کر ڈالو تو ان کی مشکیں باندھ لو پھر یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دو یا بدلہ لے کر رہا کرو تا کہ کفار اپنے ہتھیار ڈال دیں اللہ نے ہاتھوں کا یہی فرض قرار دیا ہے کیونکہ مار پیٹ کی ہاتھوں کو مشق ہوتی ہے اور پیروں کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ معصیت الٰہی کی طرف نہ اُٹھیں اور ان کا فرض ہے کہ وہ مرضی الٰہی کے مطابق چلیں اللہ فرماتا ہے روئے زمین پر اکڑ کر مت چلو تو اتنی طاقت والا نہیں کہ قدم مار کر زمین کو شگافتہ کر دے اور نہ تو بلندی میں پہاڑ جیسا ہو سکتا ہے پھر فرماتا ہے اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز دھیمی کر، سب سے ناپسندیدہ آواز گدھے کی ہے اور ہاتھوں اور پیروں کی گواہی اپنے ان صاحبوں کے خلاف ہونے کا جنہوں نے امرِ الٰہی کے خلاف ہاتھ پیر چلائے یوں تذکرہ فرماتا ہے روز قیامت ہم ان کے مُنہ پر مہر لگا دیں گے جو کچھ انہوں نے کیا ہوگا اس کا حال ان کے ہاتھ پاؤں بیان کر دیں گے پس یہ ہے وہ فرض جو اللہ نے ہاتھ اور پاؤں کے ذمہ قرار دیا ہے یہ ایمان کے حوالہ سے ان دونوں کا عمل ہے۔

اور چہرہ کے لئے سجدہ فرض کیا رات اور دن میں اوقات نماز میں خدا فرماتا ہے اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے ربّ کی عبادت کرو اور نیکی کرو تا کہ تمہاری بحالی کا باعث ہو یہ مکمل فریضہ ہے، چہرہ، ہاتھوں اور پیروں کے لئے اور ایک دوسری جگہ فرماتا ہے اللہ

کی مساجد میں اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو امام نے فرمایا اور اللہ نے اعضاء پر نماز کے لئے طہارت کو فرض قرار دیا ہے یہ اسطرح کہ جب خدا نے اپنے نبیؐ کو بیت المقدس سے کعبہ کی طرف مُنہ پھیرنے کا حکم دیا تو یہ آیت نازل ہوئی اللہ تمہارے ایمان کا ضائع کرنے والا نہیں بے شک اللہ لوگوں پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے پس نماز کا نام ایمان ہے پس جو خدا سے ملے گا اس حال میں کہ اپنے اعضاء کے فرائض کی حفاظت کرنے والا ہوگا تو وہ کامل الایمان ہوگا اہل جنت سے ہوگا اور جو اِن فرائض میں سے کسی میں کوئی کوتاہی کرے گا یا امر خدا سے تجاوز کرے گا تو وہ اللہ سے ناقص الایمان کی صورت میں ملے گا۔ میں نے کہا میں سمجھ گیا ایمان کے پورا ہونے اور کم ہونے کو لیکن زیادتی کی کیا صورت ہوگی۔ فرمایا خدا فرماتا ہے جب کوئی سورۃ نازل ہوتی تو ان میں سے منافق کہتے ہیں اس سورۃ نے تمہارے ایمان میں کیا زیادتی کر دی لیکن جو ایمان والے ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے ہاں جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے تو ان کے دلوں میں کثافت اور بڑھ جاتی ہے اور خدا فرماتا ہے ہم تم سے ان کی (اصحاب کہف) سچی خبر بیان کرتے ہیں وہ چند جوان ہیں جو اپنے ربّ پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی ہدایت کو اور بڑھا دیا اگر ایمان کی ایک ہی حالت ہوتی نہ اس میں کمی ہوتی نہ زیادتی ہوتی تو ایک دوسرے پر فضیلت نہ ہوتی اور انعامِ الٰہی میں سب کی برابری ہوتی اور لوگ سب یکساں بن جاتے فضیلت باطل ہو جاتی لیکن تکمیلِ ایمان کی صورت میں بارگاہ الٰہی میں درجات عالیہ پر سرفراز ہونگے اور نقصان کی وجہ سے کوتاہی کرنے والے جہنم میں جائیں گے۔

اسکا نام مشتق ہے جیسے قادر تو لامحالہ اس کیلئے کیفیت ماننا پڑے گی فرمایا ایسا نہیں ہے کیونکہ کیفیت تو صفت کی ایک صورت ہے اور اس کیلئے احاطہ ضروری ہے اور خدا کیلئے لازم ہے کہ مخلوق سے اس کو جُدا کیا جائے اور کسی سے تشبیہ نہ دی جائے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں اسکا انکار لازم آئے گا اور اس کی ربوبیت سے الگ ہونا پڑے گا اور اس کے وجود کو باطل قرار دینا پڑے گا جس نے خدا کو اس کے غیر سے تشبیہ دی تو اس نے مشابہ بنایا ایسے لوگوں سے جو مستحق ربوبیت نہیں ہیں خدا کیلئے تو ایسی صفات ہیں جس کا مستحق اس کا غیر نہیں اور نہ اس میں شریک ہے اور ان کو اس کا غیر جانتا ہی نہیں ۔سائل نے کہا جب خدا کی تدبیر اس کی مخلوق سے منقطع نہیں ہوتی تو لامحالہ اس کو تعب وتکان لاحق ہوگی امام علیہ السلام نے فرمایا وہ آجل اور ارفع ہے اس سے کہ اشیاء میں تصرف کرنے سے تکان ہوگی یہ مخلوق کی صفت ہے کہ ان کو کام کرنے اور ہاتھ پاؤں ہلانے میں تکان ہو جاتی ہے وہ اس سے برتر ہے اور اپنے ارادے اور مشیت کو جاری کرنے والا ہے اور جو چاہتا ہے اس کا کرنے والا ہے۔

۶ (بحذفِ اسناد) ھشام بن حکم سے مروی ہے کہ حدیث زندیق میں کہ جب وہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا تو آپؑ نے فرمایا کہ تیرا قول دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ دونوں قدیم اور قوی ہیں یا وہ دونوں ضعیف ہیں یا ایک قوی ہے اور دوسرا ضعیف ہے اگر وہ دونوں قوی ہیں تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کو دفع کیوں نہیں کرتا اور خود صاحبِ تدبر نہیں بنتا اور اگر تیرا خیال ہے کہ ایک قوی ہے اور دوسرا ضعیف ہے تو ثابت ہوا ایک ہے جو دوسرے کا عجز ظاہر کرتا ہے اگر تُو کہے دو ہی ہیں تو دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ ہر کام میں متفق ہیں یا متفرق ہیں لیکن جب ہم مخلوق کو ایک نظام کے تحت پاتے ہیں تو آسمان کو گردش میں دیکھتے ہیں اور رات دن اور چاند سورج کو صحیح طریقہ پر اور ایک تدبیر کے تحت کام کرتا دیکھتے

ہیں اور ان کاموں میں موافقت پاتے ہیں تو ہمیں یقین ہوتا ہے کہ مدبّر ایک ہے اگر تو نے دو خدا ہونے کا دعویٰ کیا تو لازم آئے گا کہ جہان کو ایک جُدا کرنے والا ہوتا کہ دو کہلائیں اس صورت میں جُدا کرنے والا ان کے درمیان تیسرا قدیم ہو جائے گا پس اگر تُو نے تین کا دعویٰ کیا تو پھر وہی صورت پیش آئے گی جو میں نے دو کے درمیان کہی پس ان تین کو جُدا کرنے والے دو اور ہو جائیں گے اور اس صورت میں پانچ قدیم ہو جائیں گے اس کے بعد نہ ختم ہونے والا سلسلہ تعداد کی کثرت ہو جائے گی ۔پھر زندیق نے کہا اُس کے وجود پر دلیل کیا ہے تو امام علیہ السلام نے فرمایا صانع کی صنعت اس کے وجود پر دلیل ہے جب تُو کسی عمارت کو دیکھتا ہے تو جان لیتا ہے کہ اس کا کوئی بانی ہے چاہے تُو نے اُس کو نہ بھی دیکھا ہو اُس نے کہا وہ یعنی اللہ کیا ہے فرمایا وہ اشیاء کے خلاف ایک شی ہے اور اس میرے قول سے مُراد معنی کا اثبات ہے اور وہ حقیقت کے ساتھ ایک شی ہے مگر نہ تو اس کا جسم ہے نہ صورت ہے نہ محسوس کیا جاسکتا ہے نہ حواسِ خمسہ اس کا ادراک کر سکتے ہیں نہ اوہام اس کا ادراک کر سکتے ہیں نہ وہ گردشِ دہر سے کم ہوتا ہے اور نہ زمانہ سے اُس میں تغیر پیدا ہوتا ہے۔

۷ (بحذفِ اسناد) محمد بن عبداللہ خراسانی خادم امام علی رضا علیہ السلام کہتے ہیں کہ ایک دھریہ امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا جبکہ امام کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے ۔تو امامؑ نے فرمایا اے شخص جو کچھ تم کہتے ہو اگر وہی ٹھیک ہوا (یعنی کوئی عالم کا پیدا کرنے والا نہیں ہے) تو کیا ہم دونوں برابر نہ رہیں گے؟ اور جو نماز، روزے، زکوٰۃ اور اقرارِ توحید ہم کرتے ہیں ان سے ہمیں نقصان نہ پہنچے گا زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ یہ نماز، روزہ ایک عبث فعل قرار پائیں گے مگر چونکہ کوئی پرستش کرنے والا نہ ہوگا لہٰذا ہمیں اس کی بھی کچھ پرواہ نہ ہوگی کہ عبث کیا کیا اور کیا فائدہ حاصل کیا اس لحاظ سے ہم اور تم برابر ہی رہیں گے یہ سُن کر وہ

۲۳ (بحذف اسناد) محمد بن یحییٰ بن عمر بن علی بن ابی طالب بیان کرتے ہیں کہ میں نے توحید میں یہ کلام مامون کے پاس امام رضا علیہ السلام سے خود سُنا، جب مامون نے امام علی رضا علیہ السلام کو اپنا ولی عہد بنانا چاہا تو اس نے بنی ہاشم کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ میں علی رضا علیہ السلام کو اپنا ولی عہد بنانا چاہتا ہوں یہ سُن کر بنی ہاشم نے ان پر حسد کیا اور مامون سے کہنے لگے آپ ایک (نعوذ باللہ) جاہل شخص کو اپنا ولی عہد بنانا چاہتے ہیں جسے امور خلافت کے متعلق کچھ بھی آگاہی نہیں ہے آپ اسے بلائیں اور اس کی (نعوذ باللہ) جہالت کا خود ہی مشاہدہ کر لیں چنانچہ امام علی رضا علیہ السلام کو بُلایا گیا اور بنی ہاشم نے ان سے کہا اے ابوالحسن آپ منبر پر بیٹھیں اور ہمیں توحید کے متعلق خطبہ دیں یہ سُن کر آپ منبر پر تشریف لائے اور کچھ دیر خاموش ہو کر بیٹھے رہے پھر آپؑ نے منبر پر اپنے کپڑوں کو جھاڑا اور منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اہل بیت پر درود بھیجا پھر ارشاد فرمایا اللہ کی پہلی عبادت اس کی معرفت ہے اور معرفت الٰہی کی بنیاد اس کی توحید ہے اور اللہ کی توحید کا نظام اس سے صفات کی نفی ہے کیونکہ عقول کی گواہی یہ ہے کہ ہر صفت مخلوق ہیں اور ہر موصوف اس بات پر شاہد ہے کہ اس کا کوئی نہ کوئی پیدا کرنے والا ہے اور وہ خالق نہ صفت ہے اور نہ ہی موصوف ہے اور صفت و موصوف دونوں ایک دوسرے کے ساتھی ہونے کی شہادت دیتے ہیں اور ساتھی ہونا اس بات کا شاہد اور متقاضی ہے کہ وہ حادث ہے اور حدوث کی گواہی یہ ہے کہ وہ ازلی نہیں اور وہ حدوث سے پاک نہیں ہے جس نے اللہ کو تشبیہ سے پہچانا تو دراصل اُس نے اللہ کو پہچانا ہی نہیں اور جس نے اس کی کنہ معلوم کرنی چاہی تو اس نے اسے واحد ہی تسلیم نہیں کیا اور جس نے اس کی تمثیل دی تو اُسے اس کی حقیقت کا ادراک ہی نہیں ہوا اور جس نے اس کی غایت بیان کی اس نے اللہ کی تصدیق ہی نہیں کی اور جس نے اس کی طرف اشارہ کیا اُس نے ذاتِ احدیت کا قصد ہی نہیں کیا اور ذاتِ احدیت اس کا

مقصود وہ ہی نہیں جس نے اسکی تشبیہ دی اور جس نے اللہ کے اجزاء بنائے تو وہ اسکے سامنے جھکا ہی نہیں اور جس نے اس کا وہم کیا اس نے اللہ کا ارادہ ہی نہیں کیا ہر بھلائی اسی کی وجہ سے بنی ہے اور ہر قائم کی علت وہی ہے اللہ کی صنعت سے اس کا استدلال کیا جاتا ہے اور عقول سے اس کی معرفت کا اعتقاد رکھا جاتا ہے اور فطرت سے اس کی حجت کا اثبات کیا جاتا ہے اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا اور اپنے اور ان کے درمیان حجاب رکھا پھر ان کا تضاد و تباین اور اختلاف مکان اور اُن کی ابتداء مخلوق کیلئے اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی کوئی ابتداء ہی نہیں ہے کیونکہ ابتداء والی چیز دوسری چیز کی ابتداء سے عاجز ہوتی ہے اور مخلوق کو اعضاء و جوارح دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں اعضاء و جوارح نہیں ہیں اور اعضاء و جوارح اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ انہیں مادہ کی ضرورت ہے اور اس کے اسماء تعبیر کیلئے ہیں اور اس کے افعال تفہیم کیلئے ہیں اس کی ذات حقیقت ہے اسکی کنہ اُس کے اور مخلوق کے مابین تفریق ہے اور اس کی طرف سے مخلوقات کا اختلاف اس کے ماسوا کی حد بندی ہے جس نے اللہ کی حالت بیان کرنا چاہی وہ اللہ سے جاہل رہا اور جس نے اسے مشتمل جانا اس نے اس کی سرکشی کی جس نے اس کی کنہ معلوم کرنا چاہی وہ اس کو حاصل کرنے میں ناکام رہا۔

جس نے اس کے متعلق کیف (کیسا) کہا تو اس نے اس کی تشبیہ دی اور جس نے اس کے لئے لِمَا (کیوں) کہا تو اس نے اسے وقت کا پابند سمجھا اور جس نے اس کے لئے فیما (کس میں ہے) کہا تو اس نے اسے کسی چیز کے ضمن میں فرض کر لیا جس نے اس کے لئے اِلَی مَا (کب تک) کہا تو وہ اس کے انجام کو معلوم کرنے کا خواہش مند ہوا، جس نے اس کے لئے حَتّٰی مَا (یہاں تک) کہا تو اس نے اس کی غایت بیان کی تو اس نے گویا اسے سر پر بلند کرنا چاہا اور جس نے اسے سر پر بلند کرنا چاہا تو اس نے دوئی پیدا کی اور جس نے دوئی پیدا کی تو اس نے صفات مانے اور جس نے صفات مانے اس نے ذاتِ خداوندی میں شک

پانچویں فصل:

کم از کم معرفت کے بیان میں اور وہ جس تک جہلا کی رسائی نہیں

۱۔ (بحذف اسناد) فتح بن یزید الجرجانی سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے کم از کم معرفت کا اُن سے سوال کیا آپؑ نے فرمایا اقرار کرنا کہ سوائے اس کے کوئی معبود نہیں نہ اُس کی شبیہ ہے نہ اُس کی نظیر ہے اور وہ قدیم ثابت الوجود موجود ہے بغیر فنا کے اور اس کی مثل کوئی شے نہیں۔

۲۔ (بحذف اسناد) حاتم بن ماھویہ نے کہا میں نے ابی الطیب یعنی ابوالحسن موسیٰ کو لکھا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کے بغیر معرفت خالق کافی نہیں پس انہوں نے تحریر فرمایا اُس کی مثل کوئی شی نہیں وہ ہمیشہ سے سمیع سننے والا، علیم جاننے والا اور بصیر دیکھنے والا ہے اور وہ کرتا ہے جس کا ارادہ رکھتا ہے۔

۳۔ (بحذف اسناد) ابن سنان سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک اعرابی آیا اور کہا یا رسول اللہ مجھے غرائب العلم دیں آپؐ نے فرمایا کیا تو راس العلم رکھتا ہے جو اس کے غرائب کا سوال کر رہا ہے اُس شخص نے کہا یا رسول اللہ راس العلم کیا ہے آپؐ نے فرمایا اللہ کی معرفت جو اُسکی معرفت کا حق ہے۔ اعرابی نے کہا اللہ کی معرفت جو اُس کی معرفت کا حق ہے کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اُس کی معرفت کا حق یہ ہے کہ تو اسے بغیر مثل کے جانے اور نہ اس کی کوئی شبیہ ہے نہ مثل، وہ واحد ہے، احد ہے، ظاہر ہے، باطن ہے، اوّل ہے، آخر ہے، اُس کا نہ کوئی ہمسر ہے اور نہ کوئی نظیر ہے۔

۴۔ (بحذف اسناد) عاصم بن حمید نے بیان کیا کہ امام زین العابدین علیہ السلام سے توحید کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ آخری زمانہ میں لوگ عمیق فکر ہونگے پس اللہ نے نازل کیا۔ **قُل ھو اللہ احد اللہ الصمد** اور سورہ حدید کی آیات اس آیت تک **وھو علیم بذات الصدور** جس نے اس کے سوا دوسرا اعتقاد رکھا ہلاک ہوا۔

۵۔ (بحذف اسناد) عبدالعزیز بن المھتدی نے کہا میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے توحید کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا ہر وہ شخص جس نے پڑھا **قل ھو اللہ احد** اور اس پر ایمان لایا وہ توحید کو پہچان گیا میں نے کہا اُس کو کیسے پڑھیں آپ نے فرمایا جس طرح لوگ پڑھتے ہیں اس کے بعد کہے **کذلک اللہ ربی کذلک اللہ ربی کذلک اللہ ربی**۔

۶۔ (بحذف اسناد) عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی کہتے ہیں میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جب اُنہوں نے مجھے دیکھا تو مجھ سے فرمایا **مرحبا بک یا ابا القاسم** تم ہمارے حقیقی دوست ہو میں نے عرض کیا اے فرزندِ رسول میں چاہتا ہوں کہ آپ کے سامنے اپنا دین پیش کروں اگر پسندیدہ ہوا تو میں اسی پر باقی رہوں گا حتیٰ کہ اللہ سے جا ملوں۔

آپ نے فرمایا اے ابوالقاسم بتاؤ

میں نے عرض کیا میں کہتا ہوں کہ اللہ واحد ہے اس کی مثل کوئی شی نہیں وہ دونوں

زندیق چُپ ہو رہا پھر امام علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ ہوا جو ہم لوگ کہتے ہیں اور وہی ٹھیک بھی ہے جو ہم کہتے ہیں تو کیا تم تباہ و برباد نہ ہو جاؤ گے اور ہم بچ نہ جائیں گے (کیونکہ تم نے تو اس کے وجود کو مانا ہی نہیں تھا اس لئے تم نے نہ تو اس کا اقرار کیا اور نہ ہی اُس کی عبادت کی اور اب معلوم ہوا کہ وہ موجود ہے تو بتاؤ تمہارا حشر کیا ہوگا اب رہے ہم تو ہم نے تو اس کی عبادت بھی کی تھی اس کی توحید و قدرت کا اقرار بھی کرتے تھے اس صورت میں ہمارے ساتھ تو وہ ضرور نیک برتاؤ کرے گا لہٰذا تم تباہ ہو جاؤ گے اور ہم نجات پائیں گے) یہ سُن کر زندیق کہنے لگا خدا آپ کا بھلا کرے آپ بتایئے کہ آخر وہ (یعنی اللہ) کیونکر ہے اور کہاں ہے امام نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے جو تُو نے خیال کیا ہے وہ غلط ہے اُسی نے تو جگہ اور مکان بنائے ہیں وہ تو اس وقت بھی تھا جب کوئی جگہ موجود نہ تھی اسی نے تو کیفیتوں کو پیدا کیا ہے وہ تو اس وقت بھی موجود تھا جب کوئی کیفیت موجود نہ تھی وہ کسی کیفیت یا کسی مکان کے ذریعے سے نہیں پہچانا جاتا اور نہ کسی حاسہؔ سے اور نہ اس کا قیاس کسی چیز پر ہو سکتا ہے اس زندیق نے کہا پھر تو وہ کچھ بھی نہ ہوا کیونکہ جو کسی حاسہؔ سے محسوس ہی نہیں ہو سکتا تو اس کا وجود کب ہو سکتا ہے امامؑ نے فرمایا افسوس جب تمہارے حواس اس سے عاجز ہوئے تو تم اس کی خدائی اور اس کے وجود کا انکار کرنے لگے اور جب ہمارے حواس اس کے ادراک سے عاجز ہوئے تو ہمیں اس بات کا یقین ہوا کہ وہی ہمارا ربّ ہے اور وہی ایک ایسی چیز ہے جو تمام چیزوں سے جُدا ہے۔ اس نے کہا یہ بتائیں کہ وہ کب تھا امامؑ نے فرمایا تم پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ وہ کب نہ تھا تو میں تمہیں بتاؤں گا کہ وہ کب سے ہے؟ اس نے کہا اس کی کیا دلیل ہے کہ وہ ہمیشہ سے ہے آپؑ نے فرمایا جب میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو ایسا پایا کہ مجھ کو اس میں کچھ کمی زیادتی طول و عرض میں نظر نہ آئی اور نہ میں اس جسم میں سے تکالیف کو دور کر سکتا ہوں اور نہ بطور خود کوئی فائدہ مند چیز اس تک لا سکتا ہوں؛ اس سے میں نے جانا کہ اس عمارت جسم کا کوئی معمار بھی ہے اسی لئے میں نے اس کا

اقرار بھی کیا اور اس کے وجود کو تسلیم کر لیا۔ علاوہ ازیں اس کی قدرت سے افلاک کی گردش اور بادلوں کی پیدائش ہواؤں کا چلنا آفتاب و ماہتاب اور ستاروں کی حرکت جیسی عجیب آیات دیکھتا ہوں تو ان سب کو دیکھ کر مجھے یقین ہوتا ہے کہ ان سب کا کوئی نہ کوئی مقدر اور پیدا کرنے والا ہے اس زندیق نے کہا تو وہ چھپا ہوا کیوں بیٹھا ہے آپؑ نے فرمایا مخلوقات پر جو پردہ پڑا ہوا ہے وہ ان کے گناہوں کی کثرت کی وجہ سے ہے یعنی آدمی اس کو اسلئے نہیں دیکھ سکتا کہ ان کے دل کی آنکھیں گناہوں کی وجہ سے اندھی ہو چکی ہیں ورنہ جو لوگ صاحبانِ ایمان و تقویٰ ہیں تو ان کی دل کی آنکھیں نورِ الٰہی کا ہر وقت مشاہدہ کرتی ہیں۔ رہا وہ خود تو اس پر کوئی چیز بھی رات اور دن کی گہرائیوں میں پوشیدہ نہیں ہے اس نے کہا آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ آنکھیں کیوں نہیں دیکھ سکتیں آپؑ نے فرمایا وہ اس سے بالاتر ہے کہ اس کو کوئی آنکھ دیکھ سکے یا کوئی خیال اس کو محیط کر سکے یا کوئی عقل اس کو سمجھ سکے اس نے کہا آپ اس کے اجزائے اصلیہ بیان کریں آپؑ نے فرمایا اس کے لئے کوئی حد نہیں ہے اس نے کہا وہ کیوں آپؑ نے فرمایا یہ اس لئے کہ ہر محدود کی ایک انتہاء ہوتی ہے اور جب وہ محلِ تحدید ہوا تو اس میں احتمال زیادتی ہوگا اور جب احتمال زیادتی ہو تو پھر احتمال کمی بھی ہوگا لہٰذا نہ وہ محدود ہے نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے اور نہ اس کے اجزاء علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ اس نے کہا آپ اس کو لطیف، سمیع، بصیر، علیم اور حکیم کہتے ہیں اس کے معنی کیا ہیں کیا بغیر کان کے بھی کوئی سمیع ہو سکتا ہے کیا بغیر آنکھ کے بھی کوئی بصیر ہو سکتا ہے کیا بغیر ہاتھوں سے کام لئے بھی کوئی لطیف ہو سکتا ہے کیا بغیر صناعی کے بھی کوئی حکیم ہو سکتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا ہم انسانوں میں جس کو لطیف کہا جاتا ہے وہ کاریگری کے مطابق ہوتا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا جو کوئی لطیف چیز بناتا ہے تو اس کے لئے کہا جاتا ہے مَاالطف فلاناً فلاں شخص نے کیا کاریگری کی جب آدمیوں کو ان کی صناعی کی وجہ سے لطیف کہتے ہیں تو خالقِ جمیل کو لطیف کیوں نہ کہیں اس لئے کہ اُس نے نہایت ہی جلیل و لطیف خلقت پیدا کی ہے

کیا، مخلوق کے تغیر سے اس میں تغیر پیدا نہیں ہوتا جیسا کہ محدود کی حد بندیوں کی وجہ سے اس کی حد بندی نہیں ہو سکتی ایک ہے لیکن عدد کے اعتبار سے نہیں وہ ظاہر ہے لیکن کسی چیز کے مٹنے کے اعتبار سے نہیں وہ تجلی کرنے والا ہے لیکن رویت کو آزادی دے کر نہیں وہ باطن ہے لیکن زائل ہو کر نہیں وہ علیحدہ ہے لیکن ساخت کے اعتبار سے نہیں وہ قریب ہے لیکن نزدیک ہو کر نہیں وہ لطیف ہے مگر جسمانیت کے لحاظ سے نہیں وہ موجود ہے لیکن عدم کے بعد نہیں وہ فاعل ہے لیکن اضطرار کی وجہ سے نہیں وہ اندازہ کرنے والا ہے لیکن فکر کی جولانی سے نہیں وہ مدبّر ہے لیکن حرکت سے نہیں وہ ارادہ کرنے والا ہے مگر اشتیاق نفس کی وجہ سے نہیں وہ مدرک ہے لیکن حاسہ سے نہیں وہ سننے والا ہے مگر آلہ سے نہیں وہ دیکھنے والا ہے مگر جوارح کے ساتھ نہیں اوقات اس کے مصاحب نہیں اور اماکن اسے متضمن نہیں اسے اونگھ نہیں آتی اور صفات اسے محدود نہیں کر سکتے اور آلات اسے مقید نہیں کر سکتے اس کا ہونا اوقات سے سابق اور اس کا وجود عدم سے پہلے ہے ابتداء اس کی ازل ہے نشان قائم کرنے وجہ سے معلوم ہوا کہ وہ خود بے نشان ہے اور جواہر کی جوھریت ثبوت ہے کہ وہ جوھر میں مقید نہیں ہے اشیاء کے باہمی تضاد سے پتہ چلا اس کا کوئی متضاد نہیں چیزوں کے ایک دوسرے کا ساتھی بننے سے معلوم ہوا کہ اس کا کوئی ساتھی نہیں اس نے نور کو ظلمت کا متضاد اور وضاحت کو اشکال اور خشکی کو تری اور سردی کو گرمی کا متضاد بنایا مختلف المزاج اشیاء کی تالیف اپنے مولف اور قریبی اشیاء کی ایک دوسرے سے دُوری اپنے جُدا کرنے والے کا پتہ دیتی ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ومن کل شی خلقنا زوجین لعلکم تذکرون (الذاریات ۴۹) اور ہم نے ہر چیز سے دو جوڑے بنائے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اس نے قبل و بعد میں فرق پیدا کیا تا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس کے لئے نہ تو قبل ہے اور نہ بعد ہے اشیاء کی طبیعت و مزاج اس بات کا شاہد ہے کہ طبیعت و مزاج کا خالق اس سے

منزہ ہے اشیاء کا تفاوت اس بات کا شاہد ہے کہ تفاوت کے خالق میں کوئی تفاوت نہیں پایا جاتا اشیاء کو وقت کا پابند بنانا اس بات کا شاہد ہے کہ وہ وقت کا پابند نہیں ہے بعض چیزوں کو بعض چیزوں سے محجوب رکھ کر اس نے اپنے متعلق اس بات کا یہ ثبوت فراہم کیا ہے کہ اس کے درمیان اور اسکی مخلوقات کے درمیان کوئی حجاب حائل نہیں جب کوئی مربوب نہ تھا وہ اس وقت بھی ربّ تھا اور جب کوئی عابد نہ تھا وہ اس وقت بھی معبود تھا جب کوئی معلوم نہ تھا وہ اس وقت بھی عالم تھا وہ اس وقت بھی خالق تھا جب مخلوق نہ تھی اور اس کیلئے سمع کی تاویل موجود تھی جبکہ کوئی مسموع نہ تھا ایسا ہرگز نہیں کہ تخلیق کی وجہ سے وہ خالق بنا ہو اور مخلوق بنانے کی وجہ سے باری کہلایا ہو اس کی کیفیت بیان ہو تو کیسے جسے لفظ مُذ غائب نہ کر سکتا ہو اور لفظ قَدُ جسے قریب نہ کر سکتا ہو اور لفظ لَعَلَّ جس کے لئے حجاب نہ ہو اور لفظ مَتَی جسے وقت میں مقید نہ کر سکتا ہو اشیاء اپنی ذات کی ہی حد بندی کر سکتی ہیں اور آلہ اپنے ہم جیسے آلات کی طرف ہی اشارہ کر سکتا ہے اشیاء میں ان کے افعال مضمر ہوتے ہیں اور مُذ قدامت نے ان اشیاء کو روک رکھا ہے اور ازلی قَد نے ان کا احاطہ کیا ہوا ہے اگر الفاظ جُدا ہو کر اپنے جُدا کرنے والے اور مختلف ہو کر اپنے اختلاف پیدا کرنے والے پر دلالت نہ کرتے تو ان کے بنانے والے عقول کے لئے جلوہ ہی نہ کرتا اور اسی تجلی کی وجہ سے مخلوق سے پوشیدہ ہے اور اوہام بھی اس جلوہ کو ہی اپنا حکم بناتے ہیں جبکہ اوہام سے اس کے غیر کا اثبات ہوتا ہے اور اسی سے ہی دلیل لائی جاتی ہے اور اس سے اقرار کی پہچان ہوتی ہے اور عقول کے ذریعہ سے اللہ کی تصدیق کا اقرار کیا جاتا ہے اور اقرار سے ہی اس پر ایمان لانے کی تکمیل ہوتی ہے اور دین داری معرفت کے بعد ہی ممکن ہے اور اخلاص کے بغیر معرفت ممکن نہیں ہے اور عقیدہ تشبیہ کی موجودگی میں اخلاص کے کوئی معانی نہیں ہیں اور تشبیہ کے اثبات صفات کی موجودگی میں نفی بے سود ہے جو کچھ مخلوق میں پایا جاتا ہے وہ اس کے خالق میں نہیں پایا جاتا اور جو صفات مخلوق

حدود حدِ ابطال اور حدِ تشبیہ سے خارج ہے وہ نہ جسم ہے نہ صورت ہے نہ عرض ہے نہ جوہر ہے
بلکہ وہ جسموں کو جسم دینے والا صورتوں کا مصور اعراض اور جواہر کا خالق ہے وہ ہر شئی کا ربّ اور
ان کا مالک اور ان کا خالق اور ان کا فاعل اور محدث ہے۔

اور بے شک محمدؐ اُس کے عبد اور رسول ہیں جو خاتم النبیین ہیں قیامت تک ان کے بعد
کوئی نبی نہیں اور ان کی شریعت تمام شریعتوں کی خاتم ہے اس کے بعد قیامت تک کوئی شریعت
نہیں اور میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ کے بعد امام وخلیفہ وولی الامر امیر المومنین علی ابن ابیطالب
ہیں اُن کے بعد حسن، اُن کے بعد حسین اُن کے بعد علی بن الحسین اُن کے بعد محمد بن علی اُن
کے بعد جعفر بن محمد ان کے بعد موسیٰ بن جعفر ان کے بعد علی بن موسیٰ اُن کے بعد محمد بن علی پھر
اے میرے مولا آپ ہیں پس امام علی نقیؑ نے فرمایا اور میرے بعد میرا بیٹا حسن ہے اس کے
بعد اُس کا بیٹا لوگوں میں کیسا ہوگا میں نے عرض کیا اے مولا وہ کیسا ہوگا فرمایا اس کو کوئی شخص نہ
دیکھے گا اس کا ذکر اس کے اسم کے ساتھ جائز نہ ہوگا حتیٰ کہ وہ ظہور کرے گا اور زمین کو عدل و
انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوگی میں نے عرض کیا میں اقرار کرتا
ہوں کہ اُن کا دوست اللہ کا دوست اور اُن کا دشمن اللہ کا دشمن ہے ان کی اطاعت اللہ کی
اطاعت ہے اُن کے ساتھ بُرائی، اللہ کے ساتھ بُرائی ہے اور میں کہتا ہوں معراج حق ہے اور
قبر کے سوال حق ہیں جنت حق ہے نار حق ہے صراط حق ہے میزان حق ہے قیامت آئے گی اس
میں کوئی شک نہیں اور اللہ قبروں سے اُٹھائے گا اور میں کہتا ہوں ولایت کے بعد فرائض واجبہ
نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہیں پس امام نے فرمایا اے ابو
القاسم اللہ کی قسم یہی دین ہے جس کو اُس نے اپنے بندوں کیلئے پسند فرمایا اس پر ثابت رہ اللہ
تجھے قولِ ثابت کے ساتھ دنیا و آخرت میں ثابت قدم رکھے۔

۷۔ (بحذفِ اسناد) اسماعیل بن جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام باقر
علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میں آپ کی خدمت میں اپنا دین پیش کروں جس پر خدا
مجھے بدلہ دے گا آپ نے فرمایا ہاں بیان کرو۔ میں نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے
سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور میں اقرار کرتا ہوں اسکا جو اللہ کی طرف سے آیا اور یہ کہ
علی امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے اُن کے بعد حسن امام ہیں اللہ نے اُن کی
اطاعت فرض کی پھر اُن کے بعد علی بن الحسین ہیں جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی یہاں تک
کہ جب اُن پر امر ختم ہوا پھر آپ امام ہیں اللہ آپ کا بھلا کرے پس امام باقر علیہ السلام نے
فرمایا یہی اللہ کا دین ہے اور ملائکہ کا دین ہے۔

۸۔ (بحذفِ اسناد) منصور بن حازم سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر
صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا بے شک اللہ کی ذات اس سے بلند وبرتر ہے کہ اپنی
مخلوق سے پہچانا جائے بلکہ مخلوق اللہ سے پہچانی جاتی ہے فرمایا تو نے سچ کہا میں نے عرض کیا جو
پہچان لے کہ اس کا ربّ ہے اس کو یہ بھی جاننا چاہیے کہ اس کے لئے رضا وغضب ہے اور اس
کا پتہ نہیں چلتا مگر وحی کے ذریعہ سے، یا رسول اللہ کے ذریعہ سے پس جس کے پاس وحی نہ
آئے اس کو چاہیے کہ رسولوں کو تلاش کرے اور جب ان سے ملے تو ان کے حجت ہونے کی
معرفت حاصل کرے اور یہ سمجھے کہ ان کی اطاعت فرض ہے میں نے لوگوں سے کہا کہ کیا تم
نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی طرف سے مخلوق پر حجت تھے انہوں نے
کہا بے شک میں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا اُن کے بعد حجت
کون تھا انہوں نے کہا قرآن میں نے کہا میں نے قرآن کے متعلق غور کیا تو میں نے دیکھا کہ

نے فرمایا اے یونس ہر بات کا کوئی اہل ہوتا ہے اور ہر بات کا ایک وقت ہوتا ہے تو نے جو سوال کیا تو اس کا اہل تھا تم بھی اس امر کو چھپاؤ سوائے اس کے اہل کے، والسلام۔

۲۔ (بحذف اسناد) شعیب سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا جب آپ کے پاس یونس آئے تو اُنہوں نے اُن سے پوچھا تو حدیث شعیب میں ہے آپ نے فرمایا اگر تُو صحیح علم کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ ہمارے پاس ہے ہم اہل ذکر ہیں جن کے متعلق اللہ نے فرمایا **فاسئلو اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون.**

۳۔ (بحذف اسناد) ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا جب ان کے پاس معاویہ بن وہب اور عبدالملک بن اعین آئے تو معاویہ بن وہب نے آپ سے سوال کیا اے ابن رسولؐ آپ اس روایت کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس میں بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ نے اپنے ربّ کو دیکھا تو انہوں نے کس صورت میں دیکھا اور جس حدیث میں ہے کہ مومنین جنت میں اپنے ربّ کو دیکھیں گے تو وہ کس صورت میں دیکھیں گے۔

آپؑ مسکرائے پھر فرمایا اے معاویہ کتنا بُرا ہے وہ آدمی جس کی عمر ستر سال یا اسی سال ہو وہ اللہ کے سایہ میں زندگی گزار رہا ہو اور وہ اُس کی نعمتوں کو کھاتا ہو اور وہ اس کی معرفت حق نہ رکھتا ہو پھر فرمایا اے معاویہ۔ حضرت محمدؐ نے ربّ کو نہیں دیکھا اپنی ظاہری آنکھوں سے، رویت دو طرح کی ہے رویت قلب اور رویت بصر، یعنی دل سے دیکھنا اور آنکھوں سے دیکھنا جس نے سمجھا کہ قلب سے دیکھا ہے وہ درست عقیدہ پر ہے اور جس نے سمجھا کہ آنکھوں سے دیکھا اُس نے اللہ کے ساتھ اور اُس کی آیتوں کے ساتھ کُفر کیا۔

رسول اللہ کے اس قول کے مطابق کہ جس نے مخلوق کے ساتھ اللہ کو تشبیہ دی اُس نے کفر کیا۔ اور مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد انہوں نے علی بن حسین سے روایت کی کہ امام سجادؑ نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ سے پوچھا گیا اے رسول اللہ کے بھائی کیا آپ نے اپنے ربّ کو دیکھا ہے تو آپ نے فرمایا میں اُس کی کیسے عبادت کر سکتا جس کو میں نے نہیں دیکھا، مگر ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھا بلکہ دل اُس کو حقائق ایمان کے ساتھ دیکھتے ہیں اور جنت میں مومن کا اپنے ربّ کو ظاہری آنکھوں سے دیکھنا صحیح نہیں اس لئے کہ ہر وہ چیز جو ظاہری آنکھوں سے دیکھی جا سکتی ہے وہ مخلوق ہے اور اگر مومنین کا اللہ کو دیکھنا فرض کر لیں تو اس سے لازم آئے گا کہ صفت مخلوق صفت خالق ہے اگر ایسا ہو تو اللہ محدث اور مخلوق قرار پائے گا اور جس نے اس ذات کو مخلوق سے تشبیہ دی اُس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اور کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سُنا لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ (الانعام ۶۔۱۰۳) نگاہیں اس کو نہیں پا سکتیں اور وہ نگاہوں کو پالیتا ہے وہ نہایت باریک بین اور باخبر ہے اور اس کا یہ قول نہیں سُنا لَنْ تَرَانِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرَانِيْ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا (اعراف ۷۔۱۴۳) تُو مجھے نہیں دیکھ سکتا ہاں ذرا سامنے کے پہاڑ کی طرف دیکھ اگر وہ اپنی جگہ پر قائم رہ جائے تو البتہ تُو مجھے دیکھ سکے گا چنانچہ اس کے ربّ نے جب پہاڑ پر تجلّی کی تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑا۔ فرمایا اُس کا نور پہاڑ پر اس طرح ظاہر ہوا جیسے روشنی ہوتی ہے اور سوئی سے دھاگا نکلتا ہے اُس کی وجہ سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام کی جان نکل گئی اور جب انہیں افاقہ ہوا اور روح کو اُن کی طرف لوٹا دیا گیا تو انہوں نے کہا سُبْحَانَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ (اعراف ۷۔۱۴۳) پاک ہے تیری ذات میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اس قول سے کہ جو یہ خیال کرے کہ تو دیکھا جا سکتا ہے

اور میں نے اپنی معرفت کو تیرے ساتھ رجوع کیا کہ بے شک آنکھیں تجھے نہیں پاسکیتیں وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور سب سے پہلا ایمان لانے والا میں ہوں۔ یعنی میں اقرار کرنے والا ہوں کہ تجھے نہیں دیکھا جاسکتا اور تو منظر سے اعلیٰ وارفع ہے پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ انسان پر فرائض و واجبات سے سب سے افضل فرض اور واجب ربّ کی معرفت اور عبودیت کے ساتھ اس کا اقرار ہے اور معرفت کی حد یہ ہے کہ وہ جانتا ہو کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ اُس کی کوئی شبیہ ہے اور نہ اُس کی کوئی نظیر ہے اور اس بات کی معرفت رکھتا ہو کہ وہ ذات قدیم ثابت ہے وہ موجود ہے بغیر معدوم ہونے کے وہ موصوف ہے بغیر تشبیہ اور منسوخ ہونے کے اُس کی مثل کوئی شی نہیں وہ سمیع و بصیر ہے اور اُس کی معرفت کے بعد سب سے افضل فرض اور واجب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت اور ان کی نبوت کی شہادت ہے اور کم از کم معرفتِ رسول اُن کی نبوت کا اقرار ہے اور جو اُن کو عطا ہوا خبر یا کتاب یا امر و نہی کی صورت میں وہ اللہ عز و جل کی طرف سے ہے اور اُن کے بعد معرفتِ امام ہے جس کو ہر حالت میں اس کی تعریف وصفت اور اسم کے ساتھ ماننا ہے اور کم از کم معرفت امام یہ ہے کہ وہ درجۂ نبوت کے علاوہ نبی کے مساوی ہوتا ہے اور اس کا وارث ہوتا ہے اور اُس کی اطاعت اللہ اور رسول اللہ کی اطاعت ہے اور ہر امر میں اُس کو تسلیم کرنا اور اُس کی طرف رجوع کرنا اور اُس کے قول کو پکڑنا ہے اور اس بات کو جاننا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امیر المومنین علی بن ابیطالبؑ امام ہیں اور اُن کے بعد حسن پھر حسین پھر علی بن الحسین پھر محمد بن علی پھر میں امام ہوں پھر میرا بیٹا موسیٰ اُن کے بعد اُن کا بیٹا علی اُن کے بعد محمد بن علی اُن کے بعد اُن کا بیٹا علی اُن کے بعد اُن کا بیٹا حسن ان کے بعد ان کا بیٹا حجت ہے پھر اس کے بعد فرمایا اے معاویہ اس میں جو اصل ہے وہ میں نے تمہیں بتائی اس پر عمل کرو اگر تیری موت اُس پر ہوئی جس پر تو تھا تو تیرے احوال بہت بُرے ہونگے تجھے اُن لوگوں کا قول اس دھوکے میں نہ ڈالے کہ اللہ

تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے امام علیہ السلام نے فرمایا لوگوں نے اس سے بھی زیادہ عجیب باتیں کی ہیں کیا انہوں نے آدم علیہ السلام کی طرف ایسی باتیں منسوب نہیں کیں جو اُن سے نسبت نہیں رکھتیں کیا لوگوں نے ابراھیم علیہ السلام کی طرف ایسی باتیں منسوب نہیں کیں جو اُن سے کوئی نسبت نہیں رکھتیں۔ کیا لوگوں نے داؤد علیہ السلام کے متعلق حدیث طیر سے اُن کے قتل کے متعلق ایسی باتیں منسوب نہیں کیں جو اُن سے نسبت نہیں رکھتیں۔ کیا حدیث زلیخا میں انہوں نے یوسف صدیق علیہ السلام کی طرف ایسی باتیں منسوب نہیں کیں جو اُن سے نسبت نہیں رکھتیں کیا موسیٰ علیہ السلام کے قتل کے متعلق انہوں نے ایسی باتیں منسوب نہیں کیا جو اُن سے کوئی نسبت نہیں رکھتیں کیا حدیث زید میں انہوں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی باتیں منسوب نہیں کیں جو ان سے نسبت نہیں رکھتیں کیا حدیثِ قطیفہ میں انہوں نے امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام سے ایسی باتیں منسوب نہیں کیں جو ان کے ساتھ نسبت نہیں رکھتیں ایسی باتوں سے ان کا ارادہ اسلام کی توبیخ ہے تاکہ وہ اپنے اعقاب کی طرف رجعت کریں اللہ نے ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے جسطرح ان کے دل اندھے ہیں اللہ تعالیٰ ان باتوں سے بلند و بالا اور بڑا ہے۔

۴۔ (بحذفِ اسناد) فضل بن شاذان سے روایت ہے کہ مامون نے امام علی رضا علیہ السلام کی طرف لکھ کر بھیجا کہ اختصار کے ساتھ بتایئے کہ خالص اسلام کیا ہے امام نے جواب میں تحریر فرمایا کہ خالص اسلام ہے گواھی دینا کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو وحدہٗ لاشریک ہے وہ واحد ہے احد ہے صمد ہے قیوم ہے سمیع و بصیر ہے قدیر ہے قدیم، قائم ہے باقی ہے عالم ہے بغیر جہالت کے قادر ہے بغیر عجز کے غنی ہے بغیر محتاجی کے عادل ہے بغیر اجر کے وہ ہر شی کا خالق ہے اس کی مثل کوئی شی نہیں نہ اس کی تشبیہ ہے نہ ضد ہے نہ کوئی ہم سر ہے

عبادت، دعا، رغبت، خوف میں وہی مقصود ہے اور محمدؐ اُس کے عبد خاص اور اسکے رسول اُس کے امین، اس کے صفی اور اُس کی مخلوق میں چنے ہوئے اور مرسلین کے سردار، انبیاء کے خاتم اور عالمین سے افضل ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں نہ اُن کی ملت میں تبدیلی ہے اور نہ اُن کی شریعت میں تغیر ہے اور وہ تمام جو اُن پر نازل ہوا وہ کھلا ہوا حق ہے اور اس کی تصدیق کے ساتھ وہ تمام جو اُن سے پہلے رسولوں اور انبیاء اور حجتوں پر نازل ہوا اور تصدیق سچی کتاب کے ساتھ جس میں فرمایا لَا يَاتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ (فصلت)۔ اور اس کی کتاب فاتحہ سے لیکر خاتمہ تک حق ہے اور وہ تمام کتب کی نگہبان ہے ہم ایمان لائے اس کے محکم و متشابہ و خاصہ و عامہ و وعدہ و وعید و ناسخ و منسوخ قصص و اخبار پر مخلوق میں کسی کو قدرت نہیں کہ وہ اس کی مثل لا سکے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مومنین پر دلیل و حجت و امور مسلمین پر قائم اور قرآن کے ناطق اور اس کے احکام کے عالم اُن کے بھائی و خلیفہ اور اُن کے وصی اور ان کے ولی اور جن کی منزلت ہارون سی ہے وہ علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں جو امیر المومنین، امام المتقین اور سفید پیشانیوں والوں کے قائد اور اوصیاء سے افضل اور نبیوں اور رسولوں کے علم کے وارث ہیں ان کے بعد حسن و حسین ہیں جو نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں پھر اُن کے بعد علی بن الحسین زین العابدین اُن کے بعد محمد بن علی جو انبیاء کے علم کو کھولنے والے ہیں پھر اُن کے بعد جعفر بن محمد جو کہ صادق اور اوصیاء کے علم کے وارث ہیں پھر اُن کے بعد موسیٰ بن جعفر جو کہ کاظم ہیں پھر ان کے بعد علی بن موسیٰ الرضا پھر اُن کے بعد محمد بن علی پھر علی بن محمد پھر حسن بن علی پھر حجت القائم المنتظر صلوات اللہ علیہم امام ہیں میں ان سب کی وصیت اور امامت کی گواہی دیتا ہوں زمین کسی بھی وقت اور زمانہ میں خدا کی حجت سے خالی نہیں رہتی اور یہ مضبوط حلقہ، آئمہ ھدیٰ اور اہل دنیا پر خدا کی حجت ہیں یہاں تک کہ اللہ زمین اور اس کے رہنے والوں کا وارث ہے اور

جس نے بھی انکی مخالفت کی وہ گمراہ، گمراہ کنندہ، باطل اور حق و ہدایت کا تارک ہے اور وہی قرآن کے ترجمان اور رسولِ خداؐ کی طرف سے بیان کرنے والے ہیں جو انہیں پہچانے بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا اور ان کے دین میں تقویٰ، عفت، صداقت، بھلائی استقامت، اجتہاد، ہر نیک اور بد کی امانت کی ادائیگی طویل سجدے، دن کے روزے، راتوں کا قیام، محرمات سے اجتناب، صبر اور حسن ہمسائیگی سے کشائش کا انتظار شامل ہے۔

ساتویں فصل:

معرفت خدا، معرفت رسولؐ و معرفت آئمہؑ کے بیان میں

۱۔ (بحذف اسناد) ابی حمزہ سے مروی ہے کہ مجھ سے امام باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ وہی اللہ کی عبادت کرتا ہے جو اللہ کو پہچانتا ہے اور جو اللہ کی معرفت نہیں رکھتا وہ گمراہی کے ساتھ اس کی عبادت کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان اللہ کی معرفت کیا ہے آپ نے فرمایا اللہ کی تصدیق اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق اور علیؑ اور آئمہ ھدیٰ کی دوستی اور ان کو امام ماننا اور ان کے دشمنوں سے برات کرنا اسطرح معرفت باری تعالیٰ حاصل ہوتی ہے۔

۲۔ (بحذف اسناد) ابن اذینہ نے کہا ہم سے ایک سے زیادہ نے امام باقر یا امام جعفر علیہم السلام سے نقل فرمایا انہوں نے فرمایا کہ کوئی بندہ مومن نہیں ہوسکتا جب تک اللہ اور اسکے رسولؐ اور تمام آئمہ کو نہ پہچانے اور اپنے امام زمانہ کو بھی اور اپنے معاملات کو ان کی طرف رجوع کرے اور اپنے آپ کو ان کے سپرد کرے پھر فرمایا جو اوّل سے بے خبر ہے وہ آخری کو کیا جانے گا۔

۳ (بحذف اسناد) زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے معرفت امام کے متعلق بتائیے کیا وہ واجب ہے تمام مخلوق پر۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا تمام لوگوں کی طرف رسول اور اپنی حجت بنا کر تمام مخلوق پر، پس جو اللہ اور محمد رسول اللہ پر ایمان لایا اور اللہ کی پیروی کی اور تصدیق کی تو اس پر ہم میں سے ہر امام کی معرفت واجب ہے اور جو اللہ اور رسول پر ایمان نہ لایا اور نہ انکا اتباع کیا اور نہ رسول کی اطاعت کی اور نہ ان دونوں کے حق کو پہچانا تو معرفتِ امام ان پر کیسے واجب ہوگی۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا اور جو کچھ رسول پر نازل ہوا ہے اس کی تصدیق کی تو کیا آپ لوگوں کا حق معرفت ان پر واجب ہے فرمایا ہاں یہ لوگ فلاں فلاں کو پہچانتے ہیں میں نے کہا ہاں فرمایا کیا اللہ نے ان کے دلوں میں ان کی معرفت ڈالی ہے اللہ نے تو مومنین کے دلوں میں ہمارے حق کا الہام کیا ہے۔

۴ (بحذف اسناد) جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سُنا کہ جو خدا کی معرفت رکھتا ہے اور اس کی عبادت کرتا ہے وہ ہم اہل بیت میں سے اپنے امام کو بھی پہچانتا ہے اور جو اللہ کی معرفت نہیں رکھتا اور نہ ہم اہل بیت کی معرفت رکھتا ہے تو غیر خدا کی عبادت کرتا ہے اور خدا کی قسم یہ کھلی گمراہی ہے۔

۵ (بحذف اسناد) ذریح سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نبی پاکؐ کے بعد آئمہ کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا امیر المومنین امام تھے پھر امام حسن پھر امام حسین پھر علی بن الحسین پھر محمد بن علی امام ہیں جس نے ان کا انکار کیا اس نے

معرفتِ باری سے اور رسول کی معرفت سے انکار کیا میں نے کہا امام محمد باقر کے بعد آپ امام ہیں میں نے تین مرتبہ اس کا اعادہ کیا فرمایا میں نے تم سے سلسلہ بیان کر دیا یعنی اب میرے سوا کون ہوگا یہ اس لئے بیان کیا ہے کہ روئے زمین پر تم اللہ کے گواہوں میں سے ہو جاؤ۔

۶ (بحذف اسناد) مقرن سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر علیہ السلام سے سُنا انہوں نے فرمایا کہ ابن الکوا امیر المومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا امیر المومنین اس آیت کا کیا مطلب ہے کہ اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو سب کو ان کی پیشانیاں دیکھ کر پہچانیں گے فرمایا اعراف ہم ہیں ہم اپنے انصار کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے ہم ہی وہ اعراف ہیں کہ اللہ کی معرفت نہیں ہوتی مگر ہماری معرفت کے ذریعہ سے اور ہم ہی وہ اعراف ہیں جن کی معرفت خدا روزِ قیامت صراط پر کرائے گا پس جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ جس نے ہمیں پہچانا ہوگا اور جس کو ہم نے پہچانا ہوگا اور دوزخ میں نہیں داخل ہوگا مگر وہ جس نے ہمارا اور ہم نے اس کا انکار کیا ہوگا اگر خدا چاہتا تو اپنے بندوں کو اپنی معرفت خود کرا دیتا لیکن اس نے ہم کو اپنے دروازے اپنی صراط اور اپنا راستہ قرار دیا اور وجہ بنایا جس سے اس کی طرف توجہ ہوتی ہے پس جس نے ہماری ولایت سے عدول کیا اور ہمارے غیر کو ہم پر فضیلت دی تو ایسے لوگ صراط سے دھکیل دیے جائیں گے جو لوگ غیروں سے تمسک کریں اور مکدر چشموں سے سیراب ہوں وہ کیسے برابر ہونگے ان کے جو ہماری طرف رجوع کریں اور ایسے چشموں سے سیراب ہوں جو امرِ ربّ سے جاری ہیں ان کے لئے ختم ہونا ہے نہ قطع ہونا۔

۷ (بحذف اسناد) سلیمان بن مہران نے امام صادق علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی اور انہوں نے اپنے آباءؑ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا

اے علی تُو میرا بھائی ہے اور میرا وارث ہے اور میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے اور میرے اہل و امت میں میری حیات میں اور میری موت کے بعد تیرا محبّ میرا محبّ ہے تیرا مبغض میرا مبغض ہے اے علی میں اور تم اس اُمت کے باپ ہیں اے علی میں اور تم اور وہ آئمہ جو تیری اولاد سے ہیں دنیا میں سردار اور آخرت میں بادشاہ ہیں جس نے ہمیں پہچانا اُس نے اللہ کو پہچانا اور جس نے ہمارا انکار کیا اُس نے اللہ کا انکار کیا۔

۸ (بحذف اسناد) امام موسیٰ الرضا علیہ السلام نے اپنے آباء سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَیں خلقِ خدا کا سردار ہوں اور میں جبرئیل و میکائیل واسرافیل وحاملانِ عرش اور تمام ملائکہ مقربین اور ابنیاء ومرسلین سے افضل ہوں میں صاحب شفاعت ہوں اور میں صاحب حوض شریف ہوں اور مَیں اور علی اس اُمت کے باپ ہیں جس نے ہمیں پہچانا اُس نے خدا کو پہچانا اور جس نے ہمارا انکار کیا اُس نے اللہ کا انکار کیا اور علی سے میرے دونوں بیٹے حسن اور حسین اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور حسین کی اولاد سے نو آئمہ ہیں اُن کی اطاعت میری اطاعت اور اُن کی نافرمانی میری نافرمانی ہے ان سے ناواں قائم اور مہدی ہے۔

۹ . (بحذف اسناد) حذیفہ بن اسد الغفاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے حذیفہ میرے بعد تم پر حجتِ خدا علی بن ابیطالب ہے اس کے ساتھ کفر اللہ کے ساتھ کفر ہے اور اس سے شرک اللہ سے شرک ہے اس میں شک اللہ میں شک کرنا ہے اور اس میں الحاد اللہ میں الحاد ہے اور اس کا انکار اللہ کا انکار ہے اور اس پر ایمان اللہ پر ایمان ہے کیونکہ وہ رسول اللہ کا بھائی اور اُن کا وصی اور ان کی امت کا امام اور مولا ہے وہ اللہ

کی مضبوط رسی اور اس کی طرف سے مضبوط سہارا ہے جو ختم ہونے والا نہیں۔ عنقریب دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے غالی اور مقصر اے حذیفہ جو علی سے جدا ہوا وہ مجھ سے جُدا ہوا جس نے علی کی مخالفت کی اُس نے میری مخالفت کی بے شک علی مجھ سے اور میں علی سے ہوں جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا اور جس نے اسے راضی کیا اُس نے مجھے راضی کیا۔

۱۰ (بحذف اسناد) ابی بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے ایک خطبہ میں فرمایا میں ہادی ہوں اور میں مہتدی ہوں اور میں یتیموں اور مسکینوں کا محافظ اور بیواؤں کا کفیل ہوں اور تمام ضعیفوں اور جو تمام لوگوں سے خائف ہیں کا ملجا و ماویٰ ہوں اور میں جنت میں مومنین کا قائد ہوں اور میں حبل متین ہوں اور عروۃ الوثقیٰ ہوں اور اللہ کا کلمہ تقویٰ ہوں اور میں عین اللہ ہوں اور اُس کی سچی زبان ہوں اور اسکا ید (ہاتھ) ہوں اور میں جنب اللّٰہ ہوں جو کہتے ہیں ان تقول نفس یا حسرتی علی ما فرطت فی جنب اللّٰہ اور میں ہی اللہ کا مبسوط ہاتھ ہوں جو رحمت و بخشش کے ساتھ اس کے بندوں پر ہے اور میں باب حطہ ہوں جس نے مجھے پہچانا اور میرے حق کو پہچانا اُس نے اپنے ربّ کو پہچانا کیونکہ میں اُس کے نبی کا زمین پر وصی ہوں اور اس کی مخلوق پر حجت ہوں اس کا انکار وہی کرے گا جو اللہ اور اس کے رسول کا رڈ کیا ہوا ہے۔

اس حدیث کے ذیل میں ابن بابویہ نے کہا لغت عرب میں جنب کا معنی اطاعت ہے کہا گیا ہے کہ جنب اللّٰہ میں صغیر ہے یعنی اللہ کی اطاعت میں، پس امیر المومنین کے قول انا تقول نفس یا حسرتی علی ما فرطت فی جنب اللّٰہ میں جنب اللّٰہ کا معنی فی اطاعت اللہ ہے۔

آٹھویں فصل:

اُس کے بیان میں جس نے آئمہ اثنا عشریا ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا (عامہ اور خاصہ کے طریق سے)

۱ (بحذف اسناد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مویشیوں کے نگہبان ابی سلیمانؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سُنا آپؐ نے فرمایا معراج کی رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو جلیل جل جلالہ یعنی اللہ نے مجھ سے فرمایا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ (بقرہ ۲۸۵) میں نے کہا والمومنون اللہ نے فرمایا تو نے سچ کہا تو نے اُمت میں کس کو خلیفہ چھوڑا، میں نے عرض کیا جو ان میں سب سے بہتر ہے اللہ نے فرمایا علی بن ابیطالب کو۔ میں نے عرض کیا ہاں یا ربّ۔ فرمایا اے محمد میں نے اہل زمین پر پہلی نگاہ ڈالی تو اہل زمین میں سے تجھے چُنا آپ کا اسم میں نے اپنے اسم سے نکالا کوئی جگہ نہیں جہاں میرے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر نہ ہو پس میں محمود ہوں اور آپ محمد ہیں پھر میں نے دوسری نگاہ ڈالی تو اہل زمین سے علی کو منتخب کیا اُس کا اسم میں نے اپنے اسم سے نکالا پس میں اعلیٰ ہوں اور وہ علی ہے اے محمد میں نے تجھے علی، فاطمہ، حسن اور حسین اور ان کی اولاد سے آئمہ کو اپنے نور سے خلق کیا اور تمہاری ولایت کو اہل آسمان و اہل زمین پر پیش کیا جنہوں نے اسے قبول کر لیا وہ میرے نزدیک مومنین ہیں اور جنہوں نے انکار کیا وہ میرے نزدیک کافر ہیں اے محمد اگر کوئی بندہ میری اتنی عبادت کرے کہ اُس کی گردن کٹ جائے اور بوسیدہ مشک کی طرح ہو جائے پھر میرے پاس تمہاری ولایت کا منکر بن کر آئے تو میں اُسے نہیں بخشوں گا جب تک تمہاری ولایت کا اقرار نہ کرے، اے محمد کیا تو اُن کو دیکھنا چاہتا ہے میں نے عرض کیا ہاں یا ربّ پس اللہ نے فرمایا عرش کے دائیں جانب توجہ فرمایئے پس میں نے دیکھا کہ علی، فاطمہ، حسن،

حسین، علی بن الحسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد، حسن بن علی اور مہدی ایک نور کے میدان میں نماز پڑھ رہے ہیں اور مہدی ان کے درمیان ہیں وہ ایسے لگ رہے تھے جیسے کوئی چمکتا ہوا موتی ہے۔ فرمایا اے محمد یہ حجتیں ہیں مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم مہدی میرے اولیاء پر حجت واجبہ ہے اور میرے دشمنوں سے انتقام لینے والا اور تیری عترت کے خون کا بدلہ لینے والا ہے۔

یہی حدیث روایت کی ہے شیخ ابو جعفر طوسی نے ''الغیبہ'' کتاب میں سلام بن ابی عمرہ الخراسانی سے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹوں کے نگہبان ابی سلمٰی سے سُنا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سُنا آپ نے فرمایا جب رات کو مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا تو عزیز جل ثناۂ نے فرمایا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ میں نے عرض کیا وَالْمُؤْمِنُوْنَ تو اللہ نے فرمایا تو نے سچ کہا تو نے اپنی امت میں کس کو چھوڑا میں نے عرض کیا جو اُن میں سب سے زیادہ افضل اور بہتر ہے اللہ نے فرمایا علی بن ابیطالب کو میں نے عرض کیا ہاں یا ربّ الی آخرہ۔

۲ (بحذف اسناد) عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حسن آپ کے کندھے پر اور حسین آپ کی ران مبارک پر بیٹھے تھے اور آپ اُن کو پیار کر رہے تھے اور فرما رہے تھے اے اللہ تُو اُس سے محبت کر جوان دونوں سے محبت کرے اور دشمن رکھ اُن کو جو ان دونوں سے دشمنی رکھے پھر فرمایا اے ابن عباس میرا بیٹا حسین اپنے خون سے سر کے سفید بالوں کو خضاب کرے گا یہ مدد کے لئے پکارے گا مگر کوئی جواب نہ آئے گا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ایسا کون کرے گا فرمایا میری اُمت کے بدترین لوگ یہ

لوگ قیامت کے دن اللہ سے میری شفاعت نہ پائیں گے یہ فرما کر نبی اکرمؐ رونے لگے پھر فرمایا جو میرے اس بیٹے حسین کی اس کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے زیارت کرے گا تو میں قیامت کے دن اُسکا ہاتھ پکڑوں گا اور علی ابن ابیطالب سے کہوں گا اس کو حوض کوثر سے پانی پلاؤ پھر اُس کو جنت میں داخل میں کر دیا جائے گا، اے ابن عباس جو اس کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے زیارت کرے گا میں اور میری اولاد اس کے لئے شفاعت کریں گے، کیا تو جانتا ہے ہماری شفاعت اس کیلئے ہوگی جسے آگ کا عذاب ہونا ہوگا اس کی زیارت کرنے والا نہیں مرے گا یہاں تک کہ میں اسکا ہاتھ نہ تھام لوں اور اس کو قبر کی سختی سے آزاد نہ کرالوں، اے ابن عباس جس نے اس کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے زیارت کی تو اللہ اُس کو ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرے کا ثواب عطا فرمائے گا جس نے اس کی زیارت کی اُس نے میری زیارت کی اور جس نے میری زیارت کی گویا اُس نے اللہ کی زیارت کی اور زائر قبر حسین کا اللہ پر حق یہ ہے کہ اُس کو نار کا عذاب نہ دے، یادرکھو اُسکے اور وہ آئمہ جو اس کی اولاد سے ہیں کے قُبہ کے نیچے دعائیں قبول ہونگی اور اسکی قبر کی مٹی خاک شفا ہوگی میں نے عرض کیا آپ کے بعد آئمہ کی تعداد کتنی ہوگی آپ نے فرمایا عیسیٰ کے حواریوں موسیٰ کے اسباط اور بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کتنے تھے آپؐ نے فرمایا وہ بارہ تھے اور میرے بعد امام بارہ ہونگے ان میں پہلے علی بن ابیطالب ہیں اُنکے بعد اُن کے دو بیٹے حسن و حسین ہیں جب حسین اس دنیا سے پردہ کریں گے تو اُن کے بیٹے علی امام ہونگے جب وہ پردہ فرمائیں گے تو ان کے بیٹے محمد ہوں گے جب محمد پردہ فرمائیں گے تو اُن کے بیٹے جعفر امام ہونگے جب جعفر پردہ فرمائیں گے تو اُن کے بیٹے موسیٰ امام ہونگے جب موسیٰ پردہ فرمائیں گے تو ان کے بیٹے علی امام ہونگے جب علی پردہ فرمائیں گے تو اُن کے بیٹے محمد امام ہونگے جب محمد پردہ فرمائیں گے تو ان کے بیٹے علی امام ہونگے جب علی پردہ فرمائیں گے تو اُن کے بیٹے

حسن امام ہونگے جب حسن پردہ فرمائیں گے تو اُنکے بیٹے حجت امام ہونگے۔ ابن عباس سے نے کہا میں نے عرض کیا یہ نام میں نے پہلے نہیں سُنے، انہوں نے فرمایا یہ آئمہ میرے بعد ہونگے چاہے مظلوم ہی کیوں نہ ہوں یہ امین معصوم اخیار کے نجیب ہونگے اے ابن عباس قیامت کے روز جو اِن کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آئے گا میں اُس کا ہاتھ تھام لوں گا اور جنت میں داخل کروں گا اے ابن عباس جس نے ان کا انکار کیا یا ان میں سے کسی کو ردّ کیا وہ ایسے ہی ہوگا جیسے اُس نے میرا انکار اور ردّ کیا اور جس نے میرا انکار کیا وہ ایسے ہی ہے جیسے اُس نے اللہ کا انکار اور ردّ کیا اے ابن عباس میرے بعد لوگ دائیں بائیں والوں کو پکڑیں گے جب تو ایسا دیکھے تو علی اور اس کے گروہ کی اتباع کرنا اس لئے کہ وہ حق کے ساتھ ہے اور حق اس کے ساتھ ہے وہ جُدا نہیں ہونگے حتیٰ کہ مجھے حوض کوثر پر ملیں اے ابن عباس ان کی ولایت میری ولایت ہے اور میری ولایت اللہ کی ولایت ہے ان سے جنگ میرے ساتھ جنگ اور میرے ساتھ جنگ اللہ کے ساتھ جنگ ہے اُن کے ساتھ صلح میرے ساتھ صلح ہے اور میرے ساتھ صلح اللہ سے صلح ہے اس کے بعد فرمایا يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔

۳ (بحذف اسناد) موسیٰ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے مسجد نبوی میں حسن بن علی سے اُن کے والد گرامی کی حیات میں مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپؐ نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حجاب خلق کیے اور اُن کے کناروں پر لکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیٌّ وصیہٗ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی اُن کے وصی ہیں پھر اس کے بعد عرش کو خلق کیا اور اُس کے ارکان پر لکھا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی اُن کے وصی ہیں پھر ارضین کو پیدا فرمایا اور اس

پیدا کیا اس کے اندر روحوں کو ترکیب دیا اور ہر قسم کے جاندار الگ الگ باہم صورتوں میں فرق رکھنے والے پیدا کیے ان میں ایک دوسرے سے مشابہ نہیں ہوتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لطیف وخبیر خالق نے ہر ایک کی صورتِ ترکیبی میں باریکی صرف کی ہے پھر ہم نے درختوں اور اس کے پاکیزہ خوردنی پھلوں کو دیکھا تو اس وقت ہم نے کہا کہ ہمارا خالق لطیف ہے مگر وہ معنی سے لطیف نہیں ہے جو مخلوقات کو ان کی صفت میں باریکی کرنے کی وجہ سے کہا جاتا ہے اور ہم کہتے ہیں وہ سمیع ہے کیونکہ اس پر اس کی مخلوقات کی کوئی آواز خواہ وہ تحت الثریٰ سے اُٹھ رہی ہو یا عرش سے بلند ہو رہی ہو مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے آواز دینے والی خواہ چیونٹی ہو یا اس سے بڑی چیز خشکی میں ہو یا دریا میں وہ سب کی آوازیں سُنتا ہے اور اس پر زبانیں اور لغات مشتبہ نہیں ہوتیں جب ہم نے اس کی قدرت کا یہ نظارہ دیکھا تو ہم نے بے ساختہ کہا وہ سمیع ہے وہ سُنتا ہے مگر کانوں سے نہیں اور ہم کہتے ہیں وہ بصیر ہے یعنی وہ دیکھنے والا ہے مگر حاسۂ چشم سے نہیں وہ اتنا بڑا البصیر ہے کہ وہ سیاہ چیونٹی کے نشان کو بھی اندھیری رات میں سیاہ پتھر پر دیکھ لیتا ہے اور وہ اس کے منافع اور مضار کو بھی جانتا ہے اور اس کے اثر جفتی اور اس کے بچے اور نسل کو بھی جانتا ہے جب ہم نے اس کی یہ شان ملاحظہ کی تو ہم نے کہا وہ بصیر ہے مگر اس طرح سے نہیں جیسے اس کی مخلوقات کسی چیز کو دیکھتی ہے۔ راوی کہتے ہیں وہ شخص (زندیق) وہاں سے جُدا نہ ہوا یہاں تک کہ مسلمان ہو گیا۔

۸ (بحذف اسناد) ھشام بن حکم سے مروی ہے کہ مجھے ابوشاکر دیصانی نے کہا میرا ایک سوال ہے تم اپنے صاحب سے اجازت لے دو میں نے وہ سوال علماء کی ایک جماعت سے پوچھا مگر اُن کا جواب کافی نہ تھا میں نے کہا وہ سوال مجھے بتا شاید اُس کا جواب میرے پاس ہو۔ اُس نے کہا میں اس کے متعلق ابا عبداللہ علیہ السلام سے ملاقات کو زیادہ پسند

کرتا ہوں پس میں نے اجازت لی اور وہ امامؑ کی بارگاہ میں آیا اُس نے عرض کیا اگر آپ اجازت دیں تو میرا ایک سوال ہے آپؑ نے فرمایا جو چاہے سوال کرو۔ اُس نے اپنی زبان میں کہا آپ کے پاس کیا دلیل ہے کہ آپ کو کسی صانع نے خلق کیا۔ آپؑ نے فرمایا میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو دو جہتوں سے ایک سے خالی نہ پایا یا تو یہ کہ میں نے اسے پیدا کیا یا میرے علاوہ کسی اور نے پیدا کیا پس اگر میں نے اسے پیدا کیا تو یہ بات دو مفہوم سے خالی نہیں یا تو میں نے اسے پیدا کیا اور وہ موجود تھا یا یہ کہ میں نے اسے پیدا کیا اور میں معدوم تھا اگر میں نے اسے پیدا کیا اور وہ موجود تھا تو میں اس کے وجود سے مستغنی ہوں اور اگر معدوم تھا تو تُو خوب جانتا ہے کہ معدوم کسی شی کو نہیں بنا سکتا پس تیرا معنی ثابت ہو گیا کہ مجھے صانع نے بنایا اور وہ اللہ ربّ العالمین ہے۔ پس وہ اُٹھا اور کوئی جواب نہ دیا۔

۹ (بحذف اسناد) محمد بن اسحاق یا اُن کے والد سے مروی ہے کہ عبداللہ دیصانی نے ھشام بن حکم پر سوال کیا کیا تمہارا ربّ ہے۔ اُس نے جواب دیا ہاں۔ دیصانی نے کہاں کیا وہ قادر ہے ھشام نے جواب دیا ہاں وہ قادر ہے۔ دیصانی نے کہا کیا وہ اس بات پر قادر ہے کہ ساری دنیا کو ایک انڈے میں داخل کر دے اور نہ انڈے کو بڑا کرے اور نہ دنیا کو چھوٹا کرے۔ ہشام نے کہا سوچنے کی بات ہے۔ دیصانی نے کہا میں تمہارے جواب کا انتظار کروں گا اس کے بعد وہ چلا گیا۔ پس ھشام سوار ہو کر حضرت ابی عبداللہؑ کے پاس گیا اور ان سے اجازت طلب کی آپ نے اجازت دی تو ہشام نے عرض کیا اے فرزندِ رسولؐ میرے پاس عبداللہ دیصانی ایک سوال لے کر آیا اُس کی کوئی تاویل نہیں پاتا سوائے اللہ کے اور آپ کے امام نے فرمایا سوال کیا کیا ہشام نے سوال بتایا تو امام نے فرمایا اے ہشام تیرے حواس کتنے ہیں ہشام نے عرض کیا پانچ۔ امامؑ نے فرمایا سب سے چھوٹا کونسا ہے ہشام نے عرض کیا

کے لئے ممکن ہیں وہ صانع کیلئے ناممکن ہیں اس پر حرکت وسکون وارد نہیں ہوتے اور وہ اس پر طاری ہوں تو کیسے جنہیں اس نے خود جاری کیا ہے یا اس میں لوٹیں تو کیسے جس کی ابتداء خود اس کی طرف سے ہوئی ہو اس صورت میں اس کی ذات میں تفاوت آ جائے گا اور اس کی حقیقت اجزاء میں بدل جائے گی اور پھر اس میں ازل کا مفہوم باقی نہ رہے گا اور خالق ومخلوق یکساں قرار پائیں گے اگر اس کے لئے پیچھے کے الفاظ درست مان لئے جائیں تو پھر اس کے لئے آگے کے الفاظ بھی درست ماننا پڑیں گے اگر اس کے لئے لفظ کامل تسلیم کیا جائے تو پھر اس پر لفظ ناقص کا بھی اطلاق کرنا پڑے گا اور جو حدوث سے دور نہ ہو اس میں ازل کا مفہوم کیسے آئے گا اور جو اشیاء کی مشابہت رکھے وہ اشیاء کو پیدا کیسے کرے گا اور یوں اس میں مصنوع کی علامت پیدا ہو جائے گی اور پھر وہ مدلول کی بجائے دلیل قرار پائے گا الفاظ میں اتنی وسعت ہی نہیں کہ اس کی حقیقت کو بیان کیا جائے اور نہ ہی اس کے متعلق سوال کا جواب دینے کیلئے مناسب الفاظ موجود ہیں اور اس مفہوم میں اللہ کے لئے کوئی تعظیم کا پہلو نہیں رہتا اور اسے مخلوق سے علیحدہ جبھی سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ دو فرد ازلی نہیں ہو سکتے اور ابتداء کرنے والے کو ابتداء کا محتاج نہ سمجھا جائے عدول کرنے والے جھوٹ کہتے ہیں اور وہ صریح گمراہ ہیں اور کھلے خسارہ میں ہیں۔

لا اله الا الله العلى العظيم وصلى الله على محمد و اهل بيته الطاهرين

۲۴ (بحذف اسناد) فتح بن یزید الجرجانی سے مروی ہے کہ میں نے ابی الحسن الرضاؑ کی طرف توحید کے متعلق سوال تحریر کیا تو اُنہوں نے میری طرف تحریری جواب بھیجا ۔جعفر نے کہا میں نے تحریر کھولی پس میں نے ابی الحسنؑ کا تحریری خط پڑھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے اُس خدا کے لئے جس نے اپنے بندوں کے دلوں میں اپنی حمد کا الہام کیا اور اپنی ربوبیت کی معرفت پر ان کو پیدا کیا اس کی مخلوق اس کے وجود کی دلیل ہے اور اس کی مخلوق کا حادث ہونا اس کے ازلی ہونے کا ثبوت اور مخلوق کا باہم مشبہ ہونا اس کی دلیل ہے کہ اس ذات کیلئے مشابہت نہیں اس کی آیات اس کی قدرت کی گواہ ہیں صفات سے اس کی ذات کا پتہ چلانا ممنوع ہے آنکھوں سے اس کی رویت ممکن نہیں اور اوہام اس کا احاطہ نہیں کر سکتے اس کے ہونے کی مدت نہیں اس کی بقا کی کوئی حد نہیں حواس اس کو پا نہیں سکتے حجاب اس کو روک نہیں سکتے اور حجاب اس کے اور اس کی مخلوق کے درمیان مخلوق کا حادث ہونا بتاتے ہیں کیونکہ جن چیزوں کا امکان مخلوق میں ہے خالق کی طرف اُن کی نسبت منع ہے صانع اور مصنوع ربّ اور مربوب اور محدود کرنے والے میں فرق ہے وہ ایک ہے مگر عدد کے اعتبار سے نہیں وہ خالق ہے مگر حرکت کے ساتھ نہیں وہ سمیع ہے مگر اعضاء کے ساتھ نہیں وہ بصیر ہے مگر کسی آلہ وعضو سے نہیں وہ حاضر ہے مگر کسی کے مَس ہونے سے نہیں وہ جدا ہے مگر بلحاظ مسافت نہیں وہ باطن ہے لیکن کسی کے اندر چھپا نہیں وہ ظاہر ہے یعنی وہ جدا ہے مگر بلحاظ مسافت نہیں دور رس بینائیاں اس کی کنہ ذات تک پہنچنے سے عاجز ہیں تیز پرواز اوہام کو اس کے وجود نے بیکار بنا دیا ہے دین میں پہلی چیز اُس کی معرفت ہے اور کمال معرفت اُس کی توحید ہے اور کمالِ توحید اُس کی صفات سے نفی ہے اس لئے کہ ہر صفت اس پر گواہ ہے کہ وہ موصوف سے علیحدہ ہے اور ہر موصوف گواہ ہے کہ وہ صفت سے علیحدہ ہے اور یہ دونوں اس پر گواہ ہیں کہ ازلی نہیں جس نے کیفیات سے خدا کی تعریف کی اُس نے خدا کی حد بندی کر دی اور جس نے اسے محدود کیا اُس نے گویا اُسے گن لیا اور جس نے اس کو شمار کیا اُس نے ازل ہونے کو باطل قرار دیا جس نے اس کے متعلق کیونکر ہے کا سوال کیا اس نے مخلوق کے اوصاف سے اُسے موصوف کیا اور جس

مرجیہ، قدریہ اور لامذہب جو قرآن پر ایمان بھی نہیں رکھتے وہ مناظرہ میں اسی سے دلیل لاتے ہیں اور اپنی دلیلوں سے لوگوں پر غالب آجاتے ہیں پس میں نے سمجھ لیا کہ قرآن حجت نہیں ہے مگر اپنے عالم کے ساتھ تا کہ وہ جو کچھ اس کے بارے میں کہے سچ ہو میں ۔ نے ان لوگوں سے پوچھا کہ قرآن کا عالم کون ہے انہوں نے کہا ابن مسعودؓ عالم تھے عمرؓ عالم تھے حذیفہؓ عالم تھے میں نے کہا کیا کل قرآن کے عالم تھے انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا میں نے تو سوائے علی علیہ السلام کے کسی کو یہ کہتے نہیں سُنا کہ کوئی کل قرآن کا عالم ہے جب قوم میں کوئی مسئلہ اُلجھتا ہے تو ایک کہتا ہے میں نہیں جانتا دوسرا کہتا ہے میں نہیں جانتا مگر علی کہتے ہیں میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ علی قرآن کے عالم ہیں اور ان کی اطاعت فرض ہے اور رسول اللہ کے بعد حجت ہیں اور قرآن کے متعلق جو کچھ انہوں نے فرمایا وہ زیادہ حق ہے اور دنیا سے نہیں گئے جب تک اپنے بعد رسول اللہ کی حجت کو قائم نہیں کیا ان کے بعد حجتِ خدا حسن بن علی ہوئے اور جب وہ دنیا سے جانے لگے تو اپنے باپ اور جدّ کی طرح انہوں نے حسین بن علی کو حجت چھوڑا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے اپنے بعد علی بن الحسین کو حجت چھوڑا اور ان کی اطاعت فرض ہوئی اور انکے بعد محمد بن علی ابو جعفر حجت خدا ہوئے اور ان کی اطاعت فرض ہوئی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل فرمائے میں نے آپ کے سر مبارک کو بوسہ دیا آپ ہنسے میں نے عرض کیا اللہ آپ کی حفاظت فرمائے میں جانتا ہوں کہ آپ کے والد دنیا سے نہیں گئے جب تک اپنے باپ کی طرح حجتِ خدا کو نہیں چھوڑا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حجت خُدا ہیں اور آپ کی اطاعت فرض ہے فرمایا اللہ تم پر رحم فرمائے میں نے کہا اپنا سر بڑھائیے کہ میں بوسہ دوں آپ مسکرائے اور فرمایا اب پوچھ لو جو پوچھنا چاہتے ہو اس کے بعد کبھی انکار نہیں کروں گا۔

۹ (بحذف اسناد) ابی سلمہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا آپ نے فرمایا ہم وہ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے لوگوں کو ہماری معرفت کے بغیر چارہ نہیں اور ہم سے جاہل رہنا قبول نہ ہوگا جس نے ہم کو پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے اقرار نہ کیا وہ کافر ہے اور جس نے ہم کو نہ پہچانا لیکن انکار نہ کیا وہ گمراہ ہے جب تک اس ہدایت کی طرف نہ لوٹے جس کو اللہ نے ہماری اطاعت واجبہ کی صورت میں فرض کیا ہے پس اگر وہ اسی گمراہی کی حالت میں مر گیا تو اللہ جو سزا چاہے گا اسے دے گا۔

۱۰ (بحذف اسناد) ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ قیامت کے دن کسی کا عذر قبول نہیں کرے گا کہ وہ کہے اے ربّ مجھے علم نہیں کہ اولادِ فاطمہؑ کی دوستی فرض ہے اور اولادِ فاطمہؑ کے متعلق یہ آیات نازل ہوئی۔

يا عبادى الذين اسر فوا على انفسهم لا تقنطو من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا انه هو الغفور الرحيم .

۱۱ (بحذف اسناد) سلیم ابن قیس سے روایت ہے میں نے علی علیہ السلام سے سُنا اُنہوں نے فرمایا کہ اُن کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کم از کم وہ کونسی چیز ہے جس سے بندہ مومن ہو جاتا ہے اور کم از کم وہ کیا چیز ہے جس سے بندہ کافر ہو جاتا ہے اور بندہ گمراہ ہو جاتا ہے آپؑ نے فرمایا تو نے سوال کیا اب اس کا جواب سمجھ۔ وہ ادنیٰ چیز جس سے بندہ مومن ہو جاتا ہے وہ اللہ کی معرفت ہے پس اس کا اطاعت کے ساتھ اقرار کرے اور اپنے نبیؐ کی معرفت حاصل کرے اور اطاعت کے ساتھ اُن کا اقرار کرے اور اُس کے امام اور حجت کی معرفت حاصل کرے جو اُس کی مخلوق پر شاھد ہے اطاعت کے ساتھ اس کا اقرار کرے۔ میں نے عرض کیا اے امیر المومنین اگر ان صفات کے علاوہ وہ ہر چیز سے جاہل ہو تو آپؑ نے فرمایا

کے اطوار پر لکھا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی اُن کے وصی ہیں اس کے بعد لوح کو خلق کیا اور اس کے حدود پر لکھا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی اُن کے وصی ہیں اور جس نے خیال کیا کہ اُس نے نبی پہچانا اور وصی کو نہ پہچانا اُس نے کفر کیا پھر اس کے بعد فرمایا خبردار بے شک میری اہل بیت تمہارے لئے امان ہے اُن کی محبت میری محبت ہے جس نے اُن کے ساتھ تمسک کیا وہ ہرگز گمراہ نہیں ہوگا عرض کیا گیا اے نبی اللہ آپ کے اہل بیت کون ہیں فرمایا علی اور اُن کے دو بیٹے اور حسین کی اولاد سے نو افراد آئمہ ابرار اور معصوم ہونگے خبردار میری اہل بیت اور میری عترت میرے گوشت اور خون سے ہے۔

۴ (بحذف اسناد) امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء کرامؑ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ میرے بعد بارہ امام ہونگے اُن میں سے پہلے علی بن ابیطالب ہیں اور آخری قائم ہیں یہ میرے خلفاء اور میرے اولیاء اور میری اُمت پر میرے بعد اللہ کی حجتیں ہیں ان کا اقرار کرنے والا مومن اور ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

۵ (بحذف اسناد) امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء کرامؑ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی اُنہوں نے فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل نے بیان کیا کہ اللہ نے فرمایا جس نے جانا کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ایک ہوں اور محمد میرے بندے اور رسول ہیں اور علی بن ابی طالب میرے خلیفہ اور اُن کی اولاد سے ہونے والے آئمہ میری حجت ہیں میں اپنی رحمت کے ساتھ اُس کو جنت میں داخل کروں گا اور اپنے لطف سے نار سے نجات دوں گا اور اپنے جوار میں رکھوں گا اُس کے لئے میری کرامت

واجب اور میری نعمت تمام ہے اور اُس کو اپنے خاص اور خالص بندوں میں لکھوں گا جب وہ مجھے پکارے گا میں جواب دوں گا مجھ سے دعا کرے گا تو میں قبول کروں گا اگر مجھ سے مانگے گا تو میں عطا کروں گا اگر وہ ساکت ہوا تو میں اُسے چلاؤں گا اور اگر بُرا پیش آیا تو میں رحم سے پیش آؤں گا اور اگر مجھ سے دور بھاگا تو میں اُسے واپس بلاؤں گا اگر میری طرف رجوع کرے گا میں اُسے قبول کروں گا اگر میرا دروازہ کھٹکھٹائے گا تو میں کھول دوں گا اور جس نے یہ گواہی نہ دی کہ نہیں کوئی معبود سوائے میرے میں واحد ہوں یا یہ گواہی دی مگر یہ گواہی نہ دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بندے اور میرے رسول ہیں یا یہ گواہی دی مگر یہ گواہی نہ دی کہ علی بن ابیطالب میرا خلیفہ ہے یا یہ گواہی تو دی مگر یہ گواہی نہ دی کہ اس کی اولاد سے آئمہ میری حجت ہیں تو اُس نے میری نعمت کا انکار کیا اور میری عظمت کو حقیر جانا اور میری آیات و کتب کو جھٹلایا وہ اگر میرا قصد و ارادہ کرے گا تو میں حجاب ڈال دوں گا اگر مجھ سے سوال کیا تو محروم کروں گا اگر مجھے ندا دی تو میں اُس کی ندا نہیں سنوں گا اگر مجھ سے دعا کی تو قبول نہیں کروں گا اگر مجھ سے امید رکھی تو میں اُس کو محروم کروں گا اُس کے لئے یہی میری جزا ہے وما انا بظلام للعبید۔

پس جابر بن عبداللہ انصاریؓ اُٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی ابیطالب کی اولاد سے وہ آئمہ کون ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ حسن اور حسین جو نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں ان کے بعد اپنے زمانے میں عابدین کے سردار علی بن الحسین اُن کے بعد باقر محمد بن علی، اے جابر عنقریب تو ان کو پائے گا جب تیری ملاقات ہو تو میرا اُن کو سلام کہہ دینا پھر الصادق جعفر بن محمد پھر الکاظم موسیٰ بن جعفر پھر الرضا علی بن موسیٰ پھر التقی محمد بن علی پھر النقی علی بن محمد پھر الذکی حسن بن علی پھر اُن کا بیٹا جو حق کے ساتھ قائم ہے میری اُمت میں مہدی ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جسطرح وہ ظلم و ستم سے بھری

۹ (بحذف اسناد) اصبغ بن نباتہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لائے آپکا ہاتھ اُن کے بیٹے حسن علیہ السلام کے ہاتھ میں تھا آپ نے فرمایا ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے تشریف لائے اور فرمایا میرے بعد خلق میں سب سے بہتر اور اس کا سردار میرا یہ بھائی ہے یہ تمام مسلمانوں کا امام اور میرے بعد ہر مومن کا مولا ہے میرے بعد عنقریب اس پر ظلم ہوگا جس طرح بعد رسول اللہ کے مجھ پر ظلم ہوا اور حسن کے بعد خلق کا سردار اور سب سے بہتر میرا بیٹا حسن کا بھائی حسین مظلوم ہوگا کربلا کی زمین پر قتل ہوگا یہ اور اس کے ساتھی قیامت کے دن شھداء کے سردار ہونگے اور حسین کے بعد نو افراد حسین کے صلب سے ہونگے جو زمین میں اللہ کے خلفاء اور اس کے بندوں پر حجت اور اسکی وحی کے امین اور مسلمانوں کے امام اور مومنین کے قائد اور متقین کے سردار ہونگے اور ان میں سے ناواں قائم ہوگا جس کے ذریعہ اللہ زمین کو ظلمت کے بعد نور سے اور جور کے بعد عدل سے اور جہالت کے بعد علم سے بھر دے گا وہ اللہ جس نے میرے بھائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت کے لئے مبعوث فرمایا اور مجھے امامت کے ساتھ خاص کیا بے شک اُن پر آسمان سے روح الامین کی زبان میں وحی فرمائی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میں موجود تھا سے اُن کے بعد ہونے والے آئمہ کا سوال ہوا پس آپؐ نے سوال کرنے والے سے فرمایا وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ بے شک ان آئمہ کی تعداد بروج کی تعداد کے برابر ہے اور راتوں اور دنوں اور اس کے مہینوں کے ربّ نے اُن کی تعداد مہینوں کی تعداد پر رکھی سائل نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور فرمایا اُن میں پہلا یہ ہے اور ان میں آخری مہدی ہوگا جس نے ان سے دوستی کی اُس نے مجھ سے دوستی کی اور جس نے ان کو دشمن رکھا اُس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے ان سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس

نے ان سے بغض کیا اُس نے مجھ سے بغض کیا اور جس نے ان کا انکار کیا اُس نے میرا انکار کیا اور جس نے ان کو پہچانا اُس نے مجھے پہچانا اللہ عزّ وجل ان کی وجہ سے ان کے دین کی حفاظت کرے گا اور انکی وجہ سے شہروں کی عمر بڑھائے گا اور ان کی وجہ سے اپنے بندوں کو رزق دے گا اور ان کی وجہ سے آسمان سے بارش برسائے گا اور ان کی وجہ سے زمین سے برکات نکالے گا یہ میرے اصفیاء اور میرے خلفاء اور مسلمانوں کے امام اور مومنین کے مولا ہیں۔

۱۰ (بحذف اسناد) یحییٰ البکاء نے مولا علی علیہ السلام سے روایت کی اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں ایک فرقہ ناجیہ ہوگا اور باقی جہنمی ہونگے ناجیہ وہ ہیں جنہوں نے تیری ولایت کے ساتھ تمسک کیا اور تیرے علم سے فیض پایا اور وہ اپنی رائے پر عمل نہیں کریں گے اور یہی ہیں جن پر سبیل ہے مولائے کائنات نے فرمایا پھر اُن سے آئمہ کا پوچھا گیا تو فرمایا عدد نقباء بنی اسرائیل۔ آئمہ کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر ہے (یعنی بارہ)۔

۱۱ (بحذف اسناد) واثلہ بن اسقع سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایمان مکمل نہیں ہوگا مگر ہم اہل بیت کی محبت سے اور اللہ تبارک وتعالی نے مجھ سے عہد کیا کہ ہم اہل بیت سے محبت نہیں رکھے گا مگر مومن تقی اور ہم سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق شقی، خوشخبری ہے اُن کے لئے جنہوں نے مجھ سے اور آئمہ اطہار جو میری ذرّیت سے ہیں سے تمسک کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا آپ کے بعد کتنے امام ہونگے آپؐ نے فرمایا بنی اسرائیل کے نقیبوں کے برابر (یعنی بارہ)۔

۱۲ (بحذف اسناد) تمیم بن بہلول نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن ابی ھزیل نے بیان کیا کہ اُن سے سوال کیا گیا کہ امامت کس کیلئے واجب ہے اور اس کی کیا علامت ہے انہوں نے مجھ سے کہا اس پر دلیل اور مومنین پر حجت اور امر مسلمین پر قائم اور قرآن کے ناطق اور احکام کے عالم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں اور وہ اُن کی اُمت پر اُن کے خلیفہ اور ان کے وصی ہیں اور اُن کے ولی ہیں جن کو اُن سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مطابق اُن کی اطاعت فرض ہے۔

اَطِیْعُوْ اللّٰہَ وَ اَطِیْعُو الرَّسُوْلَ وَ اُوْلِی الْاَمْرِ مِنکُمْ اور اللہ تعالیٰ کے قول کے مطابق اُن کی صفات یہ ہیں انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنو الذین یقیمون الصلوۃ و یوتون الزکاۃ و ھم راکعون اس میں ان کی ولایت کا دعویٰ ہے اور ان کی امامت کا ثبوت یوم غدیر خم میں ہے قولِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق کہ آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہاری جانوں سے زیادہ تمہارا مالک نہیں ہوں سب نے کہا ہاں فرمایا من کنت مولا فعلی مولاہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ جو اس سے دوستی رکھے تُو بھی اُس کو دوست رکھ جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اُس سے دشمنی رکھ جو اس کی مدد کرے تو بھی اُس کی مدد کر جو اس سے جُدا ہو تو اُس سے جُدا ہو جا اُس کو عزت دے جو اس کی اطاعت کرے، یہاں پر علی بن ابیطالب مراد ہیں جو رسول ربّ العالمین کے بعد امیر المومنین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین و افضل المومنین اور خیر الخلق اجمعین ہیں اُن کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبط حسن اور حسین ہیں اُن کے بعد علی بن الحسین اُن کے بعد محمد بن علی اُن کے بعد جعفر بن محمد اُن کے بعد موسیٰ بن جعفر اُن کے بعد علی بن موسیٰ اُن کے بعد محمد بن علی اُن کے بعد علی بن محمد اُن کے بعد حسن بن علی اُن کے بعد محمد بن حسن صلوات اللہ علیھم الی یومنا ھذا واحد بعد واحد اللہ کی اُن پر صلوات ہو اس روز سے ایک کے بعد ایک پر۔ یہ

عترتِ رسولؐ ہیں جو وصیت و امامت کے ساتھ معروف ہیں ہر عصر ہر زمانہ ہر وقت زمین ان میں سے کسی حجت سے خالی نہیں یہی عروۃ الوثقیٰ اور آئمہ ھدیٰ اور اہل دنیا پر حجت ہیں انہی کو اللہ نے زمین پر وارث بنایا ان کے تمام مخالفین گمراہ اور تارکِ حق و ہدایت ہیں یہ قرآن کی درست تعبیر کرنے والے رسولؐ کے بیان کو نطق کرنے والے ہیں اور بے شک جو مَرا ان کی معرفت کے بغیر وہ جاہلیت کی موت مَرا اور تقویٰ و ورع و عفت و صدق و صلاح و اجتہاد و اداءِ امانت الی البر و الفاجر و طول سجدہ و قیام الیل و اجتناب محارم و صبر و حُسن محبت و حسن جوار اِن کے خصائل میں سے ہیں اس کے بعد تمیم بن بہلول نے کہا اس کی مثل روایت بیان کی مجھ سے ابو معاویہ نے اُس نے اعمش سے اُس نے جعفر بن محمد سے۔

۱۳ (بحذفِ اسناد) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میں معراج پر گیا تو مجھے آواز آئی اے محمدؐ۔ میں نے عرض کیا لبیک رب العزت لبیک۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی اے محمدؐ ملاءِ اعلیٰ میں کس بات پر نزاع ہوا ہے میں نے عرض کیا الٰہی مجھے علم نہیں ارشاد ہوا کیا تم نے آدمیوں میں اپنے بعد اپنا وزیر، بھائی اور وصی مقرر نہیں کیا ہے عرض کیا مالک میں کس کو اپنا وزیر مقرر کروں اس کو میرے لئے منتخب کر دے پس اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی اے محمدؐ علی تمہارا وارث اور تمہارے بعد تمہارے علم کا وارث ہے وہ قیامت کے دن تمہارے لوائے الحمد کو اٹھانے والا ہے وہ ساقی کوثر ہے اور تمہاری اُمت کے مومنین کو سیراب کرے گا پھر ارشاد ہوا اے محمدؐ میں نے اپنے حق کی قسم کھائی ہے کہ اس حوض سے تمہارے اور تمہارے اہل بیت اور تمہاری ذرّیت طیبین و طاہرین کے دشمنوں کو ہرگز سیراب نہ کروں گا اے محمدؐ میں تمہاری ساری اُمت کو جنت میں داخل کروں گا سوائے ان لوگوں کے جو جنت میں جانے سے انکار کریں، میں نے عرض کیا مالک کیا کوئی ایسا

شخص بھی ہوگا جو جنت میں جانے سے انکار کرے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا وہ کیونکر انکار کرے گا ارشاد ہوا اے محمدؐ میں نے اپنی مخلوق سے تم کو چُن لیا ہے اور تمہارے بعد تمہارے وصی کو چُن لیا ہے اور اس کی تمہارے ساتھ وہ منزلت قرار دی جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر یہ کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں اور اس کی محبت تمہارے دل میں قرار دی اور اس کو تمہاری ذریت کا باپ قرار دیا ہے پس اس کا حق تمہاری اُمت پر تمہارے بعد اسی طرح ہے جس طرح تمہارا حق اُمت پر تمہاری حیات میں ہے پس جس نے اس کے حق کا انکار کیا اس نے تمہارے حق کا انکار کیا اور جس نے اس کی ولایت سے انکار کیا اس نے تمہاری ولایت سے انکار کیا اور جس نے تمہاری ولایت سے انکار کیا اس نے گویا جنت میں جانے سے انکار کیا۔ پس میں اللہ عزوجل کے لئے سجدہ میں گر گیا اور ان نعمتوں کا شکر بجالایا جو اللہ نے مجھ پر کیں پس آواز آئی اے محمدؐ سر کو اٹھاؤ اور مجھ سے سوال کرو تا کہ میں تجھے عطا کروں میں نے عرض کیا پروردگار میری تمام اُمت کو میرے بعد علی بن ابیطالب کی ولایت پر جمع کرتا کہ وہ مجھ سے روزِ قیامت میرے حوض پر ملیں۔ وحی آئی اے محمدؐ میں نے اپنے بندوں کے بارے میں ان کو خلق کرنے سے پہلے فیصلہ کر لیا اور میرا فیصلہ ان میں نافذ ہو چکا پس میں جسے چاہوں گا ہلاک کروں گا اور جسے چاہوں گا ہدایت کروں گا پس میں نے تمہارے بعد تمہارا علم اسے دیا اور تمہارے بعد اسے تمہارے اہل بیت اور اُمت پر تمہارا وزیر اور خلیفہ بنایا اور میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو اس سے محبت کرے گا اسے ضرور جنت میں داخل کروں گا اور جو اس سے بُغض رکھے گا اس سے دشمنی کروں گا جو اس کی ولایت سے انکار کرے گا اس کو جنت میں داخل نہ کروں گا پس جو علی سے بغض رکھے اس نے تم سے بغض رکھا اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے اس سے دشمنی کی اس نے تم سے دشمنی کی اور جس نے تم سے دشمنی کی، اس نے مجھ سے دشمنی کی جس نے اس سے محبت رکھی اس نے تم سے محبت رکھی اور جس نے تم سے محبت رکھی

اس نے مجھ سے محبت رکھی میں نے اس کے لئے یہ فضیلت قرار دی اور میں اس کے صلب سے تم کو گیارہ ہادی دوں گا جو سب بتولؑ سے ہونگے ان میں آخری فرد کے پیچھے عیسیٰ بن مریمؑ نماز ادا کریں گے اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جسطرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اس کے ذریعہ سے ہلاکت سے نجات اور گمراہی سے ہدایت ملے گی اس کے ذریعے اندھے کو بینائی اور مریض کو شفا ملے گی میں نے عرض کیا مالک اس کا ظہور کب ہوگا ارشاد ہوا جب علم اُٹھ چکا ہوگا اور جہالت پھیل چکی ہوگی قرآن کی قرأت زیادہ ہوگی اور اس پر عمل کم ہوگا قتل کثرت سے ہونگے فقہاء حق کم ہونگے فقہاء باطل زیادہ ہوں گے شعراء کثرت سے ہونگے اور تمہاری اُمت قبروں کو سجدہ گاہ بنالے گی اور قرآن کو جواہر سے مزین کیا جائے گا مساجد کو سونے چاندی سے سجایا جائے گا تمہاری اُمت کو برائی کا حکم دیا جائے گا اور نیکی سے روکا جائے گا مرد مرد پر اور عورت عورت پر اکتفا کرے گی امراء کفر، اولیاء فجور اور ان کے ساتھی ظلم کریں گے ان میں صاحب رائے فاسق ہو جائیں گے صلہ رحمی منقطع ہو جائے گی تین دن تک گرہن ہوگا پہلے دن مشرق میں، پھر مغرب میں پھر جزیرہ عرب میں تمہاری ذرّیت میں سے ایک شخص ظاہر ہوگا جو بصرہ کو تباہ کرے گا اس کی اتباع حبشی قوم کرے گی ایک شخص حسین بن علی کی اولاد سے خروج کرے گا اور مشرق میں بجستان سے دجال ہوگا نیز سفیانی ظاہر ہوگا میں نے عرض کیا مالک میرے بعد یہ علامات کتنے عرصہ بعد ظاہر ہوں گی پس اللہ تعالیٰ نے مجھے بنوامیہ اور بنوعباس کے مظالم اور فتنہ جو میرے چچا کے بیٹے پر وارد ہوگا اور قیامت تک ہونے والے واقعات بتائے جب میں زمین پر اُترا تو میں نے یہ تمام باتیں اپنے چچا کے بیٹے علی کو وصیت کیں اور پیغام پہنچایا میں اللہ کی حمد کرتا ہوں جس طرح نبیوں نے کی اور مجھ سے پہلے ہر شی نے کی اور ہر وہ شی جس کو اس نے خلق کیا قیامت تک حمد کرتی رہے گی۔

نویں فصل:

اس بیان میں کہ ایمان باللہ اور ایمان بالرسولؐ

امیر المومنین علیؑ اور اُن کی اولاد آئمہ علیہم السلام کی ولایت کے بغیر قبول نہیں

۱ (بحذف اسناد) ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے بعد علی کا مخالف کافر ہے اس کے ساتھ شرک کرنے والا مشرک اس سے محبت کرنے والا مومن اور اس سے بُغض رکھنے والا منافق ہے اور اس کی پیروی کرنے والے نے حق کو پالیا اور اس سے جنگیں کرنے والا دین سے خارج ہے اور اس کو رَدّ کرنے والا نابود ہے علی اُس کی زمین پر نور اور اُس کے بندوں پر حجت اور اس کے دشمنوں پر خدا کی تلوار اور انبیاء کے علم کا وارث ہے علی اللہ کا بلند کلمہ ہے اور اس کے دشمنوں کا کلمہ پست ہے علی اوصیاء کا سردار، سیّد الانبیاء کا وصی، علی امیر المومنین اور روشن ماتھے والوں کا قائد اور مسلمانوں کا امام ہے اس کی ولایت اور اطاعت کے بغیر اللہ ایمان قبول نہیں کرتا۔

۲ (بحذف اسناد) حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے آباء سے روایت کی رسول اللہؐ نے ایک دن اپنے بعض اصحاب سے ارشاد فرمایا اے اللہ کے بندو کسی سے محبت کرو تو اللہ کی خوشنودی میں اور کسی سے بُغض رکھو تو اللہ کی خوشنودی میں کسی سے دوستی کرو تو اللہ کی خوشنودی میں کسی سے دشمنی رکھو تو اللہ کی خوشنودی میں اس لئے کہ اللہ کی ولایت و دوستی اس کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور جب تک ایسا نہ کرے گا خواہ کثرت سے نماز پڑھتا ہو کثرت سے روزے رکھتا ہو وہ ایمان کا ذائقہ بھی نہ چکھ سکے گا اور تم لوگوں کے اس دور میں لوگوں کا

آپس میں مواخات برادری لوگوں کیلئے ہوتی ہے اسی کی بنیاد پر وہ کسی سے محبت اور کسی سے عداوات رکھتے ہیں مگر یہ چیز انہیں اللہ کے دربار میں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی صحابی نے کہا کہ میں یہ کیسے معلوم کروں کہ میں نے یہ دوستی اور دشمنی جو کی ہے اللہ کے لئے کی ہے اور یہ کیسے معلوم ہو کہ اللہ کا دوست کون ہے جس سے میں دوستی کروں اور اللہ کا دشمن کون ہے جس سے میں دشمنی کروں آپؐ نے یہ سُن کر حضرت علی کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کیا تم ان کو دیکھتے ہو صحابی نے عرض جی ہاں آپؐ نے فرمایا اس کا دوست اللہ کا دوست ہے تم اسے دوست رکھو اور اس کا دشمن اللہ کا دشمن ہے تم اسے دشمن رکھو پھر آپؐ نے فرمایا جو شخص اس کو دوست رکھتا ہے تم اس کو دوست رکھو خواہ وہ تمہارے باپ اور تمہاری اولاد کا قاتل ہی کیوں نہ ہو اور جو اس کو دشمن رکھتا ہے تم اس کو دشمن رکھو خواہ وہ تمہارا باپ یا تمہاری اولاد ہی کیوں نہ ہو۔

۳ (بحذف اسناد) ابوبصیر نے کہا میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کی آلِ محمدؐ کون ہیں امام نے فرمایا وہ حضرت محمدؐ کی ذرّیت ہے میں نے عرض کیا اُن کی اہل بیت کون ہے آپ نے فرمایا وہ آئمہ اوصیاء ہیں میں نے عرض کیا عترت کون ہے فرمایا وہ اصحابِ کساء ہیں میں نے عرض کیا اُن کی اُمت کون ہے فرمایا وہ مومنین جنہوں نے جو اُن پر نازل ہوا اُس کی تصدیق کی اور ثقلین کے ساتھ تمسک کیا جن دونوں کے ساتھ تمسک کا اللہ کی طرف سے حکم دیا گیا یعنی کتاب اللہ اور اُن کی اہلبیت جن سے اللہ نے رجس کو دُور رکھا اور اسطرح پاک رکھا جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے یہ دونوں رسولِ خدا کے بعد اُن کے خلیفہ ہیں۔

۴ (بحذف اسناد) عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا جس نے میرے بعد علی کی امامت کا انکار کیا وہ اسطرح ہے جس نے میری زندگی

میں میری نبوت کا انکار کیا اور جس نے میری زندگی میں میری نبوت کا انکار کیا وہ ایسے ہے
جیسے اُس نے میرے ربّ کی ربوبیت کا انکار کیا۔

۵ (بحذف اسناد) امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے والد انہوں نے اپنے آباء سے روایت کی کہ رسولِ خداؐ نے ارشاد فرمایا علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں جس نے علی سے جھگڑا کیا اُس نے اللہ سے جھگڑا کیا اللہ کی لعنت اُس پر جس نے علی کی مخالفت کی میرے بعد علی امام وخلیفہ ہے جس نے علی پر کسی کو مقدم کیا گویا اُس نے مجھ پر مقدم کیا جو اس سے الگ ہوا وہ مجھ سے الگ ہوا جس نے اس پر کسی کو ترجیح دی اُس نے مجھ پر ترجیح دی جس نے اس سے صلح کی اُس سے میں نے صلح کی اور جس نے اس سے جنگ کی اُس نے مجھ سے جنگ کی جس نے اس سے دوستی کی اُس نے مجھ سے دوستی کی اور جس نے اس سے دشمنی رکھی اُس نے مجھ سے دشمنی رکھی۔

۶ (بحذف اسناد) ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے سُنا انہوں نے فرمایا ہم ہیں جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے ہماری معرفت کے بغیر کوئی چارہ نہیں اور ہم سے بے خبری کا عذر قبول نہیں جس نے ہمیں پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے ہمارا انکار کیا وہ کافر ہے اور جس نے نہ پہچانا اور ہمارا انکار بھی نہ کیا وہ گمراہ ہے جب تک وہ ہدایت کی طرف رجوع نہ کرے جو ہماری اطاعت واجبہ سے اُس نے فرض کی ہے اور اگر وہ گمراہی پر مر گیا پھر اللہ جو چاہے گا اُس کے ساتھ کرے گا۔

۷ شیخ طوسیؒ نے اپنی امالی میں نقل کیا کہ جابر بن عبداللہؓ نے کہا میں رسولِ خداؐ

کی بارگاہ میں حاضر تھا اور میں رسولِ خداؐ کی ایک جانب تھا اور دوسری جانب امیر المومنین علی علیہ السلام تشریف فرما تھے عمر بن خطابؓ آگے بڑھے اور اُن کے ساتھ ایک آدمی تھا جس کو گریبان سے پکڑا ہوا تھا رسولِ خداؐ نے پوچھا اس نے کیا کیا عمر بن خطابؓ نے کہا اس نے آپؐ سے ایک بات بیان کی کہ آپؐ نے فرمایا جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا جب سے لوگوں نے یہ سُنا ہے وہ اعمال میں کوتاہی کرنے لگے ہیں کیا یا رسول اللہؐ آپ نے ایسا فرمایا آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے فرمایا اگر اس کے ساتھ اس کی یعنی علی کی محبت اور ولایت بھی ہو۔

۸ (بحذف اسناد) ابوالصلت عبدالسلام بن صالح الھروی نے بیان کیا کہ جب امام علی رضا نیشاپور میں داخل ہوئے آپ ایک سفید خچر پر سوار۔ تھے میں بھی آپ کے ساتھ تھا علماء نیشاپور آپ کے استقبال کیلئے نکلے جب آپ ایک وسیع میدان میں پہنچے تو آپ کے خچر کی لجام سے لوگ معلق ہوئے اور عرض کیا اے فرزندِ رسول آپ کو اپنے آباء طاہرین کا واسطہ آپ ہم سے اپنے آباء صلوات اللہ علیہم اجمعین کی کوئی حدیث بیان فرمائیں آپ نے ھوج سے اپنا سر نکالا اور آپ پر سبز چادر تھی آپ نے فرمایا مجھ سے بیان فرمایا میرے والد موسیٰ بن جعفر نے انہوں نے روایت کی اپنے والد جعفر بن محمد سے اُنہوں نے روایت کی اپنے والد محمد بن علی سے انہوں نے روایت کی اپنے والد علی بن حسین سے انہوں نے روایت کی اپنے والد حسین سیّد شباب اہل الجنتہ سے انہوں نے روایت کی اپنے والد امیر المومنینؑ سے انہوں نے روایت کی رسولِ خدا سے اُنہوں نے فرمایا کہ مجھے روح الامین جبرئیل نے خبر دی کہ اللہ نے فرمایا میں اللہ واحد ہوں، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے میرے بندو میری عبادت کرو اور تم سے جو میری ملاقات کرے لا الہ الا اللہ کی شہادت اخلاص کے ساتھ وہ میرے قلعہ میں داخل

ہو گیا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو گیا عذاب سے امن پا گیا۔ علماء نے عرض کی اے فرزندِ رسولؐ اللہ کی شہادت کا اخلاص کیا ہے فرمایا اللہ کی اطاعت اور اس کے رسولؐ کی اطاعت اور اُن کے اہلبیت کی ولایت۔

۹ (بحذف اسناد) اسحاق بن راہویہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا جب امام علی رضاؑ نیشاپور تشریف لائے اور پھر چند دن وہاں رہنے کے بعد مامون کے پاس جانے کے لئے تیار ہوئے تو محدثین کی ایک جماعت ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے عرض کی فرزندِ رسولؐ آپ ہم سے کوئی حدیث بیان کیے بغیر یہاں سے جا رہے ہیں کاش کہ آپ ہم سے کوئی حدیث بیان کرتے جس سے ہم مستفید ہوتے آپ اس وقت ہودج میں بیٹھ چکے تھے آپ نے اپنا سر ہودج سے باہر نکالا اور فرمایا میں نے یہ حدیث اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے سُنی اُنہوں نے یہ حدیث اپنے والد جعفر بن محمد سے سُنی اُنہوں نے یہ حدیث اپنے والد محمد بن علی سے سُنی اُنہوں نے اپنے والد علی بن حسین سے سُنی اُنہوں نے یہ حدیث اپنے والد حسین بن علی سے سُنی اُنہوں نے یہ حدیث اپنے والد امیر المومنین علی بن ابیطالبؑ سے سُنی اُنہوں نے رسولِ خُداؐ سے سُنا اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے سُنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو میرے قلعے میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہا جب آپ کی سواری گزرنے لگی تو آپ نے آواز دے کر کہا لا الہ الا اللہ کی چند شرطیں ہیں اور میں بھی اِس کی شرائط میں سے ایک شرط ہوں۔

مصنفِ کتاب ہذا عرض پرداز ہے کہ لا الہ الا اللہ کے شرائط میں امام علی رضاؑ شامل ہیں یعنی اُنہیں خدا کا مقرر کردہ مفترض الطاعت امام سمجھا جائے۔

۱۰ (بحذف اسناد) امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا رسولِ خُداؐ نے علیؑ کو یمن بھیجا وہاں ایک شخص کا گھوڑا قابو سے باہر ہو گیا اور اس نے ایک شخص کو کچل دیا جو مر گیا مقتول کے ورثا نے گھوڑے کے مالک کو پکڑا اور امیر المومنینؑ کی خدمت میں لا کر اس پر قتل کا دعویٰ دائر کر دیا گھوڑے کے مالک نے گواہ پیش کیا کہ میرا گھوڑا قابو سے باہر ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ شخص مارا گیا یہ سُن کر جنابِ امیر نے مقتول کا خون بہا اس گھوڑے والے پر قرار نہ دیا مقتول کے ورثا اس فیصلے کو لئے رسولِ خُداؐ کی خدمت میں آئے اور جنابِ امیر کے اس فیصلے کی شکایت کی اور کہنے لگے علی نے ہم پر ستم کیا ہے اور ہمارے مقتول کا خون بہا ضائع کر دیا ہے رسولِ خُداؐ نے فرمایا علی ستم کرنے والا نہیں اور نہ ہی ستم کیلئے پیدا ہوا میرے بعد سرداری اور ولایت علی کے پاس ہے اس کا حکم میرا حکم اس کا قول میرا قول اور اس کے قول و حکم کو رد نہیں کرتا مگر کافر اور مومن ان کے ہر قول اور حکم اور ولایت کو قبول کرتا ہے جب اہل یمن نے رسولِ خُداؐ سے علی کے بارے میں یہ فضائل سُنے تو کہنے لگے یا رسول اللہؐ ہم علی کے فیصلے پر راضی ہیں آپؐ نے فرمایا جو کچھ تم اب کہہ رہے ہو یہی تمہاری توبہ ہے۔

۱۱ (بحذف اسناد) حسین بن نعیم الصحاف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ (تغابن ۲.۶۴) ترجمہ: پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی مومن۔ آپؑ نے فرمایا یہ اس دن جب لوگوں سے میثاق لیا گیا تو وہ آدمؑ کے صلب میں ذروں کی صورت میں تھے اللہ تعالیٰ نے ہماری دوستی کے ذریعے سے ان کے ایمان اور کفر کی پہچان کرائی۔ راوی کہتا ہے میں نے اُن سے اللہ کے اس قول کے متعلق سوال کیا واطیعو اللہ واطیعو الرسول و احذ رو فان تو لیتم فاعلموا انما علی رسولنا البلاغ المبین (مائدہ ۹۲.۵)

ترجمہ: اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور (ان کی نافرمانی سے) بچتے رہو پھر اگر تم پیٹھ موڑ لو گے تو جان لو کہ ہمارے رسولؐ پر تو ذمہ داری ہے بس صاف صاف پہنچا دینے کی۔ پس آپ نے فرمایا خدا کی قسم جو تم سے پہلے ھلاک ہوا اور جو ہمارے قائم تک آئندہ ہلاک ہوگا وہ ہماری ولایت کو ترک کرنے اور ہمارے حق کا انکار کرنے کی وجہ سے ہوگا اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت کرتا ہے۔

۱۲۔ اور محمد بن حسن الصفار نے "بصائر الدرجات" میں روایت کیا اسے احمد بن محمد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے اُنہوں نے حسین بن نعیم صحاف سے انہوں نے کہا میں نے امام جعفر صادقؑ سے اللہ تعالٰی کے اس قول کے متعلق پوچھا فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَ مِنْكُم مُؤْمِنٌ (تغابن ۲۔ ۶۴) تو آپ نے فرمایا جس دن لوگوں سے میثاق لیا گیا تو وہ آدمؑ کے صلب میں ذروں کی صورت میں موجود تھے اللہ تعالٰی نے ہماری دوستی کے ذریعے سے ان کے ایمان اور کفر کی پہچان کرائی۔

۱۳۔ (بحذف اسناد) طلحہ بن زید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جس نے کسی امام کی امامت جو کہ اللہ کی طرف سے ہے سے شرک کیا کہ یہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے اُس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا۔

۱۴۔ (بحذف اسناد) ابن مسکان سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے آئمہ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا جس نے زندوں میں سے کسی ایک امام کا انکار کیا اُس نے سب آئمہ کا انکار کیا۔

۱۵۔ (بحذف اسناد) خثیمہ سے روایت ہے کہ میں نے سُنا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم جنب اللہ ہیں ہم چُنے ہوئے ہیں ہم مخلوق میں سب سے بہتر ہیں ہم وراثت انبیاء کے محافظ ہیں ہم اللہ کے رازوں کے امین ہیں ہم اللہ کی حجت ہیں ہم ایمان کے ارکان ہیں ہم اسلام کے ستون ہیں ہم اُس کی مخلوق پر اللہ کی رحمت ہیں ہم ہی سے اللہ افتتاح کرتا ہے اور ہم پر ہی ختم کرتا ہے ہم ہدایت کے امام ہیں ہم روشن چراغ ہیں ہم ہدایت کا مینار ہیں ہم سابقون اور ہم ہی آخرون ہیں ہم مخلوق کیلئے پرچم ہیں جو ہم سے ممسک ہوا وہ کامیاب ہوا اور جس نے ہم سے مُنہ پھیرا وہ ہلاک ہوا اور ہم سفید پیشانیوں والوں کے قائد ہیں ہم اللہ کی مخلوق سے سب سے بہتر ہیں ہم طریق اور سیدھا راستہ ہیں جو اللہ تک پہنچتا ہے ہم اس کی مخلوق پر اللہ کی نعمتیں ہیں ہم منہاج ہیں ہم نبوت کی کان ہیں ہم موضع رسالت ہیں ہم ہی کی طرف ملائکہ کی آمد و رفت ہے ہم چراغ ہیں جس سے روشنی پھیلی ہم ہی سبیل ہیں جس کی اقتداء کی جاتی ہے ہم جنت کی طرف ہدایت دینے والے ہیں ہم اسلام کی عزت ہیں ہم حسد کیے گئے ہیں ہم وہ پل ہیں جو اس سے گزرا کامیاب ہوا اور جس نے روگردانی کی وہ مٹ گیا اور ہم اپنی قوم کے بڑے ہیں اور ہم ہی کی وجہ سے رحمت کا نزول ہوتا ہے اور ہماری وجہ سے پیاسے سیراب ہوتے ہیں اور ہماری وجہ سے تم سے عذاب ہٹایا جاتا ہے پس جس نے ہمیں جانا پہچانا اور ہمارے حق کی معرفت حاصل کی اور ہمارے حکم کو پکڑا وہ ہمارے لئے اور ہم سے ہے۔

۱۶۔ (بحذف اسناد) امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں آئمہ علیہم السلام کا حال اور انکی صفات کو بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالٰی نے ہمارے نبیؐ کے لئے آئمہ ہدایت کے ذریعہ سے اپنے دین کو واضح کیا اور ان کی راہوں کو ان کے وجود سے روشن کیا اور

اپنے علم کے چشموں کو اُن کے لئے کھولا پس اُمت محمدیہؐ میں سے جس نے ان کو پہچانا اور حق امامت کو قبول کیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھا اور اسلام کی فضیلت کو جانا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امام کو مقرر کیا ہے ایک نشان اپنی مخلوق کے لئے اور حجت قرار دیا اہل اطاعت کے لئے اور تمام عوام کے لئے اور پہنایا اس کو تاج وقار اور ڈھانپ لیا اس کو ایسے نور سے جو نگاہ رکھنے والا ہے آسمان وزمین کا اور زیادہ ہوتا ہے اس کا علم اس وسیلہ سے جو آسمان تک کھنچا ہوا ہے تا کہ وحی الٰہی کا سلسلہ منقطع نہ ہو اور جو احکام من اللہ ہیں وہ حاصل نہیں ہوتے مگر بوسیلہ امام اور خدا اپنے بندوں کے اعمال کو قبول نہیں کرتا جب تک معرفت امام نہ ہو وہ دفع کرنے والا ہے شکوک کی تاریکیوں اور فتنوں کے شبہات کو اور کھولنے والا ہے سُنن کی گھتیوں کو خدا نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے اولادِ حسین کا انتخاب کیا اور ایک کے بعد دوسرے کا اصطفا اور اجتبا کیا اور راضی ہوا ان سے اپنی مخلوق کی ہدایت پر اور ان کو ان کے لئے چُن لیا جب ان میں سے کوئی امام دنیا سے گیا تو اس کے بعد ہی دوسرا امام معین کیا جو اس کی وحدانیت کا روشن نشان اور روشنی پھیلانے والا ہادی اور دین کو قوت بخشنے والا امام تھا اور عالمِ حجت خدا تھا جو آئمہ خدا کی طرف سے امام ہیں وہ حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور معاملات میں عدل وانصاف سے کام لیتے ہیں وہ خدا کی حجتیں ہیں اور اسکی مخلوق پر اسکی طرف سے نگہبان ہیں وہ خدا کے بندوں کے لئے باعث ہدایت ہیں ان کے نور سے شہروں میں روشنی ہے اور لوگوں کی اولاد ان کی برکت سے نمو حاصل کرتی ہے خدا نے ان کو لوگوں کے لئے زندگی قرار دیا ہے وہ اندھیروں کی روشنیاں ہیں وہ کلام الٰہی کی کنجیاں ہیں وہ اسلام کے ستون ہیں ان کے لئے اللہ کا ارادہ ان کے متعلق جاری ہوا ہے امام خدا کا منتخب وپسندیدہ ہوتا ہے برگزیدہ اور مقبول خدا اور سول ہے اور ایسا ہادی ہے جو محل اسرار الہیہ ہے اور قائم رہنے والی امید گاہ ہے خدا کا منتخب بندہ ہے ان صفات کے ساتھ اور کمال نظر التفات سے خدا نے اس کو اپنے لئے بنایا ہے جبکہ عالم ذرّ میں اس کو پیدا کیا

اور خلق کے پیدا کرنے سے پہلے ان کو پیدا کیا اپنے عرش کے داہنی طرف اور ان کو اپنی حکمت کی نعمت عطا فرمائی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے غیب کے علم میں امام کا انتخاب کیا اور اس کو طہارت سے مخصوص کیا وہ بقیہ اولاد آدم اور ذریتِ نوح سے ہے اور آلِ ابراھیم کا برگزیدہ ہے اور آل اسماعیل کا خلاصہ ہے اور محمدؐ کا جگر پارہ ہے ہمیشہ خدا کی آنکھ اس کی حفاظت کرتی ہے (تا کہ اس کی عصمت برقرار رہے) اور اپنے پردہ میں اس کی نگہبانی کرتی ہے اور شیطان اور اس کے لشکر کے جال سے اس کو دور رکھتی ہے اور شبہات کی تاریکیوں سے بچاتا ہے اور ہر فاسق کی سرکشی سے محفوظ رکھتا ہے اور ہر برائی کے ارتکاب سے دور رکھتا ہے عیبوں سے بری رکھتا ہے آفات سے بچاتا ہے لغزشوں سے حفاظت کرتا ہے فواحش سے محفوظ رکھتا ہے اوّل عمر سے حلم اور نیکی سے متصف ہوتا ہے اور آخر عمر تک عفت علم اور فضل سے تعلق رکھتا ہے اپنے باپ کے امر پر قائم رہتا ہے اور باپ کی زندگی میں گویائی سے خاموش رہتا ہے جب اس کے باپ کی مدت حیات ختم ہوتی ہے اور اس کی امامت کا زمانہ آتا ہے اور ارادہ الٰہی اس کے حجت قرار دینے سے متعلق ہوتا ہے اور اس کے باپ کی مدت حیات انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو اس کے بعد امر الٰہی اس سے متعلق ہوتا ہے اور دین کے معاملات میں اس سے رجوع کیا جاتا ہے خدا اس کو اپنے بندوں پر حجت قرار دیتا ہے اور اپنے شہروں میں اس سے اپنے دین کو قائم کیا اور اپنی روح سے اس کی تائید کی اور اپنا علم اس کو عطا کیا اور حق و باطل میں فیصلہ کرنے والے بیان سے آگاہ کیا اور اپنا راز اس کے سپرد کیا اس کو امر عظیم انجام دینے کے لئے بلایا اور اس بیان کی فضیلت سے اس کو آگاہ کیا اور اپنی مخلوق کے لئے اس کو اپنا نشان قرار دیا اور اہل عالم پر اس کو حجت قرار دیا اور اہل دین کے لئے اسے روشنی بنایا اور اپنے بندوں پر اس کو ایک رکن مستحکم قرار دیا اور اللہ نے لوگوں کے لئے اس کا امام ہونا پسند کیا اپنا بھید اس کے سپرد کیا اور اپنے علم کا اسے محافظ بنایا اور اپنی حکمت کو اس کے اندر پوشیدہ رکھا اور نگاہ میں رکھا اور اس کو اپنے دین

آنکھ۔ فرمایا اس کی سب سے چھوٹی مقدار کیا ہے عرض کیا عدسہ یا اس سے بھی تھوڑا۔ امامؑ نے فرمایا اے ہشام اپنے سامنے دیکھو اور اوپر دیکھو اور بتاؤ تم نے کیا دیکھا ہشام نے دیکھ کر عرض کیا میں نے آسمان اور زمین، دور اور قصور اور براری اور پہاڑوں اور دریاؤں کو دیکھا امامؑ نے فرمایا بے شک کہ جو ان سب کو تیرے چھوٹے سے عدسے میں داخل کر سکتا ہے وہی ساری دنیا کو انڈے میں بھی داخل کر سکتا ہے بغیر دنیا کو چھوٹے کیے اور بغیر انڈے کو بڑا کیے۔ پس ہشام جھکا اور امام کے سر، ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دے کر کہا اے فرزندِ رسولؐ یہ جواب میرے لئے کافی ہے اس کے بعد ہشام اپنے گھر چلا گیا اگلے روز دیصانی ہشام کے پاس آیا اور کہا میں تمہیں سلام کرنے آیا ہوں جواب کے تقاضہ سے نہیں ہشام نے کہا اگر تم جواب کیلئے آئے ہو تو تمہارے سوال کا یہ جواب ہے۔ دیصانی وہاں سے نکلا اُس کو خبر ہوگئی تھی کہ ہشام ابی عبداللہ کے پاس گئے اور انہوں نے جواب تعلیم فرمایا۔ پس دیصانی ابی عبداللہ کے دروازے پر پہنچا اور اجازت طلب کی پس اجازت ہوئی، دیصانی بیٹھ گیا اور عرض کیا اے جعفر بن محمدؑ میرے معبود پر کوئی دلیل دیں۔ امام نے فرمایا تمہارا نام کیا ہے پس وہ بغیر نام بتائے وہاں سے چلا گیا جب ساتھیوں نے پوچھا تم نے اپنا نام کیوں نہیں بتایا کہنے لگا اگر میں بتا دیتا کہ "عبداللہ" تو وہ کہتے وہ کون ہے جس کا تُو بندہ ہے ساتھیوں نے کہا تم دوبارہ اُن کے پاس جاؤ وہ تمہارے معبود پر دلیل دیں گے اور تم سے نام نہیں پوچھیں گے پس وہ اُن کے پاس آیا اور کہا اے جعفر بن محمدؑ مجھے میرے معبود کی دلیل دیں اور میرے اسم کے متعلق سوال نہ کریں فرمایا بیٹھ جاؤ۔ وہاں ایک چھوٹا سا بچہ تھا جس کے ہاتھ میں انڈا تھا جس سے وہ کھیل رہا تھا امام نے فرمایا اے بیٹے یہ انڈا مجھے دو اُس نے دے دیا امام نے فرمایا اے دیصانی اس میں جو ہے وہ چھپا ہوا ہے اس پر ایک سخت جلد ہے پھر اس سخت جلد کے اندر ایک باریک جلد ہے اور باریک جلد کے اندر سونے کی اور چاندی کی طرح پانی ہے مگر سونا چاندی کے ساتھ مخلوط نہیں ہوتا اور نہ چاندی

سونے کے ساتھ مخلوط ہوتی ہے اس سے کوئی مصلح خارج نہیں ہوا جو اس کی صلاح کی خبر دے اور نہ اس میں کوئی مفسد داخل ہوا جو اس کے فساد کی خبر دے اور نہ خبر ہے کہ اس کے اندر مذکر ہے یا مونث ہے لیکن جب یہ پھٹا تو اس سے مختلف رنگوں کا طاؤس مور نکل آیا تو نے دیکھا کہ اس کا کوئی مدبر ہے اس نے عرض کیا ہر راستہ واضح ہو گیا پھر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو وحدہٗ لاشریک ہے اور بے شک محمدؐ اُس کے عبد اور رسول اور آپؐ اللہ کی طرف سے اُس کی مخلوق پر امام اور حجت ہیں میں اس عقیدہ سے توبہ کرتا ہوں جس پر میں تھا۔

۱۰ (بحذف اسناد) منصور المتطبب سے مروی ہے کہ خبر دی میرے ایک صحابی نے کہ میں اور ابن العوجا اور عبداللہ بن ابی المقفع مسجد حرام میں بیٹھے تھے ابن المقفع نے کہا کہ تم اس مخلوق کو دیکھتے ہو اور اشارہ کیا جائے طواف کی طرف اور کہا ان میں سے کوئی سوائے اس بزرگ کے جو بیٹھے ہوئے ہیں لفظ انسانیت کا سزاوار نہیں یعنی امام جعفر صادقؑ، اور باقی تو خاک کا پانی ہیں اور بہائم صفت۔ ابن عوجا نے کہا تم نے سب کو چھوڑ کر انہی بزرگ کے لئے ایسا کیوں کہا۔ اس نے کہا جو بات میں ان میں پاتا ہوں دوسروں میں نہیں پاتا۔ ابن ابی العوجا نے کہا جو تم نے کہا اس کی آزمائش ضروری ہے ابن المقفع نے کہا ایسا نہ کر مجھے ڈر ہے کہ تیرا عقیدہ فاسد نہ ہو جائے اس نے کہا کہ تیرا عقیدہ نہیں ہے بلکہ تو اس بات سے ڈرتا ہے کہ تیری رائے میرے نزدیک کمزور ثابت ہو ان کی صفت کے بارے میں جو تو نے بیان کی ہے۔ ابن مقفع نے کہا اگر تیرا اب گمان ہے تو اُٹھ اور ان کے پاس چل اور غلطی سے حتی المقدور اپنے آپ کو بچا اور امید ہے کہ تو اپنی باگ کو ان کی مجلس میں راہ ہموار سے نہ پھیرے گا اور وہ تجھ کو دو چیزیں سونپیں گے اوّل وہ بندش جو حرکت بد سے مانع ہو دوسری وہ علامت جس سے تو جانے

نے کہا کس چیز پر ہے وہ اس سے جاہل رہا اور جس نے کہا وہ کہاں ہے اس نے ایک جگہ کو اس سے خالی قرار دیا اور جس نے کہا وہ کب تک ہے اُس نے اُسے وقت کا پابند بنا دیا وہ عالم تھا جب کوئی معلوم نہ تھا وہ خالق تھا جب کوئی مخلوق نہ تھی اور وہ اُس وقت بھی ربّ تھا جب کوئی مربوب نہ تھا وہ اس وقت بھی الہ تھا جب کوئی مالُوہ نہ تھا اس طرح ہمارے ربّ کا وصف بیان ہوتا ہے اس کی ذات وصف بیان کرنے والوں کے وصف سے بالاتر ہے۔

۲۵ نہج البلاغہ میں امیر المومنین علیہ السلام کا خطبہ ہے۔

دین کی ابتداء معرفت الٰہی ہے کمالِ معرفت اس کی تصدیق ہے کمالِ تصدیق توحید ہے کمالِ توحید اخلاص ہے اور کمالِ اخلاص یہ ہے کہ اس سے صفتوں کی نفی کی جائے کیونکہ ہر صفت گواہ ہے کہ وہ اپنے موصوف کی غیر ہے اور ہر موصوف گواہ ہے کہ وہ صفت کے علاوہ شے ہے، جس نے ذاتِ الٰہی کے علاوہ صفات مانے اُس نے ذات کا دوسرا ساتھی مان لیا اور جس نے اس ذات کا کوئی اور ساتھی مانا اُس نے دوئی پیدا کی جس نے دوئی پیدا کی اُس نے اُس کے لئے جزو بنا ڈالا اور جو اس کے اجزاء کا قائل ہوا وہ اس سے جاہل رہا اور جو اس سے جاہل رہا اُس نے اُسے قابلِ اشارہ سمجھ لیا اور جس نے اُسے قابلِ اشارہ سمجھ لیا اُس نے اس کی حد بندی کر دی اور جو اُسے محدود سمجھا وہ اُسے دوسری چیزوں کی قطار میں لے آیا اور جس نے یہ کہا کہ وہ کس چیز میں ہے اُس نے اُسے کسی شے کے ضمن میں فرض کر لیا اور جس نے یہ کہا وہ کسی چیز پر ہے اُس نے اور جگہیں اُس سے خالی سمجھ لیں۔

دوسری فصل:

ایمان پر ثواب کے بیان میں

۱ (بحذفِ اسناد) یونس بن یعقوب نے امام جعفر علیہ السلام سے روایت کی حدیثِ شامی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا اسلام ایمان سے پہلے ہے اسلام پر وراثت اور نکاح کے احکام جاری ہوتے ہیں اور ایمان پر ان کا ثواب دیا جاتا ہے۔

۲ (بحذفِ اسناد) قاسم صیرفی شریک مفضل سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا آپ نے فرمایا کہ اسلام پر خون، عزت و آبرو پر حرمت، امانت کا ادا کرنا اور فروج کا حلال ہونا یعنی نکاح کے احکام جاری ہوتے ہیں اور ایمان پر ثواب ملتا ہے۔

۳ (بحذفِ اسناد) محمد بن مسلم نے روایت کی کہ امامؑ نے فرمایا ایمان اقرار و عمل کا نام ہے اور اسلام عمل کے بغیر صرف اقرار کا نام ہے۔

۴ (بحذفِ اسناد) قاسم شریک مفضل سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا آپ نے فرمایا اسلام پر باہمی عزت و آبرو کی حرمت، امانت کا ادا کرنا اور نکاح کے احکام جاری ہوتے ہیں اور ایمان پر ثواب ملتا ہے۔

۵ (بحذف اسناد). سفیان بن سمط سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسلام اور ایمان اور ان کے درمیان فرق کا سوال کیا تو آپؑ نے جواب نہ دیا پھر دوبارہ اس شخص نے سوال کیا مگر آپؑ نے جواب نہ دیا پھر آپؑ کی اس شخص

ہاں جب اسے حکم دیا جائے تو اطاعت کرے اور جب کسی چیز سے روکا جائے تو رک جائے اور
وہ ادنی چیز جس سے بندہ کافر ہو جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جس چیز سے اللہ نے روکا ہے اُس کے
متعلق اُس کا عقیدہ ہو کہ اللہ نے اس کا حکم فرمایا ہے اور اس کو دین بنالے اس سے محبت کرے
اور عقیدہ بنائے کہ وہ اس کے حکم سے اُس کی عبادت کر رہا ہے تو وہ شیطان کی عبادت کرتا ہے
اور وہ ادنیٰ چیز جو بندے کو گمراہ کر دیتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اللہ کی حجت کو نہ پہنچانے جو اُس کے
بندوں پر شاھد ہے جس کی اطاعت اور ولایت اللہ نے فرض کی ہے۔

میں نے عرض کیا اُن کی صفات بیان فرمایئے تو آپ نے فرمایا یہ وہ ہیں جن کی
اطاعت کو اللہ نے اپنی اطاعت اور اپنے نبیؐ کی اطاعت کے ساتھ رکھا ہے یہ وہ ہیں جن کے
متعلق رسول اللہ نے آخری دن جس دن اُن کا روح قبض ہوا فرمایا میں تمہارے درمیان دو
امر چھوڑ رہا ہوں اگر تم نے دونوں کے ساتھ تمسک کیا تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب ہے
اور میری عترت میری اہلبیت ہے بے شک اُس لطیف و خبیر نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ یہ
دونوں ہرگز جُدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ مجھے حوضِ کوثر پر ملیں وہ سبابہ (انگشت شہادت) اور وسطیٰ
(درمیان والی انگلی) کی طرح اکھٹے ہوں گے وہ ایک دوسرے سے سبقت نہیں کریں گے پس
ان دونوں کو پکڑے رکھو تم نہ گمراہ ہو گے اور نہ ذلیل ہو گے اور اُن سے مقدم نہ ہونا ورنہ گمراہ ہو
جاؤ گے۔

۱۲ (بحذف اسناد) عیسیٰ بن العری سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر
صادق علیہ السلام سے عرض کیا ایسی بات بتایئے جس پر اسلام کے ستونوں کی بنیاد ہے جس
سے میرا عمل پاکیزہ ہو جائے اور اس کے بعد کی جہالت سے مجھے نقصان نہ ہو آپؑ نے فرمایا وہ
بات یہ ہے کہ گواہی دینا کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور بے شک محمدؐ اللہ کے رسول ہیں

اور اقرار کرنا اُس کا جو اللہ کی طرف سے اُن کی طرف آئی اور زکوٰۃ سے اموال حق کا اور
ولایت کا جس کا اللہ نے حکم فرمایا یعنی ولایت آلِ محمدؐ کا۔ بے شک رسول اللہؐ نے فرمایا جو
شخص بغیر امام کی پہچان کے مرا وہ جہالت کی موت مرا۔ اور اللہ نے فرمایا اطیعوا اللّٰہ و
اطیعو الرسول وا ولی الامر منکم پس علی اولی الامر ہیں اُن کے بعد حسن اُنکے بعد
حسین اُن کے بعد علی بن الحسین ان کے بعد محمد بن علی اور اسطرح امر تمام ہوا بے شک زمین پر
رہنے والوں کی اصلاح امام کے ساتھ ہے اور جو اپنے امام کی معرفت کے بغیر مرا وہ جاہلیت کی
موت مرا۔ سب سے زیادہ ضروری چیز جو تم میں سے کسی کے لئے اہم ہے وہ امام کی معرفت
ہے تو جب اُس کی جان حلق تک آ جائے گی یہ کہتے ہوئے امام نے اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی
طرف اشارہ کیا تو اُس وقت وہ گواہی دے گا کہ بے شک میں امرِ حسن پر ہوں۔

چھٹی فصل:

معرفت کی حقیقت میں

۱ (بحذف اسناد) یونس بن ظبیان سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق
علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی اے فرزندِ رسولؐ میں مالک اور اُن کے
اصحاب کے پاس گیا اُن کے پاس ایک جماعت اللہ کے بارے میں باتیں کر رہی تھی میں نے
ان میں سے بعض سے سُنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ اللہ کا چہرہ ہے جسطرح لوگوں کے چہرے ہیں
اور بعض نے کہا کہ اس کے دو ہاتھ ہیں اور اللہ کے اس قول سے دلیل دے رہے تھے بیدیؐ
استکبرت اور بعض یہ کہہ رہے تھے کہ وہ تیس سال سے کم عمر ایک جوان کی طرح ہے، اے
فرزندِ رسول آپؑ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔

ہوگی اے جابر یہ میرے خلفاء اور اوصیاء اور میری اولاد اور میری عترت ہیں جس نے ان کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی اور جس نے ان کا انکار کیا یا کسی ایک کا انکار کیا اُس نے میرا انکار کیا ان کی وجہ سے اور اللہ کی اجازت سے آسمان زمین پر قائم ہے ورنہ گر جاتا اور انہی کی وجہ سے اللہ نے زمین اور اس پر رہنے والوں کی حفاظت فرمائی۔

۶ اور یہ حدیث حرف بحرف روایت کی ابوالحسن فقیہ محمد بن احمد شاذان نے طریق عامہ سے "مناقب مائة" میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا جبرئیل نے اُنہوں نے ربّ العزت سے سُنا کہ اللہ نے فرمایا کہ جس نے جانا کہ سوائے میرے کوئی معبود نہیں میں واحد ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے عبد اور رسول ہیں اور علی بن ابیطالب میرا خلیفہ اور اُن کی اولاد سے آئمہ میری حجت ہیں میں اپنی رحمت کے ساتھ اُن کو جنت میں داخل کروں گا اور اپنے لطف کرم سے نار سے نجات عطا فرماؤں گا اور اپنے جوار میں جگہ دوں گا اور اس کے لئے میری کرامت واجب ہے اور اُسی پر اپنی نعمت کو تمام کروں گا اُس کو میں نے اپنے خاص و خالص بندوں میں رکھا جب یہ مجھے پکارے گا تو میں اس کی سنوں گا جب دعا کرے گا تو قبول کروں گا مجھ سے مانگے گا تو عطا کروں گا اور اگر ساکت ہوا تو میں اُسے چلاؤں گا اور اگر مجھ سے بُرا پیش آیا تو میں رحم سے پیش آؤں گا اور اگر مجھ سے دُور بھاگا تو میں اُسے واپس بلاؤں گا جب میری طرف رجوع کرے گا تو میں قبول کروں گا جب میرا دروازہ کھٹکھٹائے گا تو میں اُس کے لئے کھول دوں گا اور جو یہ گواہی نہ دے گا کہ کوئی معبود نہیں سوائے میرے میں واحد ہوں یا اس کی گواہی دے مگر یہ گواہی نہ دے کہ بے شک محمدؐ میرا خاص بندہ اور رسول ہے یا یہ گواہی تو دے مگر یہ گواہی نہ دے کہ علی میرا خلیفہ

ہے یا اس شہادت کے ساتھ یہ گواہی نہ دے کہ اُس کی اولاد سے آئمہ میری حجت ہیں تو اُس نے میری نعمت کا انکار کیا اور میری عظمت کو حقیر سمجھا اور میری آیات و کتب اور میرے رسولوں سے کفر کیا جب ایسا شخص میرا قصد کرے گا میں حجاب ڈال دوں گا اگر مجھ سے سوال کرے گا تو محروم کروں گا اور اگر مجھے پکارے گا تو اُس کی ندا نہیں سُنوں گا اور اگر مجھ سے دعا کرے گا تو قبول نہیں کروں گا اگر مجھ سے امید رکھے گا تو میں اُسے محروم کروں گا۔ **وما انا بظلام للعبید۔**

جابر بن عبداللہ انصاریؓ اُٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ آئمہ کون ہیں جو اولاد علی سے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ حسن اور حسین جو نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں پھر عبادت گزاروں کے سردار اپنے زمانے میں علی بن الحسین ہیں پھر اُن کے بعد باقر محمد بن علی ہیں اے جابر عنقریب تم ان کو پاؤ گے جب تمہاری ملاقات ہو تو ان کو میری طرف سے سلام کہنا پھر ان کے بعد صادق جعفر بن محمد ہیں پھر اُن کے بعد کاظم موسیٰ بن جعفر ہیں پھر الرضا علی بن موسیٰ پھر التقی محمد بن علی پھر النقی علی بن محمد پھر ذکی حسن بن علی پھر اُن کا بیٹا قائم بالحق میری اُمت کا مہدی ہے جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی اے جابر یہ میرے خلفاء میرے اوصیاء میری اولاد اور میری عترت ہیں جس نے ان کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی اور جس نے ان کا انکار کیا یا ان میں سے ایک کا انکار کیا اُس نے میرا انکار کیا ان ہی کی وجہ سے اللہ نے آسمان کو زمین پر کھڑا کیا ہے اور ان ہی کی وجہ سے اللہ زمین اور اہل زمین کی حفاظت کرتا ہے۔

اس کتاب کا مؤلف کہتا ہے غور کرو جو روایت کی عامہ نے وہ خاصہ کے موافق ہے اور یہ آئمہ اثناء عشر پر نص ہے اس حق کے بعد نہ ماننے والا گمراہ ہے۔

کے لئے بلایا اس کو امر عظیم کے لئے اور اپنے دین کے طریقوں کو اس سے زندہ کیا اپنے
فرائض وحدود کو اس سے باقی رکھا پس امام نے عدل سے اس وقت کام لیا جب صاحبان
جہالت حیرت میں تھے اور جھگڑالو لوگ حیران تھے یہ ہدایت ایک چمکدار نور سے کی اور یہ بیان
امراضِ قلبی کو شفا دینے والا ہے اور حق واضح اور بیان روشن ہے اور ہدایت اسی نہج پر تھی اور جو
طریقہ ان کے آباء طاہرین وصادقین کا ہے پس ایسے عالم کے حق سے جاہل نہ ہوگا مگر شقی اور
نہ انکار کرے گا مگر گمراہ اور نہ روگردانی کرے گا اس سے مگر خداوند عالم پر جرات کرنے والا۔

دسویں فصل:

اسلام کے ارکان کے بیان میں جن میں ایک ولایت اہل بیت ہے

وہ آئمہ اثناء عشر ہیں جو کہ معصوم ہیں عامہ اور خاصہ کے طریق سے

۱ (بحذف اسناد) ابی حمزہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) نماز (۲) زکوٰۃ (۳) روزہ (۴) حج (۵) ولایت
اور کسی چیز کی اسطرح ندا نہیں دی گئی جسطرح ولایت کی ندا دی گئی۔

۲ (بحذف اسناد) عجلان بن ابی صالح سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا
میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا مجھے ایمان کے حدود سے باخبر فرمائیے آپ نے فرمایا وہ
گواہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وحدہٗ لاشریک ہے اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور اقرار
کرنا اس چیز کا جو اللہ کی طرف سے ان پر نازل ہوئی اور پانچ نمازوں اور ادائے زکوٰۃ اور ماہ
رمضان کے روزوں اور حج بیت اللہ اور ہمارے ولی کی ولایت اور ہمارے دشمنوں سے دشمنی
اور سچوں کے ساتھ ہونے کا اقرار کرنا۔

۳ (بحذف اسناد) فضیل ابن یسارؒ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام
نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) نماز (۲) زکوٰۃ (۳) روزہ (۴) حج (۵)
ولایت نہیں ندا دی گئی کسی چیز کی جسطرح دی گئی ولایت، کی پس لوگوں نے چار کو لے لیا اور
اس کو یعنی ولایت کو ترک کر دیا۔

۴ (بحذف اسناد) ابن عرزمی نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے امام
صادق علیہ السلام سے انہوں نے فرمایا اسلام میں تین پتھر کی ہنڈیاں ہیں نماز، زکوٰۃ اور
ولایت اور ان دونوں کی صحت و درستگی کے لئے ولایت شرط ہے۔

۵ (بحذف اسناد) زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے
ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور ولایت۔ زرارہ نے کہا
میں نے عرض کیا ان میں سے کونسی افضل ہے آپ نے فرمایا ولایت افضل ہے کیونکہ وہ ان کی
چابی ہے اور ولی ان پر دلیل ہے میں نے عرض کیا ولایت کے بعد کونسی چیز افضل ہے فرمایا نماز،
رسول خداؐ نے فرمایا نماز دین کا ستون ہے میں نے عرض کی اس کے بعد کونسی شی افضل ہے فرمایا
زکوٰۃ، اس کا ذکر نماز کے ساتھ آیا ہے اور نماز کا اس سے قبل ذکر آیا ہے اور رسول خداؐ نے فرمایا
زکوٰۃ گناہوں کو ختم کر دیتی ہے میں نے عرض کی اس کے بعد کونسی چیز افضل ہے فرمایا حج، اللہ
تعالیٰ عز وجل نے فرمایا ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا و من
كفر فان الله غنى عن العالمين (آل عمران ۳۔۹۷) خدا کے لئے ان لوگوں پر
خانہ کعبہ کا حج فرض کیا گیا ہے جو وہاں پہنچنے کی قدرت رکھتے ہیں اور جس نے انکار کیا تو اللہ دو
عالموں سے بے پرواہ ہے۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا حج مقبول بیس صلاۃ کاملہ سے بہتر ہے اور

کہ کیا بات تیرے فائدے کی ہے اور کیا نقصان کی۔ ابن ابی العوجا اُٹھ کر چلا گیا اور میں اور المقفع بیٹھے رہے جب لوٹا تو اس نے کہا وائے ہو تم پر یہ شخص بشر نہیں فرشتہ ہے جب چاہتا ہے بجسد اس دنیا میں ظاہر ہوتا ہے اور جب چاہتا ہے فرشتوں کی طرح پنہاں ہو جاتا ہے اس نے کہا یہ کیسے، ابن ابی العوجا نے کہا میں حضرت کے پاس گیا جب میرے سوا کوئی اور نہ رہا تو حضرت نے خود ہی فرمایا اگر وہ امر جس کو زندیق لوگ کہتے ہیں خلاف اس کے ہے جو اہل طواف کہتے ہیں پس اگر ہماری بات صحیح ہو اور خدا کا وجود ہو تو مسلمان نجات پائیں گے اور تم ہلاک ہو گے اور اگر جیسا تم کہتے ہو وہ صحیح ہو یعنی خدا نہیں ہے اور کسی طرح کی باز پُرس نہ ہو گی اور اہل طواف یعنی مسلمانوں کا عقیدہ غلط ہوا تو وہ اور تم برابر، خدا پرستی نے انہیں کوئی ضرر نہ پہنچایا میں نے کہا اللہ آپ پر رحم کرے کونسی چیز ہے جو ہم کہتے ہیں اور کونسی چیز ہے جو وہ کہتے ہیں میرا قول اور ان کا قول ایک ہی ہے۔ حضرت نے فرمایا تمہارا اور ان کا قول ایک کیسے ہو جائے گا وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے معاد ہے ثواب ہے عذاب ہے اور ان کا عقیدہ ہے کہ آسمان میں بھی معبود ہے اور آسمان فرشتوں سے آباد ہے تم کہتے ہو کہ وہ ویران اور اُجاڑ ہے اس میں کوئی فرق نہیں۔ ابن ابی العوجا نے کہا میں حضرت کا یہ کہنا غنیمت سمجھا میں نے ان سے کہا اگر ایسا ہی ہے جیسا لوگ کہتے ہیں یعنی خدا کا وجود ہے تو وہ اپنی مخلوق کے سامنے کیوں نہیں آتا اور سامنے آ کر اپنی عبادت کی دعوت کیوں نہیں دیتا اس صورت میں دو آدمیوں کے درمیان بھی اختلاف نہ ہوتا اور وہ ان سے کیوں چھپا اور اپنے رسولوں کو ان کی طرف بھیجا اگر خود ہی یہ کام کرتا تو لوگ اس پر زیادہ ایمان لاتے حضرت نے مجھ سے کہا وائے ہو تیرے اوپر، کہاں پوشیدہ ہے تجھ سے وہ ذات جس کی قدرت کو تو اپنے نفس میں دیکھ رہا ہے تو نہیں تھا اس نے تجھے پیدا کیا اور بچپن سے تجھ کو بڑا کیا اور ضعف کے بعد تجھے قوت دی اور قوت کے ساتھ ضعیف بنایا اور صحت کے ساتھ بیماری دی اور بیماری کے بعد صحت دی اور رضا کے بعد غضب

اور غضب کے بعد رضا دی اور خوشی کے بعد غم دیا اور غم کے بعد خوشی اور محبت کے بعد دشمنی اور ارادہ کے بعد سُستی اور سُستی کے بعد ارادہ دیا اور خواہش کے بعد کراہت اور کراہت کے بعد خواہش اور رغبت کے بعد خوف اور خوف کے بعد رغبت اور امید کے بعد مایوسی اور مایوسی کے بعد امید کو دیا اور دل میں ڈالا اس چیز کو جو تیرے وہم میں نہ تھی اور غائب کر دیا تیرے ذہن سے جس کو تُو ذہن میں لئے ہوئے تھا اور ہمیشہ شمار کرتا ہے مجھ پر اپنی قدرت سے وہ چیزیں جو میرے نفس میں اس طرح ہیں کہ میں ان کو ہٹا نہیں سکتا یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ ظاہر کر دے گا اس چیز کو جو میرے اور اس کے درمیان ہے۔

۱۱ (بحذف اسناد) علی بن منصور سے روایت ہے کہ ہشام بن حکم نے بیان کیا کہ مصر میں ایک زندیق تھا اس نے امام جعفر صادق کی کچھ احادیث سُنیں وہ آپ سے مناظرہ کرنے کے لئے مدینہ آیا لیکن ملاقات نہ ہوئی لوگوں نے کہا کہ آپ مکہ تشریف لے گئے ہیں وہ مکہ آیا ہم طواف میں امام کے ساتھ تھے اس زندیق کا نام عبدالملک تھا اور کنیت ابو عبداللہ اس نے اپنا کندھا آپ کے کندھے کے ساتھ رگڑا امامؑ نے فرمایا تیرا نام کیا ہے اس نے کہا میرا نام عبدالملک ہے، فرمایا تیری کنیت کیا ہے اس نے کہا ابو عبداللہ، امام نے فرمایا یہ کون سا ملک ہے جس کا تُو بندہ ہے کیا یہ زمین کے بادشاہوں میں سے ہے یا آسمان کے بادشاہوں میں سے اور مجھے اپنے بیٹے کے متعلق بتا یہ آسمان کے اللہ کا بندہ ہے یا زمین کے اللہ کا ان دونوں شقوں میں سے جو بھی بتائے گا ملزم قرار پائے گا۔ ہشام بن الحکم نے اس زندیق سے کہا تُو امامؑ کی بات کا جواب کیوں نہیں دیتا اس کو میرا یہ کہنا بُرا معلوم ہوا۔ امامؑ نے فرمایا جب میں طواف سے فارغ ہو جاؤں تو میرے پاس آنا۔ جب آپ طواف سے فارغ ہوئے تو زندیق آیا اور آپ کے پاس بیٹھ گیا ہم سب امام کے پاس جمع تھے آپ نے فرمایا کیا تم جانتے

سے راستے میں ملاقات ہوئی وہ کہیں کوچ کرنے والا تھا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا
ایسا لگتا ہے تم کہیں کوچ کرنے والے ہو اُس شخص نے کہا جی ہاں آپؑ نے فرمایا تم مجھے گھر میں
ملو پس وہ شخص آپؑ سے ملا پھر اُس نے ایمان اور اسلام کے درمیان فرق کا پوچھا تو آپؑ نے
فرمایا اسلام ظاہر کا نام ہے جس پر لوگ دکھائی دیتے ہیں اور وہ گواہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز کا قائم کرنا، زکوٰۃ کا ادا کرنا
اور بیت اللہ کا حج کرنا ماہ رمضان کے روزے رکھنا یہ اسلام ہے اور امام علیہ السلام نے فرمایا
ایمان اس امر کی معرفت ہے اگر اُس نے اقرار کیا اور اس امر کی معرفت نہ کی وہ مسلمان ہے
اور گمراہ ہے۔

۶ (بحذف اسناد) جمیل بن صالح نے سماعۃ سے روایت کی کہ میں نے امام
جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے خبر دیجیے کہ کیا اسلام اور ایمان دو مختلف چیزیں
ہیں؟ آپؑ نے فرمایا بے شک ایمان کے ساتھ اسلام شامل ہے اور اسلام کے ساتھ ایمان
شامل نہیں میں نے عرض کیا ان دونوں کے صفات بیان فرما دیجیے آپؑ نے فرمایا اسلام
شہادت ہے اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تصدیق کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی اس سے خون حرام ہو جاتا ہے اور پڑھنے والے پر مناکحت اور وراثت کے
احکامات جاری ہوتے ہیں اور اس کے ظاہر پر لوگوں کی ایک جماعت متفق ہے اور ایمان
صفتِ اسلام اور اس کے ظاہر عمل کے ساتھ دلوں میں ثابت ہونے کا نام ہے اور ایمان کا درجہ
اسلام سے اوپر ہے بے شک ایمان میں اسلام کا ظاہر شامل ہوتا ہے مگر اسلام میں ایمان کا
باطن شامل نہیں ہوتا چاہے دونوں قول اور صفت جمع ہو جائیں۔

تیسری فصل:

ایمان اور اسلام کی حقیقت کے بیان میں

۱ (بحذفِ اسناد) ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے
میں نے سُنا کہ آپ نے فرمایا۔ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا
اَسْلَمْنَا ۔ اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے کہہ دیجیے کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ کہو ہم اسلام
لائے۔ پس جس نے عقیدہ رکھا کہ وہ ایمان لائے اُس نے جھوٹ کہا اور جس نے عقیدہ رکھا
کہ وہ اسلام نہیں لائے اُس نے بھی جھوٹ کہا۔

۲ (بحذف اسناد) جمیل بن درّاج نے روایت کی کہ میں نے امام جعفر
صادق علیہ السلام سے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق قالت الاعراب امنا قل
لم تومنوا و لکن قولو اسلمنا ولما ید خل الایمان فی قلوبکم۔ اعراب نے کہا
ہم ایمان لائے کہہ دو تم ایمان نہیں لائے بلکہ کہو ہم اسلام لائے اور ایمان تو تمہارے دلوں
میں داخل نہیں ہوا۔ پس امام نے مجھ سے فرمایا تُو نے دیکھا کہ بے شک ایمان اسلام کے علاوہ
چیز ہے۔

۳ (بحذفِ اسناد) حمران بن اعین نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی
کہ میں نے سُنا آپ نے فرمایا ایمان وہ ہے جو دل میں جگہ پکڑ جائے اور اللہ عزّ وجل تک
سب سے زیادہ رسائی پیدا کرنے والا ہو اور اس کا عمل اس امر کی تصدیق کرے کہ وہ اللہ کا
فرمانبردار اور اس کے حکم کو قبول کرنے والا ہے اور اسلام تو ظاہری قول و فعل کا نام ہے اور اس

آپؑ نے فرمایا جبکہ آپ تکیہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے آپ سیدھے ہو کے بیٹھ گئے فرمایا اے اللہ تُو معاف فرما اے اللہ تُو معاف فرما، پھر اس کے بعد فرمایا جس کا عقیدہ ہو کہ اللہ کے مخلوق کے اعضاء کیطرح اعضاء ہیں اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا پس اُس کی شہادت قبول نہیں ہوگی اور نہ ہی اس کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہوگا، اللہ بلند ہے مخلوق کی صفات کی مشابہت سے، پس اللہ کے وجہ اس کے انبیاء اور اسکے اولیاء ہیں اور اُس پر قول بیــــدیّ استــکبــرت اس میں "ید" ہاتھ سے مراد اُس کی قدرت ہے جیسا کہ اس کا قول ہے و ایدکم بنصرہ اور جس کا عقیدہ ہو کہ اللہ کسی شی میں ہے یا کسی شی پر ہے یا وہ ایک شے سے دوسری شی کی طرف تحلیل ہوا یا کوئی شی اُس سے خالی ہے یا وہ کسی شی کے ساتھ ہے تو اس نے مخلوق کی صفات سے اُس کو متصف کیا اور اللہ ہر شی کا خالق ہے اس کا قیاس کسی پر نہیں نہ وہ لوگوں کے مشابہ ہے نہ اُس سے کوئی مکان خالی ہے نہ وہ کسی مکان کے ساتھ ہے وہ اپنے بُعد میں قریب ہے اور اپنے قریب میں بعید ہے اور اسطرح ہمارا نہیں کوئی معبود اس کے علاوہ ان صفات کے ساتھ جو اللہ کا ارادہ کرے اور اس سے محبت کرے اور اُس کے وصف بیان کرے وہ موحدین میں سے ہے اور جو ان صفات کے علاوہ صفات بیان کرے تو اللہ اس سے بری ہے اور ہم بھی اُس سے بری ہیں پھر اس کے بعد فرمایا بے شک اولی الباب جنہوں نے فکر کے ساتھ عمل کیا یہاں تک کہ وہ اللہ کی محبت میں رنگ گئے اور جب اللہ کی محبت میں رنگ جاتا ہے تو اس پر نور وضیاء اور لطف نازل ہوتا ہے اور جب لطف نازل کرنے والا لطف نازل کرتا ہے تو وہ اہل فواد سے ہو جاتا ہے اور جب اہل فواد سے ہو جاتا ہے تو حکمت کے ساتھ تکلم کرتا ہے اور جب حکمت کے ساتھ تکلم کرتا ہے تو صاحب فطانت ہو جاتا ہے اور جب اُس پر فطن نازل ہوتا ہے تو اس کے عمل میں قدرت آ جاتی ہے اور جب قدرت سے عمل کرتا ہے تو طبقات سبعہ کا عارف ہو جاتا ہے اور جب اس منزل پر پہنچ جاتا ہے تو اُس کی قوت وطاقت ومحبت میں

اُس کا خالق ہوتا ہے اور جب ان منازل کبریٰ تک پہنچتا ہے تو اُس کا ربّ اُس کے دل میں معین ہو جاتا ہے اور وہ بغیر حکماء کی وراثت کے اور بغیر علماء کی وراثت کے اور اور بغیر صدیقوں کی وراثت کے وہ حکمت، علم اور صدق کا وارث ہو جاتا ہے، حکماء خاموشی کے ذریعہ سے حکمت کے وارث ہیں اور علماء طلب کے ذریعہ سے علم کے وارث ہیں اور صدیقین خشوع اور لمبی عبادت کے ذریعہ سے صدق کے وارث ہیں جو اس راستہ پر چلتا ہے یا اسفل ہو جاتا ہے یا ارفع ہو جاتا ہے ان میں اکثر اسفل ہو جاتے ہیں مرفوع نہیں ہوتے جب وہ حقوق اللہ کی رعایت نہ کرے اور نہ اُس پر عمل کرے تو اس نے اللہ کی حق معرفت حاصل نہیں کی اور نہ اُس کی حق محبت کا حق ادا کیا تمہیں ان کی نمازیں ان کے روزے ان کی روایتیں ان کے کلام ان کے علوم دھوکے میں نہ ڈالیں وہ خطرے کا سُرخ نشان ہیں پھر اس کے بعد فرمایا اے یونس اگر صحیح علم کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ ہم اہل بیت کے پاس ہے پس ہم وارث ہیں اور ہمیں شرح حکمت دی گئی ہے اور ایک نسخہ میں شرح حکمت اور فصل الخطاب کا ذکر ہے میں نے عرض کیا اے فرزندِ رسول کیا اہل بیت سے سب جو علی وفاطمہ کی اولاد ہیں آپ کی وراثت کے وارث ہیں آپ نے فرمایا نہیں سوائے بارہ آئمہ کے اسکا کوئی وارث نہیں۔ میں نے عرض کی فرزندِ رسولؐ ان کے اسماء بیان فرما دیجیے۔ آپؑ نے فرمایا ان میں سے اوّل علی بن ابیطالب ہیں ان کے بعد حسن وحسین ہیں ان کے بعد علی بن الحسین ہیں ان کے بعد محمد بن علی ہیں ان کے بعد میں ہوں اور میرے بعد میرا بیٹا موسیٰ ہے اور موسیٰ کے بعد اُن کا بیٹا علی ہے اس کے بعد ان کا بیٹا محمد ہے اور ان کے بعد اُن کا بیٹا علی اور علی کے بعد ان کا بیٹا حسن ہے اور حسن کے بعد حجت ہے اللہ نے ہم کو چُن لیا ہمیں پاک کیا اور ہمیں وہ کچھ عطا کیا جو عالمین میں کسی کو عطا نہیں کیا پھر میں نے عرض کیا اے فرزندِ رسولؐ جب عبداللہ بن سعد کل آپ کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے آپ سے یہی سوال کیا جو میں نے کیا تو آپ نے اس کے خلاف جواب دیا تو آپؑ

۷ (بحذف اسناد) حضرت ابوذرؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدہ فاطمہ صلوات اللہ علیہا سے سُنا اُنہوں نے فرمایا میں نے اپنے بابا سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق پوچھا وَ عَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ترجمہ اور اعراف پر مرد ہوں گے جو سب کو انکی نشانیوں سے پہچان لیں گے۔ تو انہوں نے فرمایا وہ میرے بعد آئمہ ہیں علی اور اُن کے دو بیٹے اور نو صلبِ حسین علیہ السلام سے ہونگے وہی اعراف پر رجال ہونگے کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر جو اِن کو پہچانتا ہوگا اور وہ اُس کو پہچانتے ہونگے اور کوئی شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا مگر وہ جس نے ان کا انکار کیا ہوگا اور انہوں نے اسکا انکار کیا ہوگا اور اللہ نہیں پہچانے گا مگر ان کی معرفت سے۔

۸ (بحذف اسناد) علی بن حسن سائح سے روایت ہے کہا کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے سُنا آپؑ نے فرمایا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اُنہوں نے اپنے آباء کرام سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابیطالب کیلئے فرمایا اے علی تم سے محبت نہیں کرے گا مگر وہ جس کی ولادت پاکیزہ ہے اور تم سے بُغض نہیں رکھے گا مگر وہ جو خبیث الولادت ہے اور تم سے دوستی نہیں رکھے گا مگر مومن اور تم دشمنی نہیں رکھے گا مگر کافر۔ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ کی حیات میں خبیث الولادت اور کافر کو علی کی بُغض اور عداوت کی علامت سے پہچان لیا مگر آپ کے بعد خبیث الولادت و کافر کی علامت کیا ہوگی اگر وہ اپنی زبان سے اسلام کا اظہار کرتا ہو اور اپنے معاملات کو چھپاتا ہو پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابن مسعود میرے بعد تمہارا امام اور تم پر میرا خلیفہ علی بن ابیطالب ہوگا جب وہ دنیا سے اُٹھے تو اُن کا بیٹا حسن تمہارا امام اور تم پر میرا خلیفہ ہوگا جب وہ دنیا سے اٹھے تو میرا

بیٹا حسین میرے بعد تمہارا امام اور تم پر میرا خلیفہ ہوگا پھر اولاد حسین سے نو افراد ہونگے ایک کے بعد دوسرا ہوگا یہ تم پر میرے خلفاء اور تمہارے امام ہونگے نواں میری اُمت کا مہدی ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جسطرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوگی ان سے محبت نہیں کرے گا مگر پاکیزہ ولادت اور ان سے بغض نہیں رکھ گا مگر خبیث الولادت ان سے دوستی نہیں رکھے گا مگر مومن اور ان سے دشمنی نہیں رکھے گا مگر کافر۔ ان میں سے کسی نے ایک کا بھی انکار کیا تو اُس نے میرا انکار کیا اور جس نے میرا انکار کیا اُس نے اللہ کا انکار کیا اور جس نے ان میں سے کسی ایک کو حقیر جانا اُس نے مجھے حقیر جانا اور جس نے مجھے حقیر جانا اُس نے اللہ کو حقیر جانا اس لئے کہ ان کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت خدا کی اطاعت ہے ان کی نافرمانی میری نافرمانی ہے اور میری نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے اے ابن مسعود اس فیصلہ پر اگر تیرے نفس میں کوئی تنگی و دشواری پیدا ہوئی تو تو نے کفر کیا مجھے اپنے ربّ کی عزت کی قسم میں متکلف نہیں اور نہ ہی علی اور اُن کی اولاد میں آئمہ کے متعلق اپنی خواہش سے نطق کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے فرمایا اے اللہ تو محبت کر اُس سے جس نے میرے خلفاء و میرے بعد میری اُمت کے آئمہ سے محبت کی اور جس نے ان کو دشمن رکھا تو بھی اُس کو دشمن رکھ جو اِن کی نصرت کرے، تو بھی اُس کی مدد فرما جو ان کو چھوڑے تو بھی اُسے چھوڑ دے اور تُو نے زمین کو ان سے اپنی حجت اور قائم سے خالی نہیں رکھا چاہے وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ ہوتا کہ تیرا دین اور تیری حجت اور تیری برہان اور تیری بینات باطل نہ ہوں۔ اے ابن مسعود میں نے تم کو اس مقام پر اکٹھا کیا تاکہ بتاؤں اگر تم میں سے جو اُس مہدی سے جدا ہوا تو ہلاک ہوجائے گا اور اگر تم نے اُس سے تمسک کیا تو نجات پاؤ گے

والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

جو اس گھر کا طواف کرے اور سات مرتبہ گھومے اور اچھے طریقے سے دو رکعت بجالائے اللہ اسکے گناہ بخش دے گا آنحضرتؑ نے یوم عرفہ اور یوم مشعر ایسا فرمایا۔ میں نے کہا حج کے بعد کون افضل ہے فرمایا روزہ، رسول اللہؐ نے فرمایا روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے پھر فرمایا افضل اشیاء وہ ہیں کہ جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اس کے سوا چارہ کار نہ ہو کہ اس کو بجالایا جائے اور بعینہ ادا کیا جائے۔ نماز، زکوٰۃ، حج اور ولایت ایسی عبادتیں ہیں کہ کوئی شی ان کی قائم مقام نہیں ہوتی اور بغیر ادا کیے چارہ کار نہیں لیکن روزہ اگر فوت ہو جائے یا قصر ہو یا ماہ رمضان میں سفر ہو تو جو روزے قضا ہو جائیں تو دوسرے وقت ان کو ادا کیا جا سکتا ہے اور اس گناہ کا بدلہ صدقہ سے ہو جائے گا اور قضا بجالانا ضروری نہ ہو گا لیکن ان چار کے لئے ایسا نہیں پھر فرمایا امرِ الٰہی کی چوٹی اور بلندی کی کنجی اور باعثِ رضائے رحمٰن اطاعت امام ہے اس کی معرفت کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے روگردانی کی تو کرے اے رسول ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا آگاہ ہو اگر کوئی شخص قائم الیل اور صائم النہار اور اپنا تمام مال راہِ خدا میں دے دے اور تمام عمر حج کرے لیکن ولایت ولی اللہ کو نہ پہچانتا ہو اور اس کے اعمال میں اس کی راہنمائی میں نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہ اس کا کوئی ثواب ہے اور نہ وہ اہل ایمان سے ہے پھر فرمایا جو لوگ ان میں نیکوکار ہیں اللہ اپنی رحمت، سے ان کو جنت میں داخل کرے گا۔

۶۔ (بحذف اسناد) عیسیٰ بن السری ابی الیسع نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا مجھے اسلام کے ستون بتایئے جس میں کسی چیز کی کمی کی گنجائش نہیں اور اگر ان میں سے کوئی چیز کم ہو جائے تو اس کا دین فاسد ہو جائے اور جس کو اس کی معرفت ہو اور عمل

کرے تو دین درست رہے اور عمل اس کا مقبول ہو اور تنگ نہ ہو کسی امر میں کسی شے کی جہالت کی وجہ سے۔ امامؑ نے فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان اس پر کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور اقرار کرنا ان تمام باتوں کا جو آنحضرتؐ خدا کی طرف سے لائے اور اموال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور ولایتِ آلِ محمد کا جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اقرار کرنا میں نے کہا ولایت کے لئے کوئی ایسی قوی دلیل ہے جس سے تمسک کیا جائے۔ فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے اُولی الامر ہیں اور رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امامؑ کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرا اور وہ رسول اللہ کے بعد اولی الامر علی تھے دوسرے کہتے ہیں معاویہ تھا اور علی کے بعد حسن پھر حسین اور مخالفوں کے نزدیک یزید بن معاویہ درآنحالیکہ امام حسین موجود تھے یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور نہ ان کے باپ برابر تھے یہ فرما کر آپ ساکت ہوئے پھر فرمایا اور کچھ بیان کروں حکم اعور نے کہا ضرور، فرمایا حسین کے بعد علی بن الحسین ولی امر تھے ان کے بعد ابو جعفر محمد بن علی حضرت سے پہلے شیعہ حج کے مناسک اور حلال و حرام کو نہیں جانتے تھے ابو جعفر نے یہ دروازے ان پر کھولے اور حج کے مناسک تعلیم کیے اور حلال و حرام کو بتایا یہاں تک کہ تحصیل علم دین میں لوگ اُن کی طرف محتاج ہو گئے اور وہ کسی کے محتاج نہ رہے اور یہ امر یوں ہی جاری رہا زمین امام سے خالی نہیں رہتی جو مر گیا اور اس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا اور جب تمہاری روح کھینچ کر یہاں تک (اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف) آجائے گی اس وقت تم شیعت کے زیادہ محتاج ہو گے اس وقت دنیوی تعلقات کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور تم کہو گے میں امرِ حسن (اچھے معاملہ) سے متعلق رہا۔ یہ روایت ابی علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اُنہوں نے صفوان سے اُنہوں نے عیسیٰ بن اسری ابی الیسع سے روایت کی۔

۷ (بحذف اسناد) عبداللہ بن عجلان سے روایت ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ولایت، نماز، زکوۃ، روزہ اور حج پر۔

۸ (بحذف اسناد) فضیل سے روایت ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ نماز، زکوۃ، روزہ، حج اور ولایت پر ان میں سے کسی کا اس طرح اعلان نہیں کیا گیا جسطرح ولایت کا روزِ غدیر اعلان کیا گیا تھا۔

۹ (بحذف اسناد) عیسیٰ بن السری سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا بتایئے کہ اسلامی ستونوں کی بنیاد کس چیز پر ہے تا کہ ان کو اخذ کر کے میرا عمل پاک ہو جائے اور اس کے بعد جہالت مجھے نقصان نہ دے فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور ان تمام باتوں کا اقرار کرنا جو آنحضرتؐ خدا کی طرف سے لائے اور اپنے مال میں زکوۃ کو حق سمجھنا اور ولایت جس کا خدا نے حکم دیا ہے ولایت آل محمدؑ ہے اور رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا اور خدا نے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور ان اولی الامر کی جو تم میں سے ہوں وہ علی ہیں پھر حسن پھر حسین پھر علی بن الحسین پھر محمد بن علی پھر اسی طرح یہ امر جاری رہے گا روئے زمین کی اصلاح نہیں ہوسکتی مگر امام سے جو شخص مر گیا مگر امام کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرا تم میں سے ہر ایک معرفتِ امام کا اس وقت زیادہ محتاج ہوگا جب اس کا دم یہاں تک پہنچے گا اور اشارہ کیا اپنے سینے کی طرف اور کہے گا اس وقت معلوم ہوا کہ میں اچھے عقیدہ پر تھا۔

۱۰ ابوالجارود نے امام باقر علیہ السلام سے کہا یابن رسول اللہؐ آپ جانتے ہیں جو محبت مجھے آپ سے ہے اور آپ کے دشمنوں سے میرا قطع تعلق ہے اور خصوصیت کے ساتھ آپ سے محبت ہے فرمایا ہاں میں نے کہا میں ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہتا ہوں مجھے جواب دیجیے میں اندھا ہوں چلنے کی طاقت کم رکھتا ہوں اس لئے آپ کی زیارت سے معذور ہوں فرمایا بیان کرو کیا پوچھنا چاہتے ہو میں نے کہا مجھے اپنے دین کے متعلق بتایئے جس پر آپ اور آپ کے اہل بیت ہیں تا کہ اللہ مجھے وہی دین عطا کرے فرمایا اگر تُو اپنے کلام کو مختصر کر دے تو میں تجھ سے عظمت مسئلہ کو بیان کروں واللہ میں تجھے بتاؤں گا اپنا دین اور اپنے آباء کا دین جس کو خدا نے قائم کیا ہے اس گواہی پر کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسولؐ ہیں اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے ہیں اس پر ایمان لانا اور ہمارے ولی کی ولایت پر ایمان لانا اور ہمارے دشمنوں سے اظہار برات کرنا اور ہمارے حکم کو تسلیم کرنا اور ہمارے قائم کا انتظار کرنا اور امر نیک میں کوشش کرنا اور پرہیز گاری اختیار کرنا۔

۱۱ (بحذف اسناد) ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے کہا مجھے دین کی وہ باتیں بتایئے جو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں جن سے جاہل نہ رہنا چاہیے اور ان کے بغیر کوئی عمل قبول نہ ہو فرمایا پھر اعادہ کر اس نے پھر بیان کیا فرمایا گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں اور نماز کو قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا جو وہاں تک پہنچ سکے اور ماہ رمضان کے روزے اس کے بعد آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر دوبارہ فرمایا ولایت اس کے بعد فرمایا وہ یہ ہے جس کو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے روزِ قیامت خدا بندوں سے یہ نہیں پوچھے گا کہ جو کچھ میں نے فرض کیا تھا اس پر تم نے کیا زیادتی کی لیکن جس نے زیادہ عمل کیا ہوگا اس کو زیادہ ثواب ملے گا اور رسولؐ نے کچھ

اچھی سنتیں قرار دی ہیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔

۱۲ (بحذف اسناد) عبدالحمید بن ابی العلاء ازدی نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر پانچ چیزیں فرض کی ہیں ان میں سے چار میں کمی کی اجازت ہے سوائے ایک کے (یعنی ولایت آئمہ اثناء عشر کے)

۱۳ (بحذف اسناد) اسماعیل جعفی سے روایت ہے کہ ایک شخص امام باقر علیہ السلام کے پاس آیا اس کے پاس ایک تحریر تھی امامؑ نے اسے دیکھ کر فرمایا یہ صحیفہ مخاصم ہے سوال کرتا ہے اس دین کے متعلق جس میں عمل مقبول ہو راوی نے کہا میں یہی سُننا چاہتا ہوں فرمایا گواہی دینا اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عبد اور رسول ہیں اور اقرار ان سب باتوں کا جو رسول خدا کی طرف سے لائے اور ولایت ہم اہل بیت کی اور برأت ہمارے دشمن سے اور قبول کرنا ہمارے امر کا اور پرہیزگاری اور تواضع اور ہمارے قائم کا انتظار ہمارے لئے دولت وحکومت ہے جب چاہے گا اس کو اللہ لے آئے گا۔

۱۴ (بحذف اسناد) عمرو بن حریث سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اپنے بھائی عبداللہ بن محمد کے گھر میں تھے میں نے کہا آپ اس مکان میں کیوں تشریف لے آئے فرمایا جھگڑوں قصوں سے بچنے کے لئے میں نے کہا میں دین کے متعلق اپنے عقائد بیان کرنا چاہتا ہوں فرمایا ضرور میں نے کہا خدا کا دین ہے گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عبد اور رسول ہیں اور قیامت میں شک نہیں اور اللہ مُردوں کو قبروں سے نکالے گا اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا دینا اور ماہ

رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا اور رسول اللہ کے بعد ولایت امیر المومنین کا اقرار اور ان کے بعد حسن وحسین کی ولایت کا اقرار پھر علی بن الحسین اور محمد بن علی کی ولایت کا اقرار اور ان کے بعد آپ سب پر درود ہو اور یہ کہ آپ لوگ میرے امام ہیں اسی پر میری زندگی ہے اسی پر موت ہے اور یہی میرا دین ہے فرمایا اے عمرو یہی تو اللہ کا دین ہے اور میرے آباء کا دین ہے ظاہر اور باطن دونوں حالتوں میں پس اللہ سے ڈرو اور اپنی زبان امر خیر کے سوا بند رکھو یہ مت کہو میں نے اپنے نفس کو ہدایت کی بلکہ یہ کہو اللہ نے مجھے ہدایت کی اور خدا کی نعمت کا شکر ادا کرو اور ان لوگوں میں سے نہ بنو جن کے منہ پر بھی لوگ طعنہ دیں اور پیچھے بھی اور لوگوں کی زیادہ ملامت کر کے ان کو اپنے شانوں پر سوار نہ کرا اگر تو نے ایسا کیا تو لوگ تیرے دونوں شانوں کے درمیان کا حصہ شگافتہ کر دیں گے۔

۱۵ (بحذف اسناد) سلیمان بن خالد سے مروی ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کیا میں بتاؤں کہ اسلام کی اصل کیا ہے فرع کیا ہے اور اس کی بلندی میں سب سے اونچا نقطہ کیا ہے میں نے دل میں کہا میں آپؑ پر فدا ہوں ضرور بتایئے فرمایا اس کی اصل نماز ہے اس کی شاخ زکوٰۃ ہے اور بلند چوٹی جہاد ہے پھر فرمایا کیا میں بتاؤں ابواب خیر کیا ہیں میں نے کہا ہاں فرمایا روزہ سپر ہے دوزخ کی صدقہ گناہوں کو دُور کرتا ہے اور ذکرِ خدا کے لئے بندے کا رات کو عبادت کرنا یہ آیت پڑھی: دور رکھتا ہے اپنے پہلو سے بستر۔

۱۶ (بحذف اسناد) مفضل بن عمر نے روایت کی امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ ستون پر ہے نماز پر، زکوٰۃ پر، روزہ پر، حج پر اور امیر المومنین اور اُن کی اولاد سے آئمہ کی ولایت پر۔

۱۷ شیخ طوسی نے اپنی امالی میں عبدالعزیز بن ابوموسیٰ مجاشعی سے روایت نقل کی کہ اُن سے بیان کیا علی بن موسیٰ نے انہوں نے اپنے والد موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے آباء سے انہوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپؐ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ خصلتوں پر ہے، شہادتین پر اور قرینتین پر عرض کیا گیا شہادتین کو تو ہم نے جان لیا قرینتین کیا ہے فرمایا نماز اور زکوٰۃ یہ ایک دوسری کے بغیر قبول نہیں ہوتی اور روزے اور حج بیت اللہ جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو اور ان کو ختم کیا ولایت پر پس اللہ نے فرمایا میں نے آج کے دن تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت کو مکمل کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین اسلام پر راضی ہو گیا ہوں۔

۱۸ شیخ مفید نے اپنی امالی میں سند کے ساتھ نقل کیا کہ ابی ھارون العبدی نے کہا میری رائے ونظریہ خوارج کی رائے پر تھا حتیٰ کہ میں ابوسعید خدریؓ کے پاس بیٹھا تو میں نے اُن سے سُنا کہ لوگوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیا گیا ہے انھوں نے چار پر عمل کیا اور ایک کو ترک کر دیا ایک شخص نے پوچھا اے ابوسعیدؓ وہ چار کونسی ہیں جن پر عمل کرنے کا حکم ہے اُنہوں نے کہا وہ نماز، زکوٰۃ، حج اور ماہ رمضان کے روزے ہیں اُس شخص نے پوچھا جس کو ترک کر دیا گیا وہ کونسا ہے ابوسعیدؓ نے کہا وہ علیؑ کی ولایت ہے اس شخص نے کہا کیا ولایت علیؑ بھی ان کے ساتھ فرض کی گئی ہے ابوسعیدؓ نے کہا ربّ کعبہ کی قسم ہاں اُس شخص نے کہا پھر تو لوگوں نے کفر کیا ابوسعیدؓ نے کہا تو اس میں میرا کیا گناہ ہے۔

گیارہویں فصل:

اس بیان میں کہ رسول اللہؐ نے جس طرح نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کی تفسیر فرمائی اسیطرح ولایت کی بھی تفسیر فرمائی

۱ (بحذف اسناد) ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق پوچھا اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اولی الامر کی جو تم میں سے ہو، امامؑ نے فرمایا یہ حکم علی بن ابیطالبؑ اور حسن وحسینؑ کے متعلق نازل ہوا میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں علی اور ان کے اہل بیت کا نام نہیں لیا گیا فرمایا اُن سے کہو کہ رسول اللہؐ پر نماز کا حکم نازل ہوا مگر یہ نہیں بتایا گیا کہ تین رکعت ہے یا چار رکعت اس کی تفسیر رسول اللہؐ نے بیان فرمائی اسی طرح آپؐ پر زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا مگر یہ نہیں بتایا گیا کہ ہر چالیس درہم پر ایک درہم ہے اس کی تفسیر رسول اللہؐ نے بیان فرمائی حج کی آیت نازل ہوئی لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ سات طواف کرو یہ تفسیر رسول اللہؐ نے بیان فرمائی اللہ نے اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا یہ آیت حضرت علی اور حسن وحسین کی شان میں نازل ہوئی رسول اللہ نے علی کے بارے میں فرمایا جس کا میں مولا ہوں اُسکا علی مولا ہے اور یہ بھی فرمایا اے مسلمانو میں تم کو اللہ کی کتاب اور اپنی اہل بیت کے بارے میں وصیت کرتا ہوں میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ ان دونوں میں تفرقہ نہ ڈالے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں اور یہ بھی فرمایا تم ان کو تعلیم نہ دو وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں وہ تم کو دروازہِ ہدایت سے نہ نکلنے دیں گے اور دروازہِ گمراہی میں داخل نہ ہونے دیں گے۔

اگر رسول اللہؐ ساکت ہو جاتے اور اپنے اہل بیت کو نہ بتاتے تو فلاں فلاں خاندان والے اہل بیت ہونے کا دعویٰ کر بیٹھتے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کے قول کی

تصدیق کر دی فرمایا اللہ کا ارادہ ہے کہ اہل بیت ہر قسم کے رجس کو تم سے دور رکھے اور پاک رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے یہ اہل بیت علی و فاطمہ، حسن و حسین علیہم السلام ہیں ان کو رسول اللہ نے ام سلمہؓ کے گھر میں چادر کے اندر لیکر فرمایا اے اللہ ہر نبی کے کچھ اہل اور گرانقدر ذاتیں ہوتی ہیں میرے اہل بیت اور گرانقدر ذاتیں یہ ہیں ام سلمہؓ نے کہا کیا میں آپ کے اہل بیت سے نہیں فرمایا تم خیر پر ہو لیکن یہ میرے اہل اور ثقل ہیں جب رسول اللہؐ نے وفات فرمائی تو علی تمام لوگوں سے بہتر تھے جیسا کہ رسول اللہؐ نے بکثرت ان کے بارے میں فرمایا تھا اور لوگوں پر ان کو سردار بنایا تھا اور روزِ غدیر ان کا ہاتھ پکڑ کر سب کو ان کی جانشینی کی خبر دے دی تھی جب علیؑ کا وقت وفات قریب آیا تو ان کی قدرت سے یہ بات باہر تھی کہ وہ اپنے فرزند محمد حنفیہ یا عباس حسن و حسین کے علاوہ اپنے کسی اور بیٹے کو اپنا جانشین بنا دیتے اور اگر بفرض محال حضرت علی کسی اور کو اپنا جانشین بنا دیتے تو حسن اور حسین کہتے اللہ تعالیٰ نے جسطرح آپ کی فضیلت میں آیات نازل کیں جسطرح آپ کی اطاعت کا حکم دیا ہماری اطاعت کا بھی دیا ہے جسطرح رسول اللہؐ نے آپ کے لئے تبلیغ کی ہے ہمارے لئے بھی کی ہے جسطرح رجس سے آپ کو دور رکھا ہے ہم کو بھی دُور رکھا ہے اور جب حضرت علی کا وصال ہوا تو امام حسن بزرگی میں سب لوگوں سے بہتر تھے وقت انتقال ان کی یہ طاقت نہ تھی کہ وہ اپنا قائم مقام اپنی اولاد میں سے کسی کو بنا دیتے اور وہ ایسا نہ کر سکتے تھے جبکہ خدا فرماتا ہے رشتہ داروں میں بعض بعض سے بہتر ہیں اگر وہ اپنے بیٹے کو بنا دیتے تو حسین ان سے کہتے ایسا کیوں کیا جب اللہ نے میری اطاعت کا حکم اسی طرح دیا ہے جسطرح آپ کی اور آپ کے باپ کی اطاعت کا ہے رسول اللہؐ نے میرے بارے میں بھی اسی طرح تبلیغ کی ہے جس طرح آپ کے اور آپ کے باپ کے بارے میں، خدا نے مجھ کو بھی رجس سے اسی طرح دور رکھا جسطرح آپ کو اور آپ کے باپ کو پس جب امامت امام حسین کو ملی تو ان کے خاندان میں کوئی ایسا نہ تھا کہ اسطرح

مدعی امامت ہوتا جیسے امام حسین اپنے بھائی اور باپ کے مقابل ہو سکتے تھے نیز یہ کہ وہ امر امامت کو امام حسین سے نہیں ہٹا سکتے تھے اور نہ انہوں نے ایسا کیا جب امامت امام حسین کو ملی تو اس آیت کی تاویل جاری ہو گئی کہ کتاب خدا کی رُو سے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں امام حسین کے بعد امامت علی بن الحسین کی طرف منتقل ہوئی پھر محمد بن علی کی طرف۔ امام نے فرمایا رجس سے مراد شک ہے ہم نے اپنے ربّ کے متعلق کبھی شک نہیں کیا۔

۲ (بحذف اسناد) امام باقر علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو ولایت علیؑ کا حکم دیا اور آیت انما وليكم الله و رسوله الى الآخر (تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں نماز کو قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں) اور ولایت اولی الامر کو فرض کیا لوگوں نے نہ جانا کہ یہ کیا ہے خدا نے رسولؐ کو حکم دیا کہ وہ ان کو بتائیں جس طرح نماز، زکوٰۃ اور روزہ و حج کے متعلق بتایا جب رسولؐ کے پاس خدا کا حکم آیا تو آپ دل گرفتہ ہوئے اور خوف ہوا کہ کہیں لوگ مرتد نہ ہو جائیں اور رسولؐ کو جھٹلائیں نہیں اسی دل گرفتگی کی حالت میں آپؐ نے اللہ کی طرف رجوع کیا خدا نے وحی کی اے رسول تمہارے ربّ کی طرف سے جو تم پر نازل ہوا ہے اسے پہنچا دیجئے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو گویا خدا کی رسالت کو نہ پہنچایا اللہ آپ کو دشمنوں کے شر سے بچائے گا پس خدا کے اس حکم کے مطابق روزِ خم غدیر آپؐ نے ولایت علی کا اعلان کیا ایک منادی نے نماز کے لئے جمع ہونے کی ندا دی آپؐ نے ولایت کا اعلان کر کے فرمایا کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ غائبین تک یہ خبر پہنچا دیں سب سے اقرار لیا سوائے ابو جارود کے۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک فریضہ دوسرے کے بعد نازل ہوا ولایت آخری فریضہ تھا جس کے بعد اللہ نے آیت

الیوم اکملت لکم دینکم الی الآخر کو نازل فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اس فریضہ کے بعد اے رسول میں اور کوئی آیت نازل نہ کروں گا کیونکہ میں نے اپنے فرائض کو مکمل کر دیا۔

۳ (بحذف اسناد) ابوالجارود نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے امام باقر کو فرماتے سُنا کہ خدا نے بندوں پر پانچ چیزوں کو فرض کیا ہے جن سے انہوں نے چار کو لے لیا اور ایک کو چھوڑ دیا میں نے کہا ان کا نام بتایئے فرمایا اوّل نماز کو واجب کیا لوگ نہیں جانتے تھے کہ کیسے پڑھیں جبرئیل نے آ کر کہا اے محمدؐ ان کو نماز کے اوقات وغیرہ بتایئے پھر زکوٰۃ کا حکم فرمایا اور فرمایا اے محمدؐ نماز کی طرح ان کو زکوٰۃ کے مسائل بھی بتایئے پھر روزہ کا حکم آیا جب روزِ عاشورا ہوا تو آپ نے قرب وجوار کی بستیوں میں روزہ کا حکم بھیجا اس کے بعد شعبان وشوال کے درمیان رمضان کے روزے فرض ہوئے پھر حج کا حکم آیا نماز، زکوٰۃ اور روزے کی طرح آپ نے حج کے مسائل بھی بتائے پھر ولایت کا حکم آیا اور روز عرفہ کو جمعہ کا دن تھا پھر یہ آیت نازل ہوئی الیوم اکملت لکم دینکم اور دین مکمل ہوا ولایت علی کا حکم آنے کے بعد اس وقت رسول اللہؐ نے فرمایا میری امت عہد جاہلیت کے عقیدے کو لئے ہوئے ہے جب میں اپنے ابن عم کے متعلق ایسا حکم سُناؤں گا تو کوئی یہ کہے گا کوئی وہ۔ بغیر زبان پر لائے یہ بات میرے دل میں آئی پس خدا کا ایک تاکیدی حکم میرے پاس آیا اور مجھے ڈرایا اگر تم نے میرے اس حکم کی تبلیغ نہ کی تو گویا رسالت نہ پہنچائی پس رسول اللہ نے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا لوگو مجھ سے پہلے کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا مگر یہ کہ خدا نے اسے عمر عطا فرمائی پھر اسے اپنے پاس بُلا لیا پس عنقریب میں بھی بُلایا جاؤں گا اور میں اس کی دعوت کو قبول کر دوں گا خدا کے ہاں مجھ سے سوال کیا جائے گا اور تم سے بھی پس تم کیا کہو گے انہوں نے کہا ہم اس کی

گواہی دیں گے کہ آپ نے حق تبلیغ ونصیحت ادا کیا اور جو آپ کی ذمہ داری تھی اسے پورا کیا پس اللہ آپ کو تمام رسولوں سے بہتر جزا دے حضرت نے فرمایا خداوندا گواہ رہنا یہ بات تین مرتبہ کہی پھر فرمایا اے مسلمانو یہ علی تمہارا ولی ہے میرے بعد حاضرین کو چاہیے کہ یہ خبر غائبین تک پہنچا دیں امام باقرؑ نے فرمایا واللہ علی خدا کے امین ہیں اس کی مخلوق پر اور اس کے غیب کے اور اس کے دین کے محافظ ہیں وہ دین جسے اس نے اپنی ذات کے لئے انتخاب کیا پھر رسول اللہ کو جو پیش آیا وہ پیش آیا آپؐ نے حضرت علی کو بُلا کر فرمایا میں تم کو اس چیز کا امین بنانا چاہتا ہوں جس کا امین مجھے خدا نے بنایا ہے اپنے غیب اور اپنے علم کا اور اپنی مخلوق کا اور اپنے اس دین کا جسے اُس نے اپنی ذات کے لئے پسند فرمایا اے زیاد اس نے اس فضیلت میں اور کسی کو شریک نہیں کیا اس کے بعد ایک مدت گزرنے پر حضرت علیؑ نے اپنے بیٹوں کو بُلایا جن کی تعداد بارہ تھی فرمایا اے میرے فرزند واللہ چاہتا ہے کہ وہ میرے اندر سنت یعقوب کو جاری کرے یعقوب نے اپنے بارہ بیٹوں کو بُلا کر کہا میں تم کو آگاہ کرتا ہوں تمہارے صاحب کے بارے میں یعنی میرا قائم مقام یوسف ہے پس اسی طرح میں بھی تمہارے صاحب حکومت کو بتاتا ہوں آگاہ ہو کہ یہ دونوں بیٹے رسول اللہ کے حسن وحسین ہیں پس ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو اور ان کی مدد کرو میں نے ان دونوں کو ان چیزوں کا امانت دار بنایا جس کا رسول اللہ نے مجھے امانت دار بنایا تھا اپنی خلق پر اپنے غیب پر اور اپنے اس دین پر جس کو اس نے اپنی ذات کے لئے انتخاب کیا تھا پس خدا نے ان دونوں کے لئے ان چیزوں کو واجب کیا ہے جن کو علی پر واجب کیا تھا رسول اللہ نے پس ان دونوں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل نہیں ہے مگر بزرگیِ سن کی وجہ سے اور حسین کا معمول تھا کہ جب تک مجلس امام حسن میں بیٹھتے خاموش بیٹھتے پھر جب امام حسن کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے یہ امانت امام حسین کے سپرد کی اور جب ان کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنی بیٹی فاطمہ کو بلایا اور اُن کو ایک لپٹی ہوئی

تحریردی اور الفاظ میں وصیت بھی کی حضرت علی بن الحسین واقعہ کربلا میں مرض اسہال میں مبتلا تھے یہ بیماری سب کو معلوم تھی فاطمہ نے یہ تحریر علی بن الحسین کو دی پھر خدا کی قسم یہ تحریر ہم تک پہنچی۔

بارھویں فصل:

اعمال کی قبولیت آئمہ اثناء عشر کی ولایت سے مشروط ہونے کے بیان میں (طریق عامہ وخاصہ کے اعتبار سے)

۱ (بحذف اسناد) مفضل بن عمر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے آباء طاہرین کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی انہوں نے فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مجھے آسمانوں کا سفر کرایا گیا تو پروردگار عالم نے مجھے وحی فرمائی اور ارشاد فرمایا اے محمد میں نے پہلی مرتبہ زمین پر نگاہ کی تو میں نے اہل زمین میں سے تجھے چُنا اور تجھے نبی بنایا اور میں نے اپنے ایک نام سے تیرا نام مشتق کیا میں محمود ہوں اور تو محمد ہے پھر میں نے دوبارہ زمین پر نگاہِ انتخاب ڈالی تو میں نے علی کو منتخب کیا اور میں نے اسے تیرا وصی اور تیرا جانشین اور تیری بیٹی کا شوہر اور تیری ذرّیت کا باپ بنایا اور اپنے نام سے میں نے اس کا نام مشتق کیا میں اعلیٰ ہوں اور وہ علی ہے اور میں نے فاطمہ اور حسن و حسین کو تم دونوں کے نور سے بنایا پھر میں نے ان کی ولایت کو ملائکہ کے سامنے پیش کیا جس نے اسے قبول کیا وہ میرے ہاں مقربین میں قرار پایا اے محمد اگر کوئی بندہ میری اتنی عبادت کرے کہ اس کی گردن ٹوٹ جائے اور بوسیدہ مشک کی طرح ہو جائے پھر میرے پاس ان کی ولایت کا منکر بن کر آئے تو میں نہ تو اسے اپنی جنت میں رہائش دوں گا اور نہ ہی اپنے عرش کے

سایہ کے نیچے جگہ دوں گا اے محمد کیا تو انہیں دیکھنا چاہتا ہے میں نے کہا جی ہاں پروردگار، تو اللہ نے فرمایا تو اپنا سر بلند کر جب میں نے اپنا سر بلند کیا تو مجھے علی، فاطمہ، حسن، حسین، علی بن الحسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد، حسن بن علی علیہم السلام کے نور دکھائی دیئے اور حجت بن الحسن کا نور ان انوار کے درمیان میں روشن ستارہ کی طرح چمک رہا تھا میں نے عرض کی پروردگار یہ کون ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ آئمہ ہیں اور یہ وہ قائم ہے جو میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام قرار دے گا اور انہیں کے ذریعہ سے میں اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور وہ میرے دوستوں کے لئے راحت ہوگا اور یہی ظالمین، منکرین و کافرین کو قتل کر کے تیرے شیعوں کے دلوں کو شفا بخشے گا اور یہی لات ومنات کو تروتازہ حالت میں نکال کر جلا دے گا اور اس دن کی آزمائش سامری اور بچھڑے کی آزمائش سے بھی سخت ہوگی۔

۲ طریق مخالفین سے صدرالآئمہ موفق بن احمد نے اپنی کتاب ”فضائل امیر المومنین علی بن ابی طالب“ میں اپنی سند سے راعی رسول اللہ ابی سلمہؓ سے روایت نقل کی ہے اُنہوں نے کہا میں نے رسول اللہ سے سُنا آپؐ نے فرمایا جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو ربّ جلیل نے مجھ سے فرمایا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ مِنْ رَّبِّهٖ.

تو میں نے عرض کیا وَالْمُؤْمِنُوْنَ۔ فرمایا تُو نے سچ کہا تُو نے اُمت میں کس کو چھوڑا میں نے عرض کیا جو ان میں سب سے بہتر ہے فرمایا علی بن ابیطالب کو میں نے عرض کیا ہاں میرے ربّ فرمایا اے محمدؐ میں نے زمین پر نگاہ ڈالی تو میں نے تجھے منتخب کیا اور تیرا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہر جگہ تیرا ذکر میرے ذکر کے ساتھ ہوتا ہے پس میں محمود ہوں اور تُو محمد ہے پھر میں نے دوسری نگاہ کی تو ان میں سے میں نے علی کو منتخب کیا اور اسکا نام اپنے نام سے

مشتق کیا پس میں اعلیٰ ہوں اور وہ علی ہے اور میں نے تجھے علی و فاطمہ حسن وحسین اور اس کی اولاد سے آئمہ کو اپنے نور سے خلق کیا اور تمہاری ولایت کو اہل آسمان اور اہل زمین پر پیش کیا جس نے قبول کیا وہ میرے نزدیک مومنین سے ہے اور جس نے انکار کیا وہ میرے نزدیک کافرین سے ہے اے محمدؐ اگر کوئی بندہ میری اتنی عبادت کرے کہ اُس کی گردن ٹوٹ جائے اور بوسیدہ مشک کی طرح ہو جائے پھر میرے پاس تمہاری ولایت کا منکر بن کر آئے تو میں اُسے نہیں بخشوں گا جب تک وہ تمہاری ولایت کا اقرار نہ کرے۔ اے محمدؐ آپ اُنہیں دیکھنا پسند کریں گے میں نے عرض کیا ہاں میرے ربّ فرمایا عرش کے دائیں جانب دیکھو پس میں نے دیکھا کہ علی، فاطمہ، حسن، حسین وعلی بن الحسین ومحمد بن علی وجعفر بن محمد وموسیٰ بن جعفر وعلی بن موسیٰ ومحمد بن علی وعلی بن محمد وحسن بن علی اور مہدی نور کے سراب میں نماز میں کھڑے ہیں اور مہدی اُن کے وسط میں چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح کھڑے ہیں فرمایا اے محمد یہ حجت ہیں اور مہدی تیری عترت سے وہ بپھرا ہوا شیر ہے مجھے اپنی عزت وجلالت کی قسم وہ میرے اولیاء کے لئے حجت اور میرے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہے۔

شیخ طوسی نے کتاب الغیبۃ میں اصحاب کے طریق سے یہ حدیث روایت کی اور فصل ثامن کے شروع میں اس پر اشارہ گزر چکا ہے۔

۳؎ مخالفین کے طریق سے موفق بن احمد نے اپنی کتاب میں سند کے ساتھ حضرت علی سے روایت نقل کی ہے کہ اُن سے نبیؐ نے فرمایا اے علی اگر کوئی بندہ نوحؑ کے قیام کی مثل اللہ کی عبادت کرے اور اللہ کی راہ میں احد پہاڑ کی مثل سونا خرچ کرے اور اتنی لمبی عمر پائے حتیٰ کہ وہ ایک ہزار سال حج کرے پھر اُس کے بعد صفا ومروہ کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے پھر میری بارگاہ میں اے علی تیری دوستی کے بغیر حاضر ہو تو وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا اور نہ ہی جنت میں داخل ہوگا۔

۴؎ (بحذف اسناد) انس بن مالکؓ نے کہا کہ میں اور ابوذرؓ وسلمانؓ وزید بن ثابتؓ وزید بن ارقمؓ نبیؐ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ حسن وحسینؑ داخل ہوئے تو رسول اللہ اُن دونوں کو چومنے لگے ابوذرؓ اُٹھے اور جھک کر ان دونوں کے ہاتھ چومنے لگے اس کے بعد ابوذرؓ واپس اپنی جگہ پر آئے تو ہم نے دھیمی آواز میں اُن سے کہا اے ابوذرؓ آپ اصحابِ رسول سے بزرگ شخص ہیں آپ بنی ہاشم کے ان دو بچوں کے لئے اُٹھے اور ان کے سامنے جُھکے اور ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا پس ابوذرؓ نے کہا ہاں اگر تم بھی سن لیتے جو میں نے رسول اللہؐ سے ان کے متعلق سُنا تو تم بھی ایسا ہی کرتے ہم نے کہا اے ابوذرؓ تم نے رسول اللہ سے ان دونوں کے متعلق کیا سُنا ابوذر نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے علیؑ اور حسنؑ وحسینؑ کے متعلق یہ کہتے ہوئے سُنا اے علی خدا کی قسم اگر کوئی شخص اتنی نماز وروزے رکھے کہ وہ بوسیدہ مشک کی طرح ہو جائے مگر تمہاری محبت کے بغیر اُس کی نماز اور روزہ اسکو نفع نہیں پہنچائیں گے اے علی جس نے تیری محبت کے ذریعہ اللہ سے توسل کیا تو اللہ پر اُسکا حق یہ ہے کہ وہ اسے ردّ نہ کرے اے علی جس نے تم سے محبت وتمسک کیا تو گویا اُس نے عروۃ الوثقیٰ ایک مضبوط رسی سے تمسک کیا اُس کے بعد ابوذرؓ اُٹھے اور چلے گئے ہم نے رسول اللہ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ کے متعلق ہمیں ابوذر نے خبر دی کہ آپ نے ایسا ایسا فرمایا نبیؐ نے فرمایا ابوذر نے سچ کہا خدا کی قسم آسمان کے نیچے اور زمین سے اوپر ابوذر سے بڑھ کر کوئی سچا نہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میری اہل بیت کو نورِ واحد سے خلق کیا آدمؑ کی تخلیق سے سات ہزار سال پہلے پھر اس کے بعد ہمیں آدمؑ کے صُلب میں منتقل کیا پھر آدمؑ کے صلب سے اصلابِ طاہرہ اور ارحام مطہرہ کی طرف منتقل کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ کہاں تھے اور اسی طرح علیؑ کہاں تھے آپؐ نے فرمایا ہم عرش کے نیچے نور کے اجسام تھے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیس وتمجید کرتے تھے اس کے بعد فرمایا جب مجھے آسمانوں کی طرف لے جایا گیا اور میں سدرۃ المنتہیٰ

کے مقام پر پہنچا تو جبرئیل نے مجھ کو چھوڑ دیا میں نے کہا میرے حبیب جبرئیل اس مقام پر تو نے مجھ کو کیوں چھوڑ دیا تو جبرئیل نے کہا اے محمدؐ میں اس مقام سے نہیں گزر سکتا اس لئے کہ یہاں میرے پَر جل جائیں گے پھر جہاں اللہ چاہتا تھا مجھے نور میں لے گیا پس اللہ نے میری طرف وحی فرمائی اے محمد میں نے زمین پر نگاہ ڈالی تو میں نے تجھے منتخب کیا اور تجھے نبی بنایا پھر میں نے دوسری نگاہ ڈالی تو میں نے علی کو چُنا اور اُسے تیرا وصی اور تیرے علم کا وارث اور تیرے بعد امام بنایا اور تم دونوں کے اصلاب سے ذرّیت طاہرہ اور آئمہ معصومین جو میرے علم کا خزانہ ہیں نکالے اگر تم نہ ہوتے تو نہ میں دنیا کو خلق کرتا اور نہ آخرت کو نہ جنت کو اور نہ دوزخ کو۔ اے محمدؐ کیا آپ انہیں دیکھنا چاہیں گے میں نے عرض کیا ہاں میرے ربّ پھر آواز دی گئی اے محمد اپنا سر اٹھایئے میں نے سر اٹھایا تو میں نے علی، حسن، حسین، علی بن الحسین و محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد، حسن بن علی اور حجت کے انوار کو دیکھا حجت (امام مہدی) ان کے درمیان ایسے تھے جیسے چمکتا ہوا ستارہ میں نے عرض کیا یا اللہ یہ کون ہیں اور یہ کون ہے فرمایا اے محمد یہ تیرے صلب سے پیدا ہونے والے آئمہ ہیں جو پاک ہیں اور یہ حجت ہے جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا اور مومنین کے دلوں کے لئے شفاء ہوگا ہم نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان آپ نے یہ عجیب بات ارشاد فرمائی فرمایا اس سے بڑی عجیب بات یہ ہے کہ لوگ مجھ سے یہ بات سُنتے ہیں پر اللہ کی ہدایت کے بعد واپس پلٹ جاتے ہیں اور ان کے متعلق مجھے اذیت دیتے ہیں یہ لوگ میری شفاعت نہیں پائیں گے۔

۵ (بحذف اسناد) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سیر والی رات کو مجھ پر وحی فرمائی کہ اے محمد تم نے زمین میں اپنی اُمت پر کس کو چھوڑا حالانکہ وہ سب کچھ جاننے والا ہے میں نے عرض کی اپنے بھائی کو یا ربّ فرمایا علی کو، میں نے عرض کیا ہاں یا ربّ فرمایا اے محمد جب میں نے زمین پر نگاہ ڈالی تو تجھے

منتخب کیا تیرا ذکر نہیں ہوتا مگر میرے ذکر کے ساتھ پس میں محمود ہوں اور تم محمد ہو پھر میں نے زمین پر دوسری نگاہ ڈالی تو میں نے علی بن ابیطالب کو منتخب کیا پس میں نے اُسے تیرا وصی بنایا تم سیّد الانبیاء ہو اور علی سیّد الاولیاء ہے پھر میں نے اس کا اسم اپنے اسم سے مشتق کیا میں اعلیٰ ہوں وہ علی ہے اے محمد میں نے خلق کیا علی و فاطمہ و حسن و حسین اور آئمہ کو ایک نور سے پھر میں نے تمہاری ولایت کو ملائکہ پر پیش کیا جس نے قبول کر لیا وہ مقربین سے ہو گیا جس نے انکار کیا وہ کافرین سے ہو گیا اے محمد اگر کوئی بندہ میری اتنی عبادت کرے کہ اُس کی گردن ٹوٹ جائے پھر مجھے ان کی ولایت کے انکار کے ساتھ مجھ سے ملے تو میں اُسے دوزخ میں ڈالوں گا پھر فرمایا اے محمد کیا تم ان کو دیکھنا چاہو گے میں نے عرض کیا ہاں فرمایا اپنے سامنے دیکھو میں نے سامنے علی بن ابی طالب، حسن، حسین، علی بن الحسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد، حسن بن علی اور حجت قائم کو دیکھا فرمایا قائم وہ ہے جو میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام نافذ کرے گا اور میرے اعداء سے انتقام لے گا اے محمد اس سے محبت کرو میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں اور جو اس سے محبت کرے میں اُس سے محبت کرتا ہوں۔

۶ (بحذف اسناد) امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آباء سے روایت کی کہ رسولِ خُداؐ نے فرمایا جو میرے دین کے ساتھ تمسک اور میرے بعد سفینہ نجات پر سواری کرنا چاہے اُسے چاہیے کہ وہ علی بن ابیطالب کی اقتداء کرے اور اُن کے دشمن کو اپنا دشمن اور اُن کے دوست کو اپنا دوست رکھے وہ میرا وصیؑ اور میری حیات میں اور میری وفات کے بعد میری اُمت پر میرا خلیفہ ہے وہ تمام مسلمانوں کا امیر اور میرے بعد ہر مومن کا امام ہے اس کا قول میرا قول اس کا حکم میرا حکم اُس کی نہی میری نہی اُس کی پیروی میری پیروی اُس کی مدد میری مدد

اس کی دشمنی میری دشمنی ہے پھر اس کے بعد فرمایا جو میرے بعد علی سے جُدا ہوا تو قیامت کے دن وہ مجھے اور میں اُسے نہیں دیکھوں گا اور جس نے علی کی مخالفت کی اُس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اسکا ٹھکانہ جہنم بنا دیا جو بہت بُرا ٹھکانہ ہے اور جو علی سے جُدا ہوا اللہ اس سے رُخ پھیر لے گا اور جس نے علی کی مدد کی قیامت کے دن اللہ اُس کی مدد کرے گا اور سوال جواب کے وقت اُس پر اپنی حجت پیش کرے گا پھر فرمایا حسن اور حسین اپنے باپ کے بعد میری اُمت کے امام ہیں اور اہل جنت کے سردار ہیں اور انکی والدہ عالمین کی عورتوں کی سردار ہے اور ان کے والد اوصیاء کے سردار ہیں اور حسین کی اولاد سے نو امام ہیں اور میری اولاد سے ناواں قائم ہے اُن کی اطاعت میری اطاعت اُس کی نافرمانی میری نافرمانی ہے انکی فضیلت کا انکار کرنے والوں اور انکے حق کو ضائع کرنے والوں کی شکایت میں اللہ سے کرتا ہوں میری عترت اور میری اُمت کے آئمہ کے لئے اور ان کے حق کا انکار کرنے والوں کے لئے میرے لئے اللہ کی ولایت اُس کی نصرت اور انتقام کافی ہے **وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون۔**

۷ (بحذف اسناد) محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ہر رعیت کو عذاب میں مبتلا کروں گا جس نے ایسے امام کی پیروی کی جو اللہ کی طرف سے معین نہیں چاہے وہ رعیت اپنے اعمال میں نیک ہی کیوں نہ ہو اور میں رحم کروں گا ہر رعیت پر جس نے امام عادل جو میری طرف سے معین ہے کی پیروی کی چاہے وہ رعیت اپنے اعمال میں نیک نہ ہو۔

اس کے بعد فرمایا اے علی تو میرے بعد امام و خلیفہ ہے تیری جنگ میری جنگ تیری صلح

میری صلح ہے اور تو سبطین (حسن و حسین) کا باپ ہے اور میری بیٹی کا شوہر ہے اور تیری ذرّیت سے آئمہ مطہرون ہیں پس میں انبیاء کا سردار ہوں اور تو اوصیاء کا سردار ہے اور میں اور تُو ایک درخت سے ہیں اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ نہ جنت کو خلق کرتا اور نہ دوزخ کو نہ انبیاء کو اور نہ ملائکہ کو۔ حضرت علیؑ نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم ملائکہ سے افضل ہیں؟ فرمایا اے علی ہم تمام مخلوق سے بہتر ہیں اور ملائکہ مقربین سے افضل ہیں ہم ان سے کیسے بہتر نہ ہوں جبکہ ہمیں اللہ کی معرفت اور اس کی توحید پر ان سب سے سبقت حاصل ہے ہماری وجہ سے انہوں نے اللہ کو پہچانا اور ہماری وجہ سے اللہ کی عبادت کی اور ہمارے وجہ سے ان کو اللہ کی معرفت کے راستے کی ہدایت ہوئی اے علی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور تو میرا بھائی اور میرا وزیر ہے جب میں دنیا سے پردہ کروں گا تو لوگوں کے سینوں سے تیرا کینہ ظاہر ہوگا اور میرے بعد سخت مصیبت والا فتنہ ہوگا جس میں کوئی راز دار اور سچا دوست نہ ہوگا یہ اس وقت ہو گا جب تیری اولاد سے ساتویں بیٹے کی اولاد سے پانچواں بیٹا تیرے شیعوں کے درمیان سے غائب ہو جائے گا اس کی غیبت کے سبب زمین و آسمان والے سب غم زدہ و پریشان ہو جائیں گے کتنے اہل ایمان مرد اور عورتیں ان کی غیبت کے باعث حیران، پریشان اور متاسف ہونگے پھر آپ نے اپنا سر جھکا لیا پھر سر اُٹھایا اور فرمایا اس پر میری ماں و باپ قربان ہوں وہ میرا ہم نام ہوگا اور میرے اور موسیٰ بن عمران کے مشابہ ہوگا وہ نوری لباس میں ملبوس ہوگا جو ضیاء قدس کی شعاعوں سے چمک رہا ہوگا گویا وہ منظر میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ لوگ کس قدر ناامید ہو چکے ہیں اس وقت انہیں ندا دی جائے گی جسے دور و نزدیک کے سب لوگ سنیں گے وہ ندا مومنین کے لئے رحمت اور منافقین کے لئے عذاب ہوگی میں نے عرض کیا وہ ندکیا ہوگی فرمایا وہ تین آوازیں ہونگی جو ماہ رجب میں سنائی دیں گی پہلی **الا لعنته الله على الظالمين** دوسری ازفــــت الآ زفة اور تیسری لوگ سورج کے ساتھ ایک بدن ظاہر ہوتا دیکھیں گے جو

اعلان کرے گا کہ خدا نے فلاں بن فلاں حتی کہ علی تک نسب بیان کرے گا کو ظالموں کی ہلاکت کے لئے بھیجا ہے تو اس وقت اہل ایمان کی کشائش کا وقت ہوگا اور خدا ان کے سینوں کو غم سے نجات دے گا اور ان کے دلوں میں لگی غصہ کی آگ کو ٹھنڈا کرے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے بعد کتنے آئمہ ہونگے فرمایا حسین کے بعد نو ہونگے اور نواں ان کا قائم ہوگا۔

۸ (بحذف اسناد) حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ میں وابوابکرؓ وعمرؓ وفضل بن عباسؓ وزید بن حارثہؓ وعبدالرحمٰن بن مسعودؓ نبیؐ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ حسین بن علی داخل ہوئے پس نبیؐ نے انکو پکڑا اور بوسہ دیا پھر فرمایا اے چھوٹی آنکھوں والے چڑھ آ چڑھ آ اور اپنا منہ ان کے منہ پر رکھ دیا اسکے بعد فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور ہر اُس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے پھر فرمایا اے حسین تو امام ابن امام اور نو آئمہ کا باپ ہے جو تیری اولاد سے آئمہ ابرار ہونگے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کیا یہ آئمہ جن کا آپ نے ذکر کیا صلب حسین سے ہونگے آپ نے تھوڑی دیر کے بعد سر اُٹھایا اور فرمایا اے عبداللہ تُو نے بڑا عظیم سوال کیا ہے میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ میرے اس بیٹے اور آپ نے حسین کے کندھے پر ہاتھ رکھا کے صلب سے ایک برکت والا بیٹا ہوگا جسکا نام علی زین العابدین ہوگا وہ عبادت گزاروں کا سردار اور زھاد کے لئے نور ہوگا اللہ تعالیٰ علی کے صلب سے ایک مولود ظاہر کرے گا جس کا اسم میرے اسم پر ہوگا اور تمام لوگوں سے زیادہ مجھ سے مشابہ ہوگا جو علم کے پوشیدہ رازوں کو کھولے گا حق کے ساتھ نطق کرے گا اور صحیح اور درست امر کرے گا اُس کے صلب سے اللہ کلمہ حق و زبان صدق کو ظاہر کرے گا ابن مسعود نے کہا اے نبی اللہ اُس کا نام کیا ہوگا فرمایا جعفر جو قول و فعل میں صادق ہوگا اُس پر طعن مجھ پر طعن ہوگا اور اُس کو ٹھکرانے والا مجھے ٹھکرائے گا اس کے بعد حسان بن ثابتؓ داخل ہوئے انہوں نے نبی اکرمؐ کی شان

میں شعر کہے اور حدیث منقطع ہوگئی اگلے روز ہم نے رسول اللہؐ کے ساتھ نماز پڑھی پھر حضرت عائشہؓ کے گھر میں ان کے ساتھ میں علی بن ابیطالب اور عبداللہ ابن عباس داخل ہوئے آپؐ سے سوال و جواب میں مصروف ہوگئے جب کوئی سوال کرنے والا نہ رہا تو میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہؐ کیا آپ مجھے صلب حسین سے ہونے والے باقی خلفاء کی خبر نہ دیں گے فرمایا ہاں ابوھریرہ، جعفر کے صلب سے اللہ ایک پاکیزہ، گندمی رنگ، خوبرو مولود پیدا فرمائے گا جس کا نام موسیٰ بن عمران کے نام پر ہوگا پھر ابن عباس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ پھر ان کے بعد کون ہوگا فرمایا صلب موسیٰ سے اُن کا بیٹا علی پیدا ہوگا جس کو رضا کے لقب سے پکارا جائے گا وہ علم کا منبع اور حلم کی کان ہوگا پھر اس کے بعد فرمایا میرے ماں باپ اُس پر قربان وہ ارض غربت پر مقتول ہوگا علی کے صلب سے اُس کا بیٹا محمد المحمود ہوگا خلق میں تمام لوگوں سے زیادہ پاکیزہ اور خلق میں سب سے زیادہ احسن ہوگا اور صلب محمد سے اُن کا بیٹا علی جو طاہر، صادق الہجہ ہوگا صلبِ علی سے حسن پیدا ہوگا جو میمون، نقی، طاہر، ناطق عن اللہ اور حجۃ اللہ کا باپ ہوگا اور صلبِ حسن سے ہم اہل بیت کا قائم ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جسطرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی اس کے لئے غیبتِ موسیٰؑ، حکم داؤدؑ اور شان عیسیٰؑ ہوگی پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی ذرّية بعضها من بعض والله سميع عليم (آل عمران ۳-۳۴)۔ حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان یہ کون ہیں جن کا آپ نے ذکر کیا فرمایا اے علی یہ اوصیاء کے نام ہیں جو تیرے بعد ہونگے اور یہ عترت طاہرہ اور ذرّیت مبارکہ ہیں پھر فرمایا اُس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے اگر کوئی بندہ اللہ کی ایک ہزار سال عبادت کرے اس کے بعد وہ ایک ہزار سال رکن اور مقام کے درمیان گزارے پھر تمہاری ولایت کا انکار کرتے آئے تو اللہ اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا، جزا دیتے ہوئے اس کی جو وہ تھا۔ ابوعلی ابن ھمام نے کہا ابوہریرہ پر

حیرانگی ہے کہ اُنہوں نے روایت کیا اس خبر کی مثل حیرانگی ہے کہ وہ اس کے بعد فضائل اہل بیت کا انکار کیوں کر کرتے ہیں۔

تیرہویں فصل:

قبول اعمال میں اہل بیت سے امام کی ولایت کا شرط

ہونے کے بیان میں (عامہ اور خاصہ کے طریق سے)

۱ (بحذف اسناد) امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللّٰهِ (القصص ۲۸. ۵۰) اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے۔ فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جو اپنا دین اپنی رائے سے بنالے بغیر آئمہ ھدیٰ کی ہدایت کے۔

۲ (بحذف اسناد) معلیٰ بن خنیس نے روایت کی امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللّٰهِ (القصص ۲۸. ۵۰) اس سے مراد یہ ہے کہ جو اپنا دین اپنی رائے سے بنالے بغیر آئمہ ھدیٰ کی ہدایت کے۔

۳ (بحذف اسناد) محمد بن فضیل نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی اللہ تعالیٰ کے اس قول وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللّٰهِ (القصص ۲۸. ۵۰) کے متعلق تو فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ آئمہ ھدیٰ کی ہدایت کے بغیر جو اپنا دین اپنی رائے سے بنالے۔

۴ (بحذف اسناد) محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے سُنا آپؑ نے فرمایا جو شخص بغیر منصوص من اللہ امام کے عبادتِ خدا کرتا ہے اور اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اس کی کوشش غیر مقبول ہے اور گمراہ و متحیر ہے خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہوگئی ہو اور دن بھر سرگرداں و پریشان پھرتی ہو جب رات آئی تو اس نے ایک گلہ کو ایک دوسرے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس گلہ کے ساتھ ہوگئی دھوکہ سے یہ سمجھ کر کہ یہ اس کا گلہ ہے رات کو انہی کے ساتھ تھان پر رہی صبح جب چرواہا اپنے گلہ کو لیکر چلا تو اس نے اس کو اپنے گلہ سے الگ کر دیا اب وہ حیران ہو کر اپنے گلہ کو ڈھونڈنے لگی اس نے ایک بکری کو اس چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس کی طرف مُڑی اور اس نے دھوکا کھایا چرواہا چیخا کہ اپنے چرواہے اور گلے کے پاس جا تو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو کر حیران و سرگرداں ہے اب وہ خوفزدہ و پریشان تھی کہاں تھا اس کا چرواہا کہ اسے چراگاہ لے جائے یا اس کے مقام تک پہنچائے اسی اثناء میں ایک بھیڑیے نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے چیر پھاڑ ڈالا خدا کی قسم اسیطرح اے محمد اس امت میں وہ شخص ہے جس کا خدا کی طرف سے کوئی امام نہ ہو جو ظاہر و عادل ہو تو وہ گمراہ اور حیران و پریشان رہیگا اور اگر اس حالت میں مرجائے گا تو کفر و نفاق کی موت مرے گا اے محمد (راوی) آئمہ جور اور ان کے تابعین دین الٰہی سے الگ ہیں وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا جو عمل وہ کرتے ہیں وہ اس راکھ کی مانند ہے جسے تیز آندھی کا جھونکا اڑا کر لے جائے وہ جو کچھ کر چکے ان ان اعمال میں سے کسی پر ان کا قابو نہیں اور یہ سب سے بڑی گمراہی ہے۔

۵ (بحذف اسناد) عبداللہ بن ابی یعفور نے کہا میں نے امام جعفر صادقؑ سے کہا میں لوگوں سے ملتا رہتا ہوں پس مجھے بڑا تعجب ہوا ان لوگوں پر جو آپ کو دوست نہیں

رکھتے بلکہ فلاں فلاں کو دوست رکھتے ہیں لیکن ان میں امانت ہے صداقت ہے اور وفا ہے
برخلاف اس کے آپ کے دوستوں کو دیکھتا ہوں کہ ان میں امانت ہے نہ وفا وصدق یہ سُن کر
امام اُٹھ کر بیٹھ گئے اور میری طرف خشمناک ہو کر آئے اور فرمایا اس کا کوئی دین نہیں جو جابر
امام کی ولایت کے ساتھ قرب خدا حاصل کرنا چاہے اور اس کے لئے عتاب وعذاب نہیں ہے
جو منصوص من اللہ امام عادل کی ولایت سے قرب خداوندی حاصل کرے میں نے کہا کیا ان
کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں پھر فرمایا ہاں انکے لئے دین اور ان کے لئے عتاب
نہیں پھر فرمایا کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سُنا اللہ ان کا ولی ہے جو ایمان لائے ہیں وہ ان کو نکالتا
ہے تاریکیوں سے نور کی طرف یعنی گناہوں کی تاریکیوں سے توبہ اور مغفرت کے نور کی طرف
بہ سبب ان کی محبت کے ہر امام عادل سے جو منجانب اللہ ہو اور پھر فرمایا جو لوگ کافر ہیں ان کے
لئے اولیاء شیاطین ہیں جو ان کو نور سے ظلمات کی طرف لے جاتے ہیں مراد یہ ہے کہ وہ تھے نور
اسلام میں لیکن چونکہ انہوں نے ایسے امام ظالم کو دوست رکھا جو اللہ کی طرف سے نہیں ہے تو
ان کو محبت کی بنا پر وہ نورِ اسلام سے نکل کر ظلمات کفر میں آگئے پس خدا نے واجب کر دیا دوزخ
کو ان پر کفار کے ساتھ پس وہ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۶ (بحذف اسناد) امام باقر علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کلام کا مفہوم یہ
ہے کہ جو اسلام میں داخل ہیں ان میں سے ہر رعیت پر عذاب کروں گا جس نے عبادت کی ہو
ایسے امام کی ولایت کے تحت جو ظالم ہو اور اللہ کی طرف سے نہ ہو اگرچہ اس رعیت کے اعمال
کتنے ہی نیک اور تقویٰ پر کیوں نہ ہوں اور بخش دوں گا ہر اُس مسلمان کو جو عبادت کرے گا اس
امام کے تحت جو عادل ہو اور منجانب اللہ ہو اگرچہ اس مسلمان کے اعمال کتنے خراب کیوں نہ
ہوں۔

۷ (بحذف اسناد) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خدا حیا نہیں کرتا
عذاب دینے سے اس گروہ کو جو عبادت کرے ایسے امام کی ولایت میں جو اللہ کی طرف سے نہ
ہو چاہے اس کے اعمال کتنے ہی نیک ہوں اور حیا کرتا ہے عذاب دینے میں اس گروہ کو جو
عبادت کرے امام منصوص من اللہ کی محبت کے ساتھ چاہے اس کے اعمال کیسے ہی خراب
ہوں۔

۸ (بحذف اسناد) حضرت فضیل سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں امام
باقر علیہ السلام کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہوا کہ وہ میرے ساتھ سہارا لئے ہوئے تھے تو
اُنہوں نے لوگوں کو دیکھا اور ہم بنی شیبہ کے دروازے پر تھے آپؑ نے فرمایا اے فضیل یہ لوگ
جاہلیت کے زمانے میں ایسے ہی طواف کرتے تھے لیکن حق کو نہیں پہچانتے تھے اور نہ ہی کوئی
دین کے پیروکار تھے اے فضیل ان کو دیکھو کہ یہ کیسے اپنے چہروں کے بل اوندھے پڑے ہیں
اللہ تعالیٰ مخلوق میں سے ان پر لعنت فرماتا ہے جو اپنے چہروں کے بل اوندھے پڑے ہوئے
ذلیل ورسوا ہیں پھر امام نے یہ آیت تلاوت فرمائی اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْھِہٖ
اَھْدٰیٓ اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (الملک ۲۲) بھلا سوچو جو شخص مُنہ
اوندھائے چل رہا ہو وہ زیادہ راہ پانے والا ہے یا وہ جو سر اٹھائے سیدھا ایک ہموار راہ پر چل
رہا ہو یعنی اللہ کی قسم وہ سیدھا راہ چلنے والے علی علیہ السلام اور اُن کے اوصیاء ہیں پھر یہ آیت
تلاوت فرمائی۔ فَلَمَّا رَاَوْہُ زُلْفَۃً سِیْٓـئَتْ وُجُوْہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ قِیْلَ ھٰذَا الَّذِیْ
کُنْتُمْ بِہٖ تَدَّعُوْنَ (الملک ۲۷) پھر جب یہ اُس چیز کو قریب دیکھ لیں گے تو اُن سب لوگوں
کے چہرے بگڑ جائیں گے جنہوں نے انکار کیا ہے اور اُس وقت کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ چیز
جس کے لئے تم تقاضہ کر رہے تھے وہ جن کو دیکھ کر چہرے بگڑے وہ امیر المومنین علیہ السلام

ہیں اے فضیل یہ علامت سوائے علی علیہ السلام کے قیامت تک کسی کی نہیں بیان کی گئی اسے صرف وہی تسلیم نہیں کرتا جو جھوٹا کذاب ہے اے فضیل اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی جو عزت ہے وہ تمہارے غیر پر حجت ہے اللہ تعالیٰ صرف تمہارے گناہ معاف کرے گا اور صرف تمہارے اعمال ہی قبول فرمائے گا اور تم ہی اس آیت کے اہل ہو

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلاً كَرِيْمًا (النساء ۳۱) اگر تم اُن بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے ہو جن سے تمہیں منع کیا جا رہا ہے تو تمہاری چھوٹی چھوٹی برائیوں کو ہم تمہارے حساب سے ساقط کر دیں گے اور تم کو عزت کی جگہ داخل کریں گے۔ اے فضیل کیا تم لوگ اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اپنی زبانوں کو روک کر رکھو اور جنت میں داخل ہو جاؤ پھر یہ آیت پڑھی۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَ اَقِيْمُوْا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوْا الزَّكَاةَ (النساء ۷۷) تم نے اُن لوگوں کو بھی دیکھا جن سے کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ اللہ کی قسم تم ہی اس آیت کے اہل ہو۔

۹ (بحذف اسناد) محمد بن سلیمان اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس حاضر خدمت تھا کہ اچانک ان کے پاس ابو بصیر آئے ان کا سانس پھولا ہوا تھا جب وہ مجلس میں بیٹھ گئے تو اُنہیں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا اے ابو محمد یہ سانس کیوں پھولا ہوا ہے عرض کرنے لگے اے رسول اللہ کے فرزند میں آپ پر قربان جاؤں میری عمر زیادہ ہو گئی ہے ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں میری موت کا وقت قریب آ چکا ہے لیکن مجھے معلوم نہیں کہ میں آخرت کے لئے کیا تیار کروں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے ابو محمد تم نے یہ کیا کہا ہے عرض کیا میں آپ پر قربان ہو جاؤں میں یہ کیوں نہ کہوں؟ تو امام علیہ

السلام نے فرمایا اے ابو محمد کیا تم نہیں جانتے کہ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے نوجوانوں کو عزت دے گا اور عمر رسیدہ لوگوں سے حیا فرمائے گا میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں اللہ تعالیٰ نوجوانوں کو کیسے عزت دے گا اور عمر رسیدہ لوگوں سے حیا فرمائے گا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نوجوانوں کو یوں عزت دے گا کہ انہیں عذاب دے گا اور بزرگوں سے حیا یوں فرمائے گا کہ ان سے حساب لے گا۔ میں نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں یہ ہمارے لئے خاص ہے یا سب اہل توحید کے لئے ہے تو آپؑ نے فرمایا نہیں اللہ کی قسم یہ صرف تمہارے لئے ہے نہ کہ جہان کے لئے۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان انہوں نے ہمیں بُرے نام سے پکارا ہماری شان کو توڑا ہمارے دلوں کو مردہ کیا اور ان کے بادشاہوں نے ہمارا خون مباح قرار دیا ان کے فقہاء نے ان سے حدیث روایت کی۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تمہاری مراد رافضی نام ہے میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا اللہ کی قسم انہوں نے یہ تمہارا نام نہیں رکھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام (رافضی) رکھا ہے اے ابو محمد کیا تم نہیں جانتے کہ بنی اسرائیل کے ستر آدمیوں نے فرعون کو اور اس کی قوم کو چھوڑ دیا تھا جب انہیں انکی گمراہی کے بارے میں پتہ چلا تھا اور وہ موسیٰ علیہ السلام سے آ کر مل گئے تھے جب انہیں انکی ہدایت کے بارے میں پتہ چلا تھا تو ان فرعونیوں نے موسیٰ علیہ السلام کے لشکر کا نام رافضی رکھا تھا اس لئے کہ انہوں نے فرعون کو چھوڑ دیا تھا وہ عبادت میں بڑے شدید تھے اور موسیٰ اور ہارون اور انکی اولاد کے ساتھ شدید محبت کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ میں ان کا یہ نام (رافضی) قائم رکھتا ہوں میں نے تورات میں ان کا یہ نام ثابت رکھا ہے اور انہیں اسی نام سے پکارا ہے تو موسیٰ علیہ السلام نے انکے لئے یہ نام ثابت رکھا پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ نام عطا فرمایا یہاں تک کہ تم اس نام سے مشہور ہو گئے اے ابو محمد انہوں نے خیر کو چھوڑا تھا اور تم نے بُرائی کو چھوڑا ہے لوگ فرقوں میں بٹ گئے اور تقسیم ہو گئے ہیں تم اپنے نبی علیہ السلام کی

اہل بیت کے ساتھ شامل ہوئے ہو اور تم ادھر ہی گئے ہو جدھر وہ گئے ہیں تم نے وہی پسند کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے پسند فرمایا ہے اور تم نے اللہ سے طلب کیا ہے تمہیں بشارت ہو پھر بشارت ہو تم اللہ کی قسم رحم کیے جاؤ گے اللہ تعالیٰ تم میں سے احسان کرنے والوں سے قبول فرمائے گا اور بدی کرنے والوں سے درگزر فرمائے گا جو شخص قیامت والے دن وہ نہیں لے کر آئے گا جس پر تم ہو تو اللہ تعالیٰ اسکی نیکیاں قبول نہیں کرے گا اور اس کی برائیاں بھی معاف نہیں کرے گا۔ حدیث طویل ہے میں نے یہ حدیث طوالت کے ساتھ اپنی کتاب فضل الشیعہ میں ذکر کی ہے۔

۱۰۔ (بحذف اسناد) جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ کچھ لوگ ایسے ہیں جو لوگوں کو اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں اور ان سے ایسی ہی شدید محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے رکھنی چاہیے۔ تو امام باقرؑ نے فرمایا خدا کی قسم انہوں نے ایسے لوگوں کو امام بنایا جو ان کے علاوہ ہیں جن کو اللہ نے لوگوں کا امام بنایا ہے اسی لئے خدا نے کہا "اگر تم دیکھو ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا کہ وہ مبتلائے عذاب الٰہی ہیں قوت تو تمام اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے جب بیزاری کا اظہار کریں گے وہ لوگ جن کا اتباع کیا گیا تھا ان سے جو اتباع کرنے والے تھے اور وہ عذاب دیکھیں گے اور مدد کے لئے اسباب قطع ہو جائیں گے اور پیروی کرنے والے کہیں گے اگر ہم پھر دُنیا کی طرف لوٹا دیئے جائیں تو ہم ان سے اسی طرح بیزار ہوں گے جیسے یہ ہم سے ہوئے اسی طرح اللہ ان کو حسرات میں رکھے گا اور وہ جہنم سے نکلنے والے نہیں" (سورۃ بقرہ ۱۶۵۔۱۶۷) امامؑ نے فرمایا جابر یہ ظالم آئمہ اور ان کے تابعین ہیں۔

۱۱۔ (بحذف اسناد) اسحاق بن غالب سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں آئمہ علیہم السلام کا حال اور ان کی صفات کو بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کے لئے آئمہ ہدایت کے ذریعہ سے اپنے دین کو واضح کیا اور ان کی راہوں کو ان کے وجود سے روشن کیا اور اپنے علم کے چشموں کو ان کے لئے کھولا پس اُمت محمدیہ میں سے جس نے ان کو پہچانا اور حق امامت کو قبول کیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھا اور اسلام کی فضیلت کو جانا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امام کو مقرر کیا ہے ایک نشان اپنی مخلوق کے لئے اور حجت قرار دیا اہل اطاعت کے لئے اور تمام عوام کے لئے اور پہنایا اس کو تاج وقار اور ڈھانپ لیا اس کو ایسے نور سے جو نگاہ رکھنے والا ہے آسمان و زمین کا اور زیادہ ہوتا ہے اس کا علم اس وسیلہ سے جو آسمان تک کھنچا ہوا ہے تا کہ وحی الٰہی کا سلسلہ منقطع نہ ہو اور جو احکام من اللہ ہیں وہ نہیں حاصل ہوتے مگر بوسیلہ امام اور خدا اپنے بندوں کے اعمال کو قبول نہیں کرتا جب تک معرفت امام نہ ہو۔ حدیث طویل ہے اس کی طوالت فصل عاشر میں گزر چکی ہے۔

۱۲۔ (بحذف اسناد) معاویہ بن عمار نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا میں آپ پر فدا اس حدیث کی کیا تفسیر ہے جو آپ سے سُنی گئی ہے امامؑ نے فرمایا کونسی حدیث میں نے عرض کیا ان المومن ينظر بنور الله کہ بے شک مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ فرمایا اے معاویہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو اپنے نور سے خلق کیا اور اُن کو اپنی رحمت میں رنگا جس دن انکو اپنی پہچان کروائی اور ان سے اپنی معرفت پر ہماری ولایت کے ساتھ میثاق لیا پس مومن مومن کا بھائی ہے اپنے باپ اور ماں کی طرف سے اس کا باپ نور اور اس کی ماں رحمت ہے اور بے شک یہ یعنی مومن اُس کے نور سے دیکھتا ہے جس سے یہ خلق ہوا۔

۱۳۔ (بحذف اسناد) محمد بن مسلم نے امام باقر اور جعفر صادق علیہم السلام
میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا میں
نے آپ کے مخالفین میں سے ایک شخص کو دیکھا ہے کہ اُس کی عبادت، راہ خدا میں کوشش اور
خشوع بہت زیادہ ہے کیا یہ چیزیں اُس کو کوئی فائدہ پہنچائیں گی آپؑ نے فرمایا اے محمد ہم اہل
بیت کی مثال ایسے ہی ہے جیسے بنی اسرائیل میں اہل بیت کی تھی امام علیہ السلام نے فرمایا بنی
اسرائیل میں ایک مرد ایسا تھا جو چالیس راتیں عبادت کرتا رہا اور دعا کرتا رہا چالیسویں رات
کے بعد اُس کی دعا قبول ہوئی ایک اور شخص تھا جو چالیس راتیں عبادت و ریاضت میں مشغول
رہا اور دعا کرتا رہا لیکن اُس کی دعا قبول نہ ہوئی وہ ایک دن جناب عیسیٰؑ کی خدمت اقدس
میں حاضر ہوا اور آپ سے دعا کے قبول نہ ہونے کا شکوہ کیا اور عرض کی اے اللہ کے نبی خدا سے
آپ میرے لئے دعا کریں جناب عیسیٰؑ نے باطہارت ہو کر نماز ادا کی اور اُس شخص کے لئے
دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ پر وحی نازل فرمائی اے عیسیٰ یہ بندہ میرے متعین کردہ
راستے سے ہٹ کر دوسرے راستے سے میرے پاس آنا چاہتا ہے تمہارے بارے میں اس کے
دل میں شک ہے اگر یہ شخص مجھے پکارے اور پکارتے پکارتے اس کی گردن ٹوٹ جائے اور
اس کے ہاتھوں کی انگلیاں سکڑ کر بکھر جائیں میں اس کی دعا کو تب بھی قبول نہیں کروں گا جناب
عیسیٰؑ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے بندۂ خدا تو خدا کو پکارتا ہے جبکہ اس کے نبی کے
بارے میں تیرے دل میں شک پایا جاتا ہے اس شخص نے عرض کی اے روح اللہ اور کلمۃ اللہ
واقعاً آپ نے سچ فرمایا ہے آپ میرے لئے خدا کی بارگاہ میں دعا کریں تا کہ وہ مجھے اس
حالت سے باہر نکال دے اور آپ کے متعلق میرے دل کو آپ کے بارے میں شک سے
پاک کر دے جناب عیسیٰ نے اس کے بارے میں دعا کی اور اسکی حالت شک ختم ہوئی اور پھر
اُس نے دعا کی اور خداوند متعال نے اسکی دعا کو قبول فرمایا اور وہ ان کی اہل بیت کی حد میں

داخل ہو گیا آپؑ نے فرمایا اے محمد ہم اہل بیت بھی ایسے ہی ہیں اللہ اُس شخص کے اعمال کو قبول
نہیں کرے گا جو ہمارے بارے میں شک کرتا ہے۔

۱۴۔ (بحذف اسناد) امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم اہل بیت کی مودّت کو لازم کر لو جو اللہ سے اس حالت میں
ملاقات کرے کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے وہ ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہو گا اُس
ربّ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہماری معرفت کے بغیر بندے کو اُس کا
کوئی عمل نفع نہیں پہنچاتا۔

۱۵۔ (بحذف اسناد) زرارہ سے روایت ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا
امرِ دین کی بلندی و شان و شوکت اور اسکی چابی اور باب الاشیاء اور رضائے رحمٰن امام کی
معرفت کے بعد اُس کی اطاعت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ
اَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ تَوَلّٰى فَمَا اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۔ اگر کوئی شخص رات کو قیام
کرے اور دن کو روزہ رکھے اور اپنا سارا مال تصدق کرے اور ہر سال حج کرے اگر اُس نے
ولی اللہ کو نہ پہچانا تو اُس کے سارے اعمال اُس کو واپس کر دیے جائیں گے وہ اللہ پر ثواب کا
حق نہیں رکھتا اور نہ ہی اہل ایمان سے ہے پھر فرمایا وہ جس نے امام کی اطاعت و پہچان میں
نیکی کی اللہ اپنے فضل و رحمت سے اُس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

۱۶۔ (بحذف اسناد) عمر بن حنظلہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق
علیہ السلام سے عرض کیا قرآن کی آیت نے مجھے شک میں ڈال دیا ہے فرمایا کونسی آیت میں

نے کہا اللہ کا یہ قول انما یتقبل اللہ من المتقین فرمایا کس چیز نے تجھے شک میں ڈالا
میں نے کہا یہ کہ جس نے نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور اللہ کی عبادت کی اللہ اُسے قبول کرے گا
فرمایا بے شک اللہ متقین کے اعمال قبول فرمائے گا مگر عارفین کے (یعنی جس نے امام کی
معرفت سے عمل کیا ہوگا) پھر فرمایا کیا دنیا میں تو نے زیادہ زہد اختیار کیا یا ضحاک بن قیس نے
میں نے کہا ضحاک ابن قیس نے فرمایا اس کی کوئی قبولیت نہیں جیسا کہ میں نے ذکر کیا۔

۱۷۔ (بحذف اسناد) عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے پانچ چیزیں عطا
فرمائیں اور علی کو بھی پانچ چیزیں عطا فرمائیں مجھے جوامع الکلم عطا کئے اور علی کو جوامع العلم عطا
ہوئے مجھے نبی بنایا اور علی کو وصی بنایا مجھے کوثر عطا ہوئی اور علی کو سلسبیل عطا ہوئی مجھے وحی عطا ہوئی
اور علی کو الہام عطا ہوا مجھے معراج کرائی گئی اور علی کے لئے آسمان کے دروازے اور حجاب
کھولے گئے حتیٰ کہ اس نے مجھے دیکھا اور میں نے اسے دیکھا عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ اس
کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو پڑے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر
قربان آپؐ کیوں روئے آپؐ نے فرمایا اے ابن عباس سب سے پہلا کلام جو میرے ربّ
نے مجھ سے کیا وہ یہ کہ اے محمدؐ نیچے دیکھو میں نے دیکھا کہ حجاب ہٹا دیے گئے ہیں اور آسمانوں
کے دروازے کھول دیے گئے ہیں میں نے علی کو دیکھا اور علی سر اٹھائے میری طرف دیکھ رہے
ہیں پس اُس نے مجھ سے کلام کیا میں نے اس سے کلام کیا میرے ربّ نے مجھ سے کلام فرمایا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے ربّ نے آپؐ سے کیا کلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا اُس نے مجھے فرمایا اے محمدؐ میں نے آپ کے بعد علی کو تیرا وصی و تیرا وزیر اور تیرا خلیفہ
قرار دیا تو اُسے بتا دے وہ تیرا کلام سُن رہا ہے پس میں نے یہ بات علی کو بتائی تو اُس نے مجھے

سے کہا میں نے اسے قبول کیا اور اطاعت کی پس اللہ نے ملائکہ کو حکم دیا کہ علی پر سلام بھیجیں پس
علی نے سلام کا جواب دیا اور میں نے ملائکہ کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے کو خوشخبری دے رہے
ہیں اور جدھر جدھر سے میرا گزر ہوا ملائکہ نے مجھے مبارک دی اور کہا اے محمد وہ جس نے آپ کو
حق کے ساتھ نبی معبوث فرمایا تمام فرشتے خوشی میں مسرور ہیں کہ اللہ نے آپؐ کے لئے آپ
کے چچازاد کو خلیفہ منتخب کیا ہے اور میں نے حاملانِ عرش کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے سرزمین کی
طرف جھکائے ہوئے ہیں میں نے کہا اے جبرئیل حاملانِ عرش نے اپنے سروں کو کیوں جھکایا
ہوا ہے جبرئیل نے کہا اے محمد فرشتوں میں کوئی فرشتہ ایسا نہیں جس نے اس خوشخبری پر علی بن
ابی طالب کے چہرے کی طرف نہ دیکھا ہو پس انہوں نے اللہ سے اجازت لی اس ساعت
میں پس اُس نے اجازت دی کہ وہ علی کی طرف دیکھیں پس جب میں اُترا تو میں نے چاہا کہ
علی کو خبر دوں علی نے وہ خبر مجھے دی پس میں جان گیا کہ علی نے اس کا کشف کیا حتیٰ کہ اس نے
یہ سب دیکھا ابن عباسؓ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وصیت فرمائیے پس آپ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم پر علی کی مودّت فرض ہے وہ اللہ جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی
معبوث فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بندے کی نیکی کو قبول نہیں کرے گا جب تک اُس سے حب علی کا
سوال نہیں کرے گا وہ اللہ سب سے بہتر جاننے والا ہے اگر بندہ ولایت علی کے ساتھ آئے گا تو
اس کا عمل قبول کرے گا اور اگر ولایت علی ساتھ لیکر نہ آیا تو اُس سے کسی چیز کا سوال نہیں کیا
جائے گا اس کو جہنم کی طرف حکم ہوگا اے ابن عباس وہ اللہ جس نے مجھے برحق نبی معبوث فرمایا
جہنم کی آگ شدید غضبناک ہے اُس پر جس نے علی سے بغض رکھا جیسے اُس پر جسنے اللہ کے
لئے بیٹے کا عقیدہ رکھا اے ابن عباس اگر ملائکہ مقربین اور انبیاء و مرسلین علی کی بغض پر جمع ہو
جاتے لیکن ایسا ہر گز نہیں کر سکتے تو اُن کو بھی اللہ نار کا عذاب دیتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
کیا کوئی علی سے بغض رکھتا ہے فرمایا ابن عباس ہاں ایک قوم میری اُمت سے ہوگی جس کے

لئے اللہ نے اسلام میں کوئی حصہ نہیں رکھا اے ابن عباس ان کے بغض کی علامت یہ ہوگی کہ دوسروں کو اس سے زیادہ افضل سمجھیں گے وہ اللہ جس نے مجھے برحق نبی مبعوث فرمایا اللہ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا جو مجھ سے زیادہ افضل ہو اور نہ کوئی وصی بنایا جو میرے وصی علی سے زیادہ اکرم اور افضل ہو ابن عباسؓ نے کہا رسول اللہؐ نے مجھے جو علیؑ کے متعلق حکم کیا اور ان کی مودّت کی وصیت فرمائی میں نے ہمیشہ اُس پر عمل کیا اور یہ سب سے بڑا میرا عمل میرے پاس ہے ابن عباسؓ نے کہا کچھ عرصہ گزرنے کے بعد میں نبیؐ کی وفات کے وقت حاضر تھا میں نے اُن کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان اجل قریب ہے میرے لئے کیا حکم ہے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابن عباسؓ جو علی کی مخالفت کرے اُس کا مخالف ہو جا اور اس کے مخالفوں کے مددگار اور دوست نہ ہو جانا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ لوگوں کو اس کی مخالفت ترک کرنے کا حکم کیوں نہیں کرتے۔ پس رسول اللہ رو پڑے حتیٰ کہ آپؐ پر بہت زیادہ غم طاری ہوا اس کے بعد فرمایا اے ابن عباس اس میں میرے ربّ کا علم سابق ہے جس نے مجھے برحق نبی معبوث فرمایا اے ابن عباس اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ تجھ سے راضی ہو تو علی بن ابی طالب کے طریقہ پر چلنا اور اس طرف ہونا جدھر علی ہو اور وہ زمین پر امام ہے اور اُس کو دشمن رکھ جو علی سے دشمنی رکھے اور دوستی رکھ جو علی سے دوستی رکھے اے ابن عباس ایسی چیز سے بچنا جو تجھے اس کے متعلق شک میں ڈال دے اس لئے کہ علی میں شک کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا ہے۔

۱۸ (بحذف اسناد) ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی عرش کے وسط سے ندا دے گا اللہ کا خلیفہ فی الارض کہاں ہے پس داؤد نبی علیہ السلام اٹھیں گے تو اللہ کی طرف سے آواز آئے گی

آپ اللہ کے خلیفہ ہیں مگر میں نے آپ کا ارادہ نہیں کیا پھر دوسری مرتبہ آواز آئے گی جو اللہ کی زمین میں خلیفہ تھا وہ اللہ کا خلیفہ کہاں ہے پس امیر المومنین علی بن ابیطالب اٹھیں گے پھر اللہ کی طرف سے آواز آئے گی یا معشر الخلائق اے گروہ خلائق یہ علی بن ابیطالب اللہ کی زمین میں اللہ کا خلیفہ ہے اور اُس کے بندوں پر اُس کی حجت ہے دنیا میں جسکا اس کی جبل (رسی) سے تعلق تھا اسکا آج اس کی رسی سے تعلق ہے تا کہ اس کے نور سے روشن ہوں اور اس کی اتباع کرنے والوں کے لئے جنت میں اعلیٰ درجات ہیں فرمایا پس لوگ اٹھیں گے جن کا دنیا میں اُس کی رسی سے تعلق ہوگا اور اُن کو جنت کی طرف بھیجا جائے گا پھر ندا آئے گی اللہ کی طرف سے خبردار جس نے دارِ دنیا میں جس امام کو مانا وہ اس کی اتباع میں جائیں گے جہاں وہ جائے گا اُسوقت ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔

الـذين اتبعو من الذين اتبعو و را والعذب و تقطعت بهم الاسباب و قال الذين اتبعو لو ان لنا كرة فنتبرا منهم كما تبراؤ منا كذ لک يديهم اللّٰه اله اعمالهم حسرات عليهم و ماهم بخارجين من النار (البقره ۲. ١٦٦ ا)

۱۹ (بحذف اسناد) علی بن حسین امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا جب اُن کے پاس آلِ ابراھیم کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ فرحت اور خوشی محسوس کرتے ہیں اور جب اُن کے پاس آلِ محمد کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل قبض ہو جاتے ہیں اُس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے اگر بندہ قیامت کے دن ستر نبیوں کے عمل کے ساتھ آئے گا تو جب تک وہ میری اور میری اہل بیت کی ولایت کے ساتھ ملاقات نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا۔

۲۰ (بحذف اسناد) امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم اہل بیت کی مودّت اپنے اوپر لازم کرلو جو شخص قیامت کے دن ہماری مودّت کے ساتھ اللہ سے ملاقات کرے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا۔

۲۱ (بحذف اسناد) ابوسعید ہمدانی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل صالح کیا۔ کے متعلق فرمایا خدا کی قسم اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ رسول پر ایمان بھی رکھتا ہو اور عمل صالح بھی انجام دیتا ہو اور اُس کو ہماری ولایت ومودّت حاصل نہ ہو اور ہماری فضیلت کی معرفت نہ رکھتا ہو تو اُس کو کوئی چیز فائدہ نہ دے گی۔

۲۲ (بحذف اسناد) انس بن مالکؓ سے روایت ہے جب ہم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قافلہ کی شکل میں جنگ تبوک سے واپس آرہے تھے تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا میرے لئے پالانوں اور زینوں کا منبر بناؤ سب نے مل کر آپؐ کے لئے منبر تیار کیا آپ اس منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ دیا اور خطبے میں اللہ تعالیٰ کی بے مثل حمد وثناء بجا لائے اس کے بعد فرمایا اے لوگو کیا وجہ ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ جب تمہارے سامنے آلِ ابراہیمؑ کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو تمہارے چہرے کِھل اُٹھتے ہیں اور جب تمہارے سامنے آلِ محمد کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو تمہارے چہرے غصے کی شدت سے انار کے دانوں کی طرح سُرخ ہو جاتے ہیں اُس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی برحق مبعوث فرمایا ہے اگر تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن تمام پہاڑوں کے وزن کے برابر اعمال کر کے بارگاہ خُدا میں پیش ہوا اور اس

کے پاس علی بن ابیطالب کی محبت نہ ہوئی تو خدا اُس کو مُنہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔

۲۳ (بحذف اسناد) ابی ہارون العبدی سے روایت ہے کہ میں خوارج والا نظریہ رکھتا تھا حتیٰ کہ جب میں ابوسعید خدریؓ کے پاس بیٹھا تو میں نے اُن سے سُنا کہ لوگوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیا گیا انہوں نے چار پر عمل کیا اور ایک کو ترک کر دیا ایک شخص نے اُن سے کہا اے ابوسعید وہ کونسی چار چیزیں ہیں جن پر لوگوں نے عمل کیا تو انہوں نے کہا وہ چار چیزیں نماز، زکوٰۃ، حج اور ماہ رمضان کے روزے ہیں اُس شخص نے کہا جس ایک کو ترک کیا وہ کیا ہے انہوں نے کہا ولایتِ علی بن ابیطالب۔ اُس شخص نے کہا کیا ولایت ان چار کے ساتھ فرض ہے ابوسعیدؓ نے کہا ربِّ کعبہ کی قسم ہاں۔ اُس شخص نے کہا پھر لوگوں نے کفر کیا ابوسعیدؓ نے کہا میرا اس میں کیا گناہ ہے۔

۲۴ (بحذف اسناد) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو ہم اہل بیت کی مودّت اپنے اوپر واجب کرلو جو شخص ہماری مودّت کے ساتھ اللہ سے ملاقات کرے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے بندے کو ہماری معرفت اور ولایت کے بغیر اُسکا کوئی عمل نفع نہیں پہنچائے گا۔

۲۵ (بحذف اسناد) ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ علی بن حسین علیہ السلام نے ہم سے فرمایا کونسی جگہ افضل ہے ہم نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول اور اُس کے رسول کا بیٹا بہتر جانتے ہیں پس امام نے ہم سے فرمایا افضل جگہ رکن اور مقام کے درمیان ہے اگر کسی شخص

نے نوح علیہ السلام کی عمر جتنی عمر پائی جو ساڑھے نو سو سال تھی اور اس میں ہر دن کو روزہ رکھا اور ہر رات کو ایک ہی مقام پر قیام کیا پھر وہ ہماری ولایت کے بغیر اللہ سے ملاقات کرے تو اس کو کوئی شی نفع نہیں دے گی۔

۲۶ (بحذف اسناد) علی بن ابیطالب علیہ السلام نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنہوں نے جبرئیل سے اُنہوں نے میکائیل سے انہوں نے اسرافیل سے انہوں نے اللہ جل جلالہٗ سے اللہ نے فرمایا میں اللہ ہوں سوائے میرے کوئی معبود نہیں میں نے اپنی مخلوق کو اپنی قدرت سے خلق کیا پس ان میں سے میں نے جس کو چاہا منتخب کرلیا اُن میں میرے انبیاء ہیں ان میں سے میں نے محمدؐ کو حبیب و خلیل و صفی منتخب کرلیا میں نے انہیں رسول بنا کر اپنی مخلوق کی طرف مبعوث کیا اور ان کے لئے میں نے علی کو چُن لیا پس میں نے اُسے اُن کے لئے بھائی و وصی و وزیر اور اُن کی طرف سے قرض ادا کرنے والا اور اپنے بندوں پر اپنا خلیفہ قرار دیا تا کہ اُن کے لئے میری کتاب کو بیان کرے اور اُن میں میرا حکم آسان کرے اور میں نے اُسے ضلالت سے ہدایت کی طرف علم اور اپنا دروازہ جس کے رستے آیا جاتا ہے اور اپنا بیت قرار دیا جس سے جو داخل ہوا وہ نار سے امن پا گیا اور اپنا قلعہ جس میں جس نے پناہ لی اسے دنیا اور آخرت کی ناپسندیدگی سے بچالیا اور اپنی وجہ قرار دیا جس نے اُس کی طرف توجہ کی میں اُس سے اپنا رُخ نہیں پھیروں گا اور زمین و آسمان اور جو کچھ اس میں ہے پر اپنی حجت قرار دیا کسی عامل کا عمل قبول نہیں کروں گا مگر اپنے رسول احمدؐ کی نبوت کے ساتھ جس نے اُس کی ولایت کا اقرار کیا اور وہ میرے بندوں پر میرا کشادہ ہاتھ ہے اور یہ وہ نعمت ہے کہ جس کی سے وجہ میں نے اپنے بندوں سے جس سے محبت کی پر انعام کیا اور اُن کو اس کی محبت اس کی ولایت کی معرفت عطا فرمائی جس نے اس سے بغض کیا میں نے اس سے اس کی

معرفت اور اس کی ولایت کا رخ پھیر لیا پس مجھے اپنی عزت کی قسم اور مجھے اپنے جلال کی قسم میرے بندوں سے جس بندے نے علی سے محبت کی میں اس سے نار ہٹا دوں گا اور اُسے جنت میں داخل کروں گا اور جس نے اس سے بغض کیا اور اس کی ولایت سے عدول کیا میں اس کو نار میں داخل کروں گا جو بُرا ٹھکانہ ہے۔

۲۷ (بحذف اسناد) امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے اجداد سے روایت کی کہ جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا اور عرض کیا اے محمدؐ اللہ نے آپ کی طرف سلام بھیجا ہے اور فرماتا ہے میں نے سات آسمانوں کو خلق کیا اور ان میں جو کچھ ہے اُس کو پیدا کیا اور سات زمینوں کو پیدا کیا اور جو کچھ ان پر ہے اُس کو پیدا کیا اور میں نے پیدا نہیں کیا کسی جگہ کو جو رکن اور مقام سے افضل ہو اگر کوئی شخص اس جگہ پر مجھے پکارے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق سے لیکر پھر مجھ سے ملاقات کرے اس حال میں کہ وہ ولایت علی بن ابی طالب کا منکر ہو تو میں اُسے سقر میں گراؤں گا۔

۲۸ (بحذف اسناد) امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے جدّ سے روایت کی کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری پر باہر نکلے اور علی پیدل تھے پس نبیؐ نے علیؑ کو فرمایا اے ابوالحسن سواری لے لو یا پھر چلے جاؤ کیونکہ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب میں سوار ہوں تو تم بھی سوار ہوا کرو اور جب میں پا پیادہ ہوں تم بھی پا پیادہ رہو جب میں بیٹھا ہوا ہوں تو تم بھی بیٹھے رہو اور یہ اس کی جزا ہے کہ اس نے مجھے تمہارے جیسا عطا فرمایا اس نے مجھے نبوت و رسالت دی اور تجھے اس میں ولی بنایا تا کہ اس کی حدود کو قائم رکھو اور اس کی مشکلات میں قیام کرو جان لو کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا وہ بندہ مجھ پر ایمان

نہیں رکھتا جو تیرا منکر ہو اور خدا کی قسم وہ ایمان نہیں رکھتا جو تیرے بارے میں کفر اختیار کرتا ہے تیرا فضل میرے فضل سے ہے اور میرا فضل خدا سے ہے اور قول خدا ہے کہ ''کہہ دو کہ خدا کے فضل اور رحمت ہی سے تو ان کو خوش ہونا چاہیے اور جو کچھ وہ جمع کرتے ہیں اس سے یہ بہت بہتر ہے'' (یونس ۵۸) خدا کا فضل تمہارے نبی کی نبوت ہے اور اس کی رحمت علی بن ابیطالب کی ولایت ہے پھر رسولِ خداؐ نے فرمایا شیعوں کو چاہیے کہ وہ علی کی ولایت اور میری نبوت پر خوش ہوں اور جو وہ (مخالفین) جمع کرتے ہیں یہ اس سے بہتر ہے یعنی مال، دنیا، اولاد، بیویاں وغیرہ۔ اے علی خدا کی قسم تجھے خدا کی عبادت کے علاوہ کسی اور چیز کے لئے پیدا نہیں کیا گیا سوائے اس کے کہ تجھ سے علوم دین پہچانے جائیں اور فرسودہ راہوں کی اصلاح ہو جو کوئی تجھ سے گمراہ ہے وہ راہ خدا سے گمراہ ہے جو تیری ولایت نہیں رکھتا وہ راہ خدا نہیں رکھتا اور یہ ہے تیرے رب کا کلام کہ ''بے شک میں معاف کرنے والا ہوں اس بندے کو جو باز رہے اور ایمان لائے اور عمل صالح کرے اور راستے پر آئے'' (طٰہٰ ۸۲) تیری ولایت پر خدا نے مجھے حکم دیا کہ یہی حق ہے جو میرے (محمد رسول اللہ) کے لئے مقرر ہوا جو مجھ پر ایمان لایا اس پر تیرا یہ حق واجب ہے اگر یہ نہ ہوتا تو اللہ کے بندے پہچانے ہی نہ جاتے تیرے ہی وسیلے سے خدا کا دشمن پہچانا جاتا ہے اور جو کوئی تیری ولایت کے ذریعے خدا سے ملاقات نہ کرے وہ کوئی چیز نہیں رکھتا اور خدا نے مجھ پر نازل کیا'' کہ اے پیغمبرؐ پہنچا دو جو کچھ تم پر نازل کیا گیا ہے تیرے ربؐ کی طرف سے (اے علی اس سے مراد تیری ولایت ہے) اور اگر نہ پہنچایا تو تبلیغ رسالت نہیں کی اور جس کا تجھے حکم دیا گیا ہے وہ نہیں پہنچایا'' (مائدہ ۶۷) تیری ولایت کی پہچان ہی سے اعمال قبول ہوتے ہیں اور جو تیری ولایت کا اقرار کیے بغیر پیش ہوگا اس کے اعمال قبول نہیں کئے جائیں گے اور یہ وعدہ ہے جو میرے لئے معجزہ ہے یہ میں خود نہیں کہتا یہ میرے ربؐ نے مجھ سے کہا ہے اور یہ تیرے بارے میں نازل ہوا ہے۔

۲۹ (بحذف اسناد) حفص بن غیاث نخعی قاضی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا اگر تُو لوگوں میں نہ پہچانا جائے تو نیک عمل کیے جا بغیر اس کی پرواہ کیے ہوئے کہ لوگ تیری تعریف نہیں کرتے اور اس کی بھی پرواہ نہ کر کہ لوگ تیری مذمت کرتے ہیں جبکہ خدا کے نزدیک تو تعریف کیا ہوا ہو اور بے شک علی علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا میں صرف دو آدمیوں میں سے ایک کے لئے بھلائی ہے ایک وہ آدمی جو ہر دن نیکیاں بڑھاتا ہے اور ایک وہ آدمی جو موت سے پہلے توبہ کرتا ہے اور کہاں ہے اس کے لئے توبہ خدا کی قسم سجدہ کرتے کرتے بھی مر جائے تو خدا اس کی توبہ قبول نہ کرے گا جب تک ہم اہل بیت کی ولایت کا اقرار نہ کرے۔

۳۰ (بحذف اسناد) امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص پانچ نمازیں پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اور ہماری طرح قربانی کرے اور ہم سے ہدایت لے اللہ تعالیٰ اُس کے اعمال کو قبول فرمائے گا جس طرح ملائکہ کے اعمال قبول فرماتا ہے۔

۳۱ (بحذف اسناد) حفص بن غیاث سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سُنا آپ نے فرمایا اگر تم اس بات پر قدرت رکھو کہ تم نہ پہچانے جاؤ تو ایسا ضرور کرو اور تمہارا اس میں کوئی نقصان نہیں ہے کہ لوگ تمہاری تعریف نہ کریں اور اس میں بھی تمہارا نقصان نہیں ہے کہ تم لوگوں کے ہاں بُرے ہو جبکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محمود ہو بے شک امیر المومنینؑ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا میں صرف دو آدمیوں میں ایک کے لئے بھلائی ہے ایک وہ آدمی جو ہر دن نیکیاں بڑھاتا ہے اور ایک وہ جو موت کو توبہ کے ساتھ پالیتا ہے اور

اسے توبہ کہاں سے نصیب ہوگی اللہ کی قسم اگر کوئی سجدہ کرتا رہے یہاں تک کہ اس کی گردن
ٹوٹ جائے اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہیں فرمائے گا سوائے اس کے جس نے ہم اہل بیت
کی ولایت کا اقرار کیا اور جس نے ہمارا حق پہچانا اور ہمارے ساتھ ثواب کی امید رکھی اور ہر
دن کے لئے نصف مد کی روزی پر راضی رہا اور اتنے لباس پر راضی رہا جس سے اس کا ستر
چھپ سکتا ہو اور جس سے اس کا سر ڈھانپا جاسکتا ہو اور یہ وہ لوگ ہیں جو خائف وترساں ہیں
اور اس کو دوست رکھتے ہیں کہ خدا سے بس ان کا یہی حصہ ہو خدا نے قرآن میں ان کا وصف
بیان کیا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو وہ دیتے ہیں جو انہوں نے خدا اور رسول سے پایا ان کے
دلوں میں خوف خدا ہوتا ہے اور وہ اللہ کی طرف بازگشت کرنے والے ہیں پھر فرمایا انہوں نے
دیا اور تم جانتے ہو انہوں نے کیا دیا ہم اہل بیت کی اطاعت ومحبت وولایت دی اور وہ خوفزدہ
رہے لیکن ان کا یہ خوف خوفِ شک نہ تھا بلکہ اس سے خائف رہے کہ ہماری محبت وولایت میں
کوتاہی نہ ہو۔

۳۲ (بحذف اسناد) حفص بن غیاث سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر
صادق علیہ السلام کو فرماتے سُنا آپ نے فرمایا اگر تم اس بات پر قدرت رکھو کہ تم نہ پہچانے جاؤ
تو ایسا ضرور کرو اور تمہارا اس میں کوئی نقصان نہیں ہے کہ لوگ تمہاری تعریف نہ کریں اور اس
میں بھی تمہارا نقصان نہیں ہے کہ تم لوگوں کے ہاں بُرے ہو جبکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محمود ہو
بے شک امیر المومنینؑ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا میں صرف دو آدمیوں میں ایک کے لئے بھلائی
ہے ایک وہ آدمی جو ہر دن نیکیاں بڑھاتا ہے اور ایک وہ جو موت کو توبہ کے ساتھ پالیتا ہے اور
اسے توبہ کہاں سے نصیب ہوگی اللہ کی قسم اگر کوئی سجدہ کرتا رہے یہاں تک کہ اس کی گردن
ٹوٹ جائے اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہیں فرمائے گا سوائے اس کے جس نے ہم اہل بیت

کی ولایت کا اقرار کیا اور جس نے ہمارا حق پہچانا اور ہمارے ساتھ ثواب کی امید رکھی اور ہر
دن کے لئے نصف مد کی روزی پر راضی رہا اور اتنے لباس پر راضی رہا جس سے اس کا ستر
چھپ سکتا ہو اور جس سے اس کا سر ڈھانپا جاسکتا ہو اور یہ وہ لوگ ہیں جو خائف وترساں ہیں
اور اس کو دوست رکھتے ہیں کہ خدا سے بس ان کا یہی حصہ ہو خدا نے قرآن میں ان کا وصف
بیان کیا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو وہ دیتے ہیں جو انہوں نے خدا اور رسول سے پایا ان کے
دلوں میں خوف خدا ہوتا ہے اور وہ اللہ کی طرف بازگشت کرنے والے ہیں پھر فرمایا انہوں نے
دیا اور تم جانتے ہو انہوں نے کیا دیا ہم اہل بیت کی اطاعت ومحبت وولایت دی اور وہ خوفزدہ
رہے لیکن ان کا یہ خوف خوفِ شک نہ تھا بلکہ اس سے خائف رہے کہ ہماری محبت وولایت میں
کوتاہی نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ اگر تم اس بات پر قدرت رکھتے ہو کہ گھر سے نہ نکلو تو ضرور ایسا کرو
اس لئے کہ تمہارے گھر سے نہ نکلنے کی صورت میں تمہیں یہ فائدہ ہوگا کہ تم غیبت نہیں کرو گے نہ
جھوٹ بولو گے اور نہ حسد کرو گے اور نہ ریاکاری کرو گے نہ بناوٹ کرو گے پھر فرمایا کہ آدمی کی
بہترین خانقاہ اس کا گھر ہے اس میں وہ اپنی بصارت اور زبان اور اپنا نفس اور شرمگاہ کو روک
کر رکھتا ہے بے شک جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو دل سے پہچان لیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی
بارگاہ سے مزید نعمت کا حق دار ہو جاتا ہے اس سے پہلے کہ وہ شکر کا اظہار زبان سے کرے اور
جو شخص یہ سوچنے لگا کہ اسے دوسروں پر فضیلت ملی ہے تو وہ تکبر کرنے والوں میں سے ہوگا میں
نے ان سے عرض کیا کہ وہ تو صرف یہ سوچ رہا ہے کہ اسے دوسرے پر عافیت والی فضیلت ملی
ہے تو کیا اس سے وہ گناہ کا مرتکب ہوگیا؟ آپؑ نے فرمایا دوری ہو دوری ہو شاید کہ اللہ تعالیٰ
اسے معاف کردے اس پر کہ جو اس نے کیا اور تم رو کے گئے ہو حساب لئے گئے ہو یعنی تم اس کا
حساب لینے سے منع کئے گئے ہو کیا تم نے موسیٰ علیہ السلام کے جادوگروں کا قصہ نہیں سُنا کتنے
ہی لوگ ایسے ہیں جو اس بات پر نازاں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر انعام کیا ہوا ہے کتنے ہی

لوگ اس دھوکے میں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے عیبوں کو چھپا رکھا ہے کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو اس فتنے میں ہیں کہ جو لوگ اس کی تعریف کر دیتے ہیں پھر فرمایا کہ میں اس کی نجات کی امید کرتا ہوں جو اس امت میں ہمارے حق کو پہچان لے گا سوائے تین لوگوں کے ظالم حکمران، صاحب نفس اور فاسق۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ (آل عمران ۳۔۳۱) اگر تم اللہ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ پھر فرمایا اے حفص محبت خوف سے افضل ہے پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت نہیں فرمائے گا جو دنیا سے اور ہمارے غیر سے محبت کرے گا جس نے ہمارے حق کو پہچانا اور ہم سے محبت کی اللہ تعالیٰ یقیناً اس سے محبت فرمائے گا تو یہ سن کر ایک آدمی رو پڑا تو آپؑ نے فرمایا کہ کیا تم رو رہے ہو اگر تمام اہل آسمان اور اہل زمین اکٹھے ہو جائیں اور اللہ کے حضور گڑگڑائیں کہ اللہ تعالیٰ تجھے آگ سے نجات دے دے اور تجھے جنت میں داخل کر دے تب بھی ان کی سفارش تیرے لئے قبول نہیں ہو گی پھر تمہارا دل زندہ ہو گا اور تم اس وقت تمام لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہے ہو گے پھر فرمایا اے حفص دم بنو سر نہ بنو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کی زبان قابو میں رہتی ہے پھر فرمایا کہ ایک دن موسیٰ علیہ السلام وعظ فرما رہے تھے کہ ایک آدمی اٹھا اور اپنی قمیض پھاڑ دی اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اے موسیٰ اسے کہو کہ اپنی قمیض نہ پھاڑے بلکہ میرے لئے دل کھول دے موسیٰ علیہ السلام اپنے ایک صحابی کے پاس سے گزرے اور وہ سجدے میں تھا آپ اپنے کام سے واپس آ گئے لیکن وہ سجدے میں ہی تھا تو موسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ اگر تمہاری حاجت میرے اختیار میں ہوتی تو میں اسے ضرور تیرے لئے پورا کر دیتا تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی اے موسیٰ اگر اس کی گردن بھی ٹوٹ جائے تب بھی میں اسے قبول نہیں کروں گا جب تک یہ میری ناپسند سے میرے پسند کی طرف نہ آ جائے۔

۳۳ (بحذف اسناد) عمار اسدی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے اس قول کے بارے میں اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ (فاطر ۱۰) اُس کے ہاں جو چیز اوپر چڑھتی ہے وہ صرف پاکیزہ قول ہے اور عمل صالح اُس کو اوپر چڑھاتا ہے۔ اپنا ہاتھ سینے پر رکھتے ہوئے فرمایا وہ ہم اہل بیت کی محبت ہے جس نے ہم سے محبت نہ کی اللہ اُس کے عمل کو اپنی طرف نہیں اُٹھاتا۔

۳۴ (بحذف اسناد) امام رضا علیہ السلام نے اللہ کے اس قول اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ (فاطر ۱۰) کے متعلق فرمایا الکلم الطیب سے مراد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی اللہ کے ولی ہیں۔ اور اُن کے برحق خلیفہ اور اُن کے خلفاء اللہ کے خلفاء ہیں اور وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ سے مراد اُس کی دلیل ہیں اور اس کا عمل اُس کا اعتقاد فی القلب ہے۔

۳۵ (بحذف اسناد) عمار بن موسیٰ سباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ابوامیہ یوسف بن ثابت نے آپ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا ایمان کے ساتھ عمل نقصان نہیں دیتا اور کفر کے ساتھ عمل نفع نہیں دیتا پس آپؑ نے فرمایا ابوامیہ نے مجھ سے اس کی تفسیر کا سوال نہیں کیا اور وہ یہ ہے کہ جس نے آل محمدؑ سے امام کی معرفت حاصل کی اور اُس سے محبت کی پھر اُس نے عمل خیر سے جو چاہا اپنے لئے عمل کیا وہ عمل قبول ہو گا اور اُس کے اجر میں دو چند اضافہ کیا جائے گا پس معرفت کے ساتھ اُس کو اعمال خیر نفع پہنچائیں گے یہ مراد ہے اور اسی طرح اللہ بندوں سے اُس کے اعمال صالحہ قبول نہیں کرے

گا اگر اس نے ظالم امام کے ساتھ محبت کی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ عبد اللہ بن ابی یعفور
نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ
يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ (النمل ۸۹) جو شخص بھلائی لے کر آئے گا اُسے اُس سے زیادہ بہتر صلہ
ملے گا اور ایسے لوگ اس دن کے ہَول سے محفوظ ہونگے۔ پس عمل صالح کیسے نفع نہیں پہنچائے
گا جس نے آئمہ جور سے محبت کی امام علیہ السلام نے اُس سے فرمایا کیا تم اُس حسنہ کو جانتے ہو
جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مراد لی خدا کی قسم وہ امام کی معرفت اور اُس کی اطاعت ہے،
اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ (النمل ۹۰) اور جو
بُرائی لائے ہوئے آئے گا ایسے سب لوگ اوندھے مُنہ آگ میں پھینکے جائیں گے هَلْ
تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ کیا تم لوگ اس کے سوا کوئی اور جزا پا سکتے ہو اس میں
سَيِّئَةِ برائی سے مراد اُس امام کا انکار ہے جو اللہ کی طرف سے ہے پھر اس کے بعد فرمایا جو
قیامت کے دن ظالم امام کی ولایت کے ساتھ آیا جو اللہ کی طرف سے نہیں اور ہمارے حق کا
منکر بن کر آیا اور ہماری ولایت کا انکار کرتے ہوئے آیا تو اللہ قیامت کے دن اُس کو اوندھا
جہنم میں پھینکے گا۔

۳۶ (بحذف اسناد) حارث بن یحییٰ سے روایت ہے کہ امام باقر علیہ السلام
نے اللہ کے اس قول کے متعلق وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ
اهْتَدَىٰ (طٰحہ ۸۲) جو توبہ کرلے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر سیدھا چلتا رہے اُس
کے لئے میں بہت درگزر کرنے والا ہوں۔ فرمایا کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ شرط کیسی ہے اور توبہ و
ایمان و عمل صالح اُس کو نفع نہیں پہنچائیں گے جب تک ہدایت نہ لے خدا کی قسم اگر وہ عمل کی
مشقت اٹھائے جب تک ہدایت نہ لے اُس کا عمل قبول نہیں ہوگا میں نے عرض کیا کس سے
فرمایا ہم سے۔

۳۷ ابو جعفر طبرسی نے ''مجمع البیان'' میں لکھا کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا
اس آیت کی تفسیر میں (ثُمَّ اهْتَدَىٰ) یہ ہدایت ہم اہل بیت کی ولایت کی طرف ہے، پس خدا
کی قسم اگر کوئی شخص ساری عمر رکن اور مقام کے درمیان اللہ کی عبادت کرے اُس کے بعد فوت
ہو جائے اور ہماری ولایت کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں پیش نہ ہو تو اللہ اُس کو مُنہ کے بل جہنم
میں گرائے گا۔

۳۸ ابو علی طبرسی نے کتاب ''شواھد التنزیل'' سے ابی امامۃ الباہلی سے مرفوعاً
نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو مختلف اشجار
سے خلق کیا اور مجھے اور علی کو ایک درخت سے خلق کیا میں اُس کی اصل ہوں اور علی اُس کی فرع
ہے اور فاطمہ اس کا شگوفہ ہے حسن اور حسین اس کا پھل ہیں اور ہمارے شیعہ اس کے پتے ہیں
جو اس کی شاخوں میں سے کسی شاخ سے وابستہ ہوا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے ہٹ گیا وہ
گمراہ ہو گیا اگر کوئی بندہ صفا اور مروہ کے درمیان ایک ہزار سال اللہ کی عبادت کرے حتیٰ کہ وہ
بوسیدہ پرانی مشک کی طرح ہو جائے اگر اُس نے ہماری محبت کا ادراک نہیں کیا تو اللہ اسکو
گردن سے مُنہ کے بل جہنم میں گرائے گا پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی قُلْ لَا
أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ (الشوریٰ ۲۳)۔

۳۹ مخالفین کے طریق سے اس کو روایت کیا صدر الآئمہ موفق بن احمد نے
کتاب ''فضائل امیر المومنین'' میں اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اُن
میں اپنی روح پھونکی تو آدم علیہ السلام کو چھینک آئی تو کہا الحمد للہ، تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف

وحی فرمائی میرے بندے نے میری حمد کی مجھے اپنی عزت وجلالت کی قسم اگر میں دارِ دنیا میں دو بندوں کو خلق کرنے کا ارادہ نہ فرماتا تو تجھے خلق نہ کرتا آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے اللہ وہ دونوں مجھ سے ہونگے فرمایا ہاں اے آدم اپنا سر اٹھاؤ اور دیکھو پس اُنہوں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا عرش پر تحریر تھا **لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللہ نبی الرحمة علی مقیم الحجة** اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول اور نبی رحمت ہیں اور علی قائم قائم ہونے والی حجت ہے اور جس نے علی کے حق کو پہچانا وہ پاکیزہ اور خوشبودار ہو گیا اور جس نے اس کے حق کا انکار کیا وہ لعنتی اور نامراد ہو گیا مجھے میری عزت کی قسم جس نے اُس کی اطاعت کی اُس کو جنت میں داخل کروں گا چاہے اُس نے میری نافرنی کی اور مجھے اپنی عزت کی قسم اس کو جہنم میں داخل کروں گا جس نے اُس کی نافرمانی کی چاہے اُس نے میری اطاعت کی۔

۱۴۰ موفق بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابن عمرؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے علی سے محبت کی اللہ اس کی نماز اور اس کے روزے اور اس کے قیام کو اور اس کی دعا کو قبول فرمائے گا آگاہ ہو جاؤ جس نے علی سے محبت کی اللہ تعالیٰ اس کو اس کے بدن کے پسینہ کے ہر قطرہ کے بدلہ میں جنت میں ایک شہر عطا کرے گا اور خبردار جس نے آل محمدؐ سے محبت کی وہ حساب، میزان اور صراط کی ہولناکی سے محفوظ رہے گا۔

خبردار جو محبت آلِ محمدؐ میں مرا میں انبیاء کے ساتھ اُس کا جنت میں کفیل ہوں گا اور خبردار جو بغضِ آل محمدؐ میں مرا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔

۱۴۱ (بحذف اسناد) عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے علی بن ابی طالبؑ کے متعلق کچھ پوچھا پس آپؐ غصہ میں آگئے اور فرمایا لوگوں کو کیا کیا ہو گیا ہے وہ جس کی اللہ کے نزدیک قدر ومنزلت ہے اور اُس کا مقام میرے مقام کی طرح ہے سوائے نبوت کے۔ خبردار جس نے علی سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس سے اللہ راضی ہوا اور جس پر اللہ راضی ہو گیا اُس کا ٹھکانہ جنت ہے خبردار جس نے علی سے محبت کی وہ دنیا سے نہیں اُٹھے گا مگر کوثر پی کر اور طوبی سے کھا کر اور جنت میں اپنا مکان دیکھ کر۔ خبردار جس نے علی سے محبت کی اللہ اس کی نماز کو روزوں کو اور قیام اور اس کی دعا کو قبول فرمائے گا۔ خبردار اور جس شخص نے علی سے محبت کی اُس کے لئے ملائکہ استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیے جائیں گے جس دروازہ سے چاہے گا بغیر حساب کے داخل کر دیا جائے گا اللہ اسکو پسینہ کے ہر قطرہ کے بدلہ حور عطا فرمائے گا اور اپنے اہل بیت سے اسی (۸۰) لوگوں کی شفاعت کرے گا اور اُس کے بدن کے ایک ایک بال کے بدلہ میں ایک شہر جنت میں ہو گا خبردار اور جس نے علی سے محبت کی تو اُس کی طرف ملک الموت اس طرح آتا ہے جس طرح انبیاء کی طرف آتا ہے اس سے منکر ونکیر کی دہشت وخوف دفع کر دیا جاتا ہے اور قیامت کے دن اُس کا چہرہ سفید ہو گا اور وہ سید الشہداء حمزہؓ کے ساتھ ہو گا خبردار اور جس نے علی سے محبت کی اللہ تعالیٰ اسکو صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ساتھ عرش کے نیچے سایہ نصیب کرے گا اور بہت بڑی مصیبت والے دن ہولناکیوں سے محفوظ ہو گا خبردار جس نے علی سے محبت کی اللہ اُس کے دل میں حکمت ڈال دے گا اور اس کی زبان پر درست قول جاری فرما دے گا اور اس پر رحمت کے دروازے کھول دے گا خبردار جس نے علی سے محبت کی اُس کو آسمانوں اور زمین میں اسیر اللہ کے نام سے پکارا جائے گا اور اُس پر آسمان اور عرش کے فرشتے فخر کریں گے خبردار جس نے علی سے محبت کی اُس

کو عرش کے نیچے ایک فرشتہ ندا دے گا اے اللہ کے بندے از سر نو عمل کر اللہ نے تمہارے سارے گناہ معاف کر دیے ہیں اور جس نے علی سے محبت کی قیامت کے دن اسطرح آئے گا کہ اُس کا چہرہ چودھویں کے چاند جیسا ہوگا خبردار جس نے علی سے محبت کی تو اللہ اس کے سر پر تاج شاہی رکھے گا اور عزت اور کرامت کا لباس عطا کرے گا خبردار جس نے علی سے محبت کی وہ پل صراط سے تیز بجلی کی طرح گزر جائے گا خبردار جس نے علی سے محبت کی اللہ نے اسکو جہنم سے برات کا اور صراط سے گزرنے کا پروانہ لکھ دیا اور اس کو عذاب سے امان دی اور اس کا اعمال نامہ نہیں کھولے گا اور اس کیلئے میزان نصب نہیں کرے گا اور اُس کو کہا جائے گا بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جا خبردار جس نے علی سے محبت کی اور اُن کی محبت پر مر گیا تو ملائکہ اُس سے مصافحہ کریں گے اور انبیاء اس کی زیارت کریں گے اور اللہ اُس کی ہر حاجت کو پورا فرمائے گا خبردار جس نے علی سے محبت کی اور ایک نسخہ میں یوں ہے کہ جس نے آلِ محمدؑ سے محبت کی وہ حساب و میزان و صراط سے امن پا گیا خبردار جو شخص آل محمدؑ سے کی محبت میں مرا تو میں جنت میں انبیاء کے ساتھ اُس کا کفیل ہوں گا خبردار جو شخص بغض آلِ محمدؑ میں مرا قیامت کے دن جب وہ آئے گا تو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا یہ اللہ کی رحمت سے نا امید ہے اور جو شخص آلِ محمد کے بُغض میں مراوہ کافر مرا خبردار جو شخص بُغضِ آلِ محمدؑ میں مراوہ جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا۔

۴۲ (بحذف اسناد) عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے علیؑ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ پوچھا تو آپؐ غضبناک ہو گئے پس فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا اُس کا انکار کرتے ہیں جس کی اللہ کے نزدیک منزلت میری منزلت کی طرح ہے اور سوائے نبوت کے میرے مقام کی طرح مقام ہے خبردار جس نے علی سے محبت کی اُس نے مجھ

سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اللہ اُس پر راضی ہوا اور اسکے لئے جنت ہے خبردار جس نے علی سے محبت کی ملائکہ اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت کے تمام دروازے کھول دیے جائیں گے وہ جس دروازے سے چاہے گا بغیر حساب داخل ہوگا اور جس نے علی سے محبت کی اللہ اس کے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دے گا اور اُس کا حساب انبیاء کے حساب کی طرح ہوگا خبردار جس نے علی سے محبت کی وہ دنیا سے نہیں اُٹھے گا جب تک کوثر نہ پی لے اور شجر طوبی سے کھانہ لے اور جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے خبردار جس نے علی سے محبت کی اللہ اُس پر سکرات موت کو ہلکا کر دے گا اور اُس کی قبر کو جنت کے ٹکڑوں سے ایک ٹکڑا قرار دے گا خبردار جس نے علی سے محبت کی اللہ اس کو اس کے بدن کے پسینہ کے ہر قطرہ کے بدلے ایک حور عطا کرے گا اور وہ اپنے اہل خانہ سے اسی (۸۰) لوگوں کی شفاعت کرے گا اس کے بدن کے ہر بال کے بدلہ جنت میں ایک مدینہ ہوگا خبردار جس نے علی کو پہچانا اور اُن سے محبت کی تو اللہ اس کی طرف ملک الموت کو مبعوث فرمائے گا جس طرح انبیاء کی طرف مبعوث فرمایا اور منکر و نکیر کی گھبراہٹ کو اس سے دفع فرمائے گا اور اس کی قبر کو منور فرمادے گا اور ستر سال کی مسافت کے برابر کشادہ کر دے گا اور قیامت کے دن اُس کے چہرہ کو روشن کر دے گا خبردار جس نے علی سے محبت کی تو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایہ میں صدیقین و شہداء و صالحین کے ساتھ اس کو سایہ عطا کرے گا اور بڑی مصیبت اور شدید گھبراہٹ سے امن دے گا خبردار جس نے علی سے محبت کی اللہ اس کی نیکیاں قبول فرمائے گا اور اس کے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور جنت میں اُس کے رفیق سید الشہداء حمزہؓ ہونگے خبردار جس نے علی سے محبت کی اللہ اُس کے دل میں حکمت کو ثبت کر دے گا اور اس کی زبان پر حق بات جاری کر دے گا اور اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دے گا خبردار جس نے علی سے محبت کی اُس کا زمین میں اسیر اللہ نام ہوگا اور اس پر اللہ فرشتے حاملانِ عرش فخر کریں گے خبردار جس نے علی سے محبت کی تو

عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ اُس کو ندا دے گا اے اللہ کے بندے اب از سرِ نو عمل کر اللہ نے تمہارے سارے گناہ معاف فرما دیئے ہیں خبردار جس نے علی سے محبت کی تو وہ قیامت کے دن اسطرح آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند جیسا ہوگا خبردار جس نے علی سے محبت کی اللہ اس کے سر پر کرامت کا تاج رکھے گا اور اس کو عزت کا لباس پہنائے گا خبردار جس نے علی سے محبت کی وہ پُل صراط سے تیز رفتار برق کی طرح گزر جائے گا اور گزرنے والوں کی صعوبت کو نہ دیکھ سکے گا خبردار جس نے علی سے محبت کی تو اللہ اُس کے لئے جہنم اور نفاق سے برات اور صراط سے گزرنے اور عذاب سے امان کا پروانہ لکھ دے گا خبردار جس نے علی سے محبت کی تو اللہ اُس کا نامہ اعمال نہیں کھولے گا اور نہ اُس کے لئے میزان نصب کرے گا اور اس کو کہا جائے گا جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو جا خبردار جس نے علی سے محبت کی وہ حساب، میزان اور صراط سے امن پائے گا خبردار جو آلِ محمد کی محبت میں مرا تو ملائکہ اُس سے مصافحہ کریں گے اور ارواحِ انبیاء اُن کی زیارت کریں گے اور اللہ اس کی ہر حاجت کو پورا کرے گا خبردار جو آلِ محمد کی محبت میں مرا وہ ایمان پر مرا اور جنت میں مَیں اُس کا کفیل ہوں گا اور جو آلِ محمدؐ کی بغض میں مرا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا یہ شخص اللہ کی رحمت سے ناامید ہے خبردار جو شخص آلِ محمدؐ کی بغض میں مرا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا خبردار جو بغض آلِ محمدؐ میں مَرا وہ قبر سے سیاہ رو اُٹھے گا۔

۴۳ (بحذف اسناد) ابن عباسؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے اس حالت میں کہ وہ ولایت علی بن ابی طالب کا انکار کرتا ہو تو اللہ اُس پر غضبناک ہوگا اور اس کے اعمال میں سے کوئی عمل قبول نہیں کرے گا پس اُس پر ستر فرشتے مقرر ہونگے جو اُس کے چہرہ پر تھوکیں گے اور اللہ اُسے سیاہ

چہرے اور نیلی آنکھوں کے ساتھ محشور فرمائے گا ہم نے کہا اے ابن عباسؓ کیا آخرت میں علیؑ بن ابیطالب کی محبت نفع پہنچائے گی تو انہوں نے کہا اُن کی محبت میں اصحاب رسول نے تنازع کیا یہاں تک کہ ہم نے رسول اللہؐ سے پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا مجھے چھوڑ دو اُس وقت تک کہ وحی آئے پس جب جبرئیل نازل ہوئے تو اُن سے سوال کیا جبرئیل نے کہا میں اس کے متعلق اپنے ربّ سے سوال کرتا ہوں وہ آسمان کی طرف لوٹ گئے پھر زمین پر نازل ہوئے تو اُنہوں نے کہا اے محمدؐ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے میں علی سے محبت کرتا ہوں اور جس نے اُس سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے بُغض کیا اُس نے مجھ سے بُغض کیا اے محمد جیسے تم ہو ویسے علی ہے اور جیسے علی ہے ویسے اُس کے محبّ ہیں چاہے وہ گناہ کے مرتکب ہوں۔

۴۴ طریق مخالفین سے موفق بن احمد نے کتاب ''فضائل امیر المومنین علی'' میں اپنی سند سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے فرمایا اے علی اگر کوئی بندہ اللہ کی اتنی عبادت کرے جتنا عرصہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم میں قیام کیا اور اُحد پہاڑ کی مثل سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور اتنی لمبی عمر پائے کہ ایک ہزار سال پیدل حج کرے اس کے بعد وہ صفا و مروہ کے درمیان ظلماً قتل ہو جائے مگر اے علی تم سے محبت نہ کرے تو وہ نہ تو جنت کی خوشبو سونگھ سکے گا اور نہ ہی اس میں داخل ہوگا۔

۴۵ موفق بن احمدؒ نے اپنی سند کے ساتھ انس بن مالکؓ سے روایت نقل کی اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی سے محبت ایسی نیکی ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے برائی نقصان نہیں دے سکتی اور اس کی بُغض ایسی برائی ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی نفع نہیں دے سکتی۔

۴۶۔ (بحذف اسناد) عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آپ نے فرمایا جس نے یہ خیال کیا کہ وہ مجھ پر ایمان لایا اور اس پر جو میرے ساتھ نازل ہوا اور بغض علی بھی رکھتا ہو وہ جھوٹا ہے مومن نہیں ہے۔

۴۷۔ طریق مخالفین سے ابوالمظفر سمعانی نے کتاب ''مناقب صحابہ'' میں اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کی کہ جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے کہا کہ میں اور علیؑ عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے تو نبی خدا نے علی کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اے علی تیری پانچ چیزیں میری پانچ چیزوں میں رکھی گئی ہیں تیرا ہاتھ میرے ہاتھ میں اے علی میری خلقت اور تیری خلقت ایک درخت سے ہے میں اس کی اصل ہوں اور تو اس کی فرع ہے حسن اور حسین اس کی ٹہنیاں ہیں جو اس کی ٹہنیوں سے کسی ٹہنی کے ساتھ وابستہ ہوا وہ جنت میں داخل ہو گا یا علی اگر میری اُمت اتنے روزے رکھے کہ کُبڑا ہو جائیں اور نماز پڑھے حتیٰ کہ بوسیدہ چمڑے کی طرح ہو جائے پھر تم سے بُغض رکھے تو اللہ ان کو منہ کے بل جہنم مین گرائے گا۔

۴۸۔ طریق مخالفین سے حافظ ابونعیم اپنی سند کے ساتھ ابی عبداللہ جدلی سے روایت نقل کی کہ علی علیہ السلام نے فرمایا وہ برائی جس پر اللہ نار میں گرائے گا اور کوئی عمل قبول نہیں کرے گا میں نے کہا ہاں تو آپ نے یہ آیت پڑھی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ فَذَعِ يَوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ و مَنْ جَاءَ بالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (النمل ۸۹) جو شخص بھلائی لے کر آئے گا اُسے اُس سے زیادہ بہتر صلہ ملے گا اور ایسے لوگ اُس دن کے ہول سے محفوظ ہوں گے اور جو برائی لیے

ہوئے آئے گا ایسے سب لوگ اوندھے منہ آگ میں پھینکے جائیں گے کیا تم لوگ اس کے سوا کوئی اور جزا پا سکتے ہو کہ جیسا کرو ویسا بھرو۔ پھر فرمایا اے ابا عبداللہ وہ نیکی ہماری محبت ہے اور بُرائی ہمارا بُغض ہے۔

۴۹۔ (بحذف اسناد) ابوشبل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اس سے ابتداء کرتے ہوئے کہ تم لوگوں نے ہم سے محبت کی اور لوگوں نے ہم سے بُغض کیا اور تم لوگوں نے ہماری تصدیق کی اور لوگوں نے ہماری تکذیب کی تم نے ہمارے ساتھ صلہ رحمی کی اور لوگوں نے ہمارے ساتھ ظلم کیا اللہ تعالیٰ تمہارے زندہ لوگوں کو ہمارے زندہ لوگوں کے ساتھ ملا دے اور تمہارے مرحومین کو ہمارے مرحومین سے مِلا دے اللہ کی قسم بندے کے درمیان اور اس بات کے درمیان کہ اللہ تعالیٰ اس کی آنکھیں ٹھنڈی کرے فاصلہ نہیں ہے مگر یہ کہ اُس کا سانس اس مقام تک پہنچ جائے اور پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا اور جلد کو کھنچا یہ عمل آپ نے دو مرتبہ کیا۔ راوی کہتا ہے کہ خدا کی قسم آپ اُس وقت تک خوش اور راضی نہیں ہوئے جب تک انہوں نے مجھ سے قسم نہ لے لی پھر امام علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مجھ سے بیان کیا میرے والد محمد بن علی (امام محمد باقر علیہ السلام) نے کہ اے ابوشبل کیا تم اس بات پر خوش و راضی نہیں ہو کہ تم بھی نماز پڑھتے ہو اور وہ بھی نماز پڑھتے ہیں مگر وہ تمہاری نمازیں قبول فرمائے گا اور اُن کی نمازیں قبول نہیں کرے گا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ حج تم بھی کرتے ہو اور وہ بھی کرتے ہیں مگر وہ تم سے اپنا ذکر قبول کرے گا اُن کا نہیں خدا کی قسم وہ نماز قبول نہیں کرتا مگر تمہاری وہ زکوٰۃ قبول نہیں کرتا مگر تمہاری وہ حج قبول نہیں کرتا مگر تمہارا پس تم اللہ سے ڈرو بے شک تم مصالحت میں ہو اور امانتیں ادا کرو جب لوگوں کو الگ الگ کیا جائے تو لوگ اپنی اپنی خواہش

کے ساتھ ہونگے مگر تم حق کے ساتھ ہوگے جو تم نے ہماری اطاعت کی کیا ان میں قاضی، امراء اور اصحابِ مسائل نہیں ہیں میں نے عرض کیا بالکل ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا تم اللہ سے ڈرو تم سارے لوگوں کو سمجھانے کی طاقت نہیں رکھتے لوگوں نے دین کے احکامات کچھ یہاں سے کچھ وہاں سے اخذ کئے ہیں اور تم نے وہی اخذ کیا جو اللہ نے چاہا بے شک اللہ نے اپنے بندوں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چُن لیا اور تم نے بھی اُسی کو پسند کیا جسے اللہ نے پسند کیا پس اللہ سے ڈرو امانتیں ادا کرو چاہے کالا ہو یا سفید ہو اور چاہے وہ حروری ہو (عراق کے خوارج) اور چاہے وہ شامی ہو۔

۵۰ (بحذف اسناد) عمرو بن ابی مقدام سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا آپ نے فرمایا تمام ناصبی چاہے عبادت کریں اور چاہے عمل میں مشقت اٹھائیں وہ اس آیت سے منسوب ہیں عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلىٰ نَارًا حَامِيَةً (الغاشیہ ۳) سخت مشقت اُٹھانے والے شدید آگ پر جھلس رہے ہونگے۔ پس ہر ناصبی مجتہد ہے اور اس کا عمل ضائع ہے۔

مولّف نے کہا ناصبی اُسے کہتے ہیں جو امیر المومنین علی علیہ السلام پر کسی غیر کو مقدم کرے جیسا کہ صریح روایت میں موجود ہے۔

۵۱ (بحذف اسناد) حنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ اُنہوں نے فرمایا کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ناصبی نماز پڑھے یا زنا کرے یہ آیت انہی کے متعلق نازل ہوئی عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلىٰ نَارًا حَامِيَةً (الغاشیہ ۳)

۵۲ (بحذف اسناد) ابی حمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا اُنہوں نے فرمایا تمہارے مخالف چاہے عبادت کریں یا مشقت اٹھائیں وہ منسوب ہیں اس آیت سے وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلىٰ نَارًا حَامِيَةً (الغاشیہ ۳)

۵۳ (بحذف اسناد) محمد بن حمران نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک دن میں اور میرے والد مسجد نبوی میں گئے جبکہ امام جعفر صادق علیہ السلام قبر اور ممبر کے درمیان اپنے اصحاب میں تشریف فرما تھے ہم ان کے قریب گئے اور سلام کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم میں تمہاری ہوا اور تمہاری ارواح کو پسند کرتا ہوں تم اس پر تقویٰ و اجتہاد کے ساتھ میری مدد کرو اور جان لو کہ ہماری ولایت نہیں پہنچتی مگر تقویٰ اور اجتہاد کے ذریعہ سے تم میں سے جو قوم اما ایمان لائی پس اُس نے عمل کیا ان کے عمل کے ساتھ تم اللہ کے شیعہ ہو اور تم اللہ کے مددگار ہو اور تم اوّل سبقت کرنے والے ہو اور آخرت میں سبقت کرنے والے ہو تم دنیا میں ہماری محبت کے طرف سبقت کرنے والے ہو اور آخرت میں جنت کی طرف سبقت کرنے والے ہو میں تم کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضمانت پر جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ تم طیب ہو اور تمہاری عورتیں طیبات ہیں ہر مومنہ حور اور ہر مومن صدیق ہے امیر المومنین علیہ السلام نے قنبر سے فرمایا تمہیں بشارت ہو اور دوسروں کو بشارت دے دو خدا کی قسم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو اپنی اُمت پر ناراض تھے سوائے شیعہ کے خبردار بے شک ہر چیز کے لئے عروہ (رسی) ہے اور شیعہ دین کی رسی ہیں خبردار ہر شی کے لئے ایک شرف ہے اور دین کا شرف شیعہ ہیں اور ہر شے کے لئے سردار ہے اور مجالس کے سردار شیعہ ہیں اور ہر چیز کے لئے امام ہیں اور زمین کی امام وہ زمین ہے جس پر شیعہ سکونت

پذیر ہیں بے شک ہر چیز کی ایک خواہش ہوتی ہے اور دنیا کی خواہش یہ ہے کہ ہمارے شیعہ اس میں رہائش اختیار کریں اللہ کی قسم جو کچھ زمین میں ہے اگر تمہارا کوئی فرد اس میں شامل نہیں تو تمہاری مخالفت کرنے والوں کی کوئی پاکیزہ چیز مکمل نہیں ہوگی اور ان کے لئے آخرت میں بھی کوئی حصہ نہیں ہوگا اور ہر ناصبی اگرچہ عبادت کرے اور کوشش کرے وہ اس آیت کی طرف منسوب ہوگا۔ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً (الغاشیہ ۳،۴) محنت کرنے والے تھک جانے والے گرم آگ میں داخل ہونگے۔

چودھویں فصل:

روز قیامت مخلوق سے ولایت و محبت اہل البیت علیہم السلام کا سوال ہوگا جو یہ لے کے آئے گا اُس کا عمل قبول ہوگا عامہ اور خاصہ کے طریق سے

۱۔ (بحذف اسناد) حسین بن علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو کان کو ہوتی ہے اور عمرؓ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو آنکھ کو ہوتی ہے اور عثمانؓ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو دل کو ہوتی ہے امام حسینؑ نے فرمایا جب ہم اگلے روز بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو اُن کے پاس امیر المومنینؑ اور ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ تشریف رکھتے تھے پس میں نے عرض کیا اے بابا جان میں نے آپ سے آپ کے اصحاب کے متعلق جو بات سُنی اس کا کیا مطلب ہے پس رسول اللہؐ نے فرمایا ہاں پھر اپنے ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کیا فرمایا یہ میرے کان، آنکھ اور دل ہیں

اور عنقریب ان سے میرے اس وصی اور اشارہ کیا علی بن ابیطالب کی طرف کی ولایت کے متعلق سوال ہوگا پھر سرکارؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُوَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤلاً (اسراء ۳۶) یقیناً کان، آنکھ اور دل سب سے باز پُرس ہوگی۔ اس کے بعد فرمایا مجھے اپنے ربّ کی عزت کی قسم میری ساری اُمت قیامت کے دن کھڑی ہوگی اور ان سے اس کی ولایت یعنی علی کی ولایت کا سوال ہوگا اور یہ سوال اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ثابت ہے وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْؤُلُوْنَ (الصافات ۲۴) ان کو روکو ان سے سوال کرنا ہے۔

۲۔ (بحذف اسناد) ابوسعیدؓ نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ کے اس قول کے متعلق پوچھا وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْن تو فرمایا عَنْ وِلَايَةِ عَلِيٍّ وہ سوال ولایت علی کا ہوگا کہ کیا اس کے امر پر عمل کیا اور بے شک اللہ ان سے زیادہ علم رکھتا ہے کہ وہ اس کے رسولؐ کے بعد خلیفہ ہے۔

۳۔ (بحذف اسناد) عبداللہ بن انس بن مالکؓ نے روایت کی اپنے باپ اور جد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کے دن آئے گا اور جہنم پر پل صراط نصب کیا جائے گا تو اس سے کوئی نہیں گزر سکے گا مگر وہ جس کے پاس ولایت علیؑ بن ابیطالب کا پروانہ ہوگا اور اللہ کے اس قول کا یہی مطلب ہے۔ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْن یعنی عَنْ وِلَايَةِ عَلِيِّ بن ابيطالب عليه السلام

۴۔ (بحذف اسناد) ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْن کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا عَنْ وِلَايَةِ عَلِيِّ بن ابيطالب عليه السلام

٥ شیخ طوسی نے ''مصباح الانوار'' میں اپنی سند کے ساتھ عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت نقل فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو میں اور علی اپنے ہاتھوں میں تلوار لئے ہوئے کھڑے ہونگے اللہ کی مخلوق سے کوئی پُل سے نہیں گزرے گا جس سے علی کی ولایت کا سوال نہ ہوگا جس کے پاس ولایت علی ہوگی وہ نجات پائے گا اور کامیاب ہوگا نہ ہوئی تو ہم اُس کی گردن اڑا دیں گے اور جہنم میں ڈال دیں گے اس کے بعد آپؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْـُٔوْلُوْنَ. مَالَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ . بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ (الصافات ۲۴ تا ۲۷)

٦ تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں اللہ کے اس قول وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ يَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ (البقرہ ۹۱) ترجمہ: اور جب ان یہودیوں سے کہا جاتا ہے کہ تم اس چیز پر ایمان لاؤ جس کو خدا نے نازل کیا ہے تو وہ جواب میں کہتے ہیں کہ ہم اس چیز پر ایمان لائے ہیں جو ہم پر نازل کی گئی ہے اور وہ اس کے ماسوا منکر ہیں کے متعلق امام حسن عسکریؑ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ کہ جب یہودیوں سے جن کا ذکر پہلے گزرا کہا جاتا ہے کہ اٰمِنُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تم اس کتاب پر ایمان لاؤ جو خدا نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی ہے اور وہ قرآن ہے جو حلال و حرام اور فرائض و احکام پر مشتمل ہے تب وہ یہودی جواب دیتے ہیں قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ يَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ کہ ہم توریت پر ایمان لائے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی ہے اور وہ اس کے ماسوا پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ وہ کتاب جس کو وہ یہودی ماسوا میں داخل کرتے ہیں وہ حق ہے کیونکہ وہ کتاب ناسخ ہے اور جو پہلے نازل ہوئی وہ منسوخ ہے اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِيَاءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ اے محبوب ان یہودیوں سے کہہ دو کہ اگر تم توریت پر ایمان رکھتے ہو تو اس سے پہلے

تمہارے اسلاف انبیاء اللہ کو کس لئے قتل کرتے تھے اگر تم توریت پر ایمان رکھتے ہو یعنی توریت میں تو انبیاء کے قتل کرنے کا کہیں حکم نہیں دیا گیا جبکہ تم نے انبیاء کو قتل کیا تو ثابت ہوا کہ تم توریت پر جو تم پر نازل ہوئی ہے ایمان نہیں لائے کیونکہ اس میں انبیاء کے قتل حرمت درج ہے ایسا ہی جب تم محمدؐ اور قرآن پر جو اُن پر نازل ہوا ہے ایمان نہ لائے حالانکہ اُس کتاب یعنی توریت میں اُس پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے تو اس سے بھی نتیجہ نکلا کہ تم اب بھی توریت پر ایمان نہیں رکھتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ جو کوئی قرآن پر ایمان نہیں لاتا تو وہ توریت پر بھی ایمان نہیں رکھتا کیونکہ خدا نے ان سے عہد لے لیا ہے کہ میں اُس شخص کا ایمان قبول کروں گا جو ایک پر ایمان لائے جب تک کہ وہ دوسری پر بھی ایمان نہ رکھتا ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ علی بن ابیطالب کی ولایت پر ایمان لانا فرض کیا ہے جسطرح حضرت محمدؐ پر ایمان لانا فرض کیا ہے پس جو کوئی یہ کہے کہ میں نبوتِ محمدؐ پر ایمان رکھتا ہوں اور علی کی ولایت کا منکر ہوں وہ محمدؐ کی نبوت پر بھی ایمان نہیں لایا کیونکہ جب خدا قیامت کے دن تمام مخلوق کو محشور کرے گا تو پروردگارِ عالم کی طرف سے ایک منادی ایسی ندا کرے گا جس سے اُن کے ایمان اور کفر میں تمیز ہوجائے گی اور وہ کہے گا اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اور دوسرا منادی پکارے گا اے گروہ مخلوق تم بھی اس کلمہ کے کہنے میں اس کا ساتھ دو اس وقت دہریہ معطلہ فرقے تو گونگے ہوجائیں گے اور ان کی زبانیں نہ چلیں گی باقی سب لوگ ان کلمات کو کہیں گے اس طرح دہریہ گونگے پن کے سبب باقی مذاہب والوں سے جدا ہو جائیں گے اس کے بعد منادی ندا کرے گا اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ اس کلمہ شہادت کو مشرکین مجوس و نصاری اور بت پرستوں کے سوا سب لوگ کہیں گے اور مشرک سب گونگے ہو جائیں گے اور اسطرح جملہ خلائق سے الگ ہوجائیں گے پھر منادی ندا کرے گا اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ تمام مسلمان اس شہادت کو اپنی زبان پر جاری کریں گے اور یہودو

نصاریٰ اور تمام مشرکین گونگے پن کے سبب اس کو ادا نہ کر سکیں گے پھر آخر میدانِ قیامت سے ایک ندا آئے گی کہ انکو جنت کی طرف لے چلو اسی اثناء میں ناگاہ خدا کی طرف سے ایک اور ندا آئے گی کہ **وقفوهم انهم مسئلون** انکو ٹھہراؤ کہ ان سے سوال کیا جائے گا یہ ندا اُن گروہ فرشتے جو ان لوگوں کو انکے نبوتِ محمدؐ کی شہادت دینے کے سبب جنت میں لے جانے کو کہتے تھے عرض کریں گے اے پروردگار یہ لوگ کیوں ٹھہرائے جائیں اتنے میں ایک اور ندا پروردگار کی طرف سے آئے گی کہ **وقفوهم انهم مسئلون عن ولاية علی بن ابی طالب و آل محمد** ان کو ٹھہراؤ کہ ان سے علی بن ابیطالب اور آل محمد کہ ولایت کے متعلق سوال کیا جائے گا اے میرے بندو اور میری کنیزو میں نے ان کو محمدؐ کی شہادت کے ساتھ ایک اور شہادت کا بھی حکم دیا ہے اگر اس کو ادا کریں گے تو اپنے ثوابوں کو زیادہ کریں گے اور اپنی موجودہ نیکیوں کو بڑھائیں گے اور اگر اس کو ادا نہ کیا تو نبوت محمد اور میری ربوبیت کی شہادت دینے سے انکو کچھ حاصل نہیں جو کوئی اس شہادت کو لے کر آیا ہے وہ کامیاب اور رستگار ہوگا اور جو کوئی اس کو نہیں لایا وہ ہلاک ہوگا اس وقت ایک شخص کہے گا میں علی کی ولایت کا شاہد اور آلِ محمدؐ کا محب ہوں حالانکہ وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہوگا اور اس کو گمان ہوگا کہ میں جھوٹ بول کر نجات پا جاؤں گا اس سے پروردگار عالم فرمائے گا اے شخص ہم تیرے اس دعویٰ پر علی سے شہادت لیں گے پھر فرمائے گا اے ابوالحسن تو شہادت دے وہ عرض کریں گے اے پروردگار جنت خود ہی میرے دوستوں کی شاہد ہے اور دوزخ میرے دشمنوں کی گواہ ہے جو ان میں سے راست گو ہے اسکی طرف جنت کی ہوائیں آئیں گی اور اس کو اٹھا کر بہشت کی بلند منزلوں اور غرفوں میں لے جائیں گے اور فضل خدا سے دار القامہ میں اس کو اتاریں گی کہ اس میں نہ کسی قسم کی تکلیف پہنچے گی اور نہ کسی طرح کی سُستی اور درماندگی عارض ہوگی اور جو لوگ ان میں جھوٹے ہیں جہنم کی گرم ہوائیں اور گرم پانی اور اس کا سایہ (دوزخ کی آگ کا دھواں) جو تین

شاخوں والا ہے کہ نہ وہ سایہ کرتا ہے اور نہ شعلوں سے بچاتا ہے اس کی طرف آئیں گے اور اس کو اُٹھا کر ہوا میں اونچا کریں گے اور آتشِ جہنم میں جا کر ڈال دیں گے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے علی اس سبب سے تم قسیم النار ہو کہ تم جہنم سے کہو گے کہ یہ شخص تیرے واسطے ہے اور یہ میرے واسطے۔

۷ اور طریق مخالفین سے ابن شیرویہ دیلمی نے ''کتاب الفردوس'' میں قافیہ واؤ میں اپنی سند کے ساتھ روایت کی ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ میں جو جو سوال ہوگا وہ ولایتِ علی بن ابیطالب کے متعلق ہوگا۔

۸ اور انہی کے طریق سے ابونعیم صاحب نے حلیۃ الاولیاء میں اپنی سند کے ساتھ ابن عباسؓ سے اس آیت کا معنی نقل کیا کہ یہ سوال ولایت علی بن ابیطالب کا ہوگا۔

۹ اور انہی کے طریق سے صدر الائمہ موفق بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ اللہ کے اس قول وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ کے متعلق کہا کہ یہ سوال ولایت علی بن ابیطالب کا ہوگا۔

اور اسی کی مثل حبری نے اپنی کتاب میں ابن عباسؓ سے اس کو روایت کیا اور انہی کے طریق سے ابن شہر آشوب نے محمد بن اسحاق سے اور شعبی واعمش وسعید بن جبیر وابن عباس وابونعیم اصبہانی وحاکم حسکانی ونطنزی اور اہل بیت کی جماعت سے وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ کے متعلق نقل کیا کہ یہ سوال ولایت علی بن ابیطالب ومحبت اہل بیت کا ہوگا۔

۱۰ مخالفین کے طریق سے شیرازی نے اپنی کتاب میں اپنی سند کے ساتھ ابن عباسؓ کا قول نقل کیا کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ مالک فرشتے کو حکم دے گا کہ جہنم کے شعلے خوب بھڑکا دو اور رضوان فرشتے کو حکم دے گا جنت کے آٹھ طبقوں کو خوب سجا دو اور فرمائے گا اے میکائیل جہنم پر پل صراط کو نصب کر دو اور فرمائے گا اے جبرئیل عرش کے نیچے میزان عدل نصب کر دو اور ندا دے گا اے محمدؐ اپنی اُمت کو حساب کے لئے قریب کر دو پھر اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ صراط پر سات قناطر کو کھڑا کرو اس میں ہر قنطرہ کی لمبائی سترہ ہزار فرسخ ہوگی اور ہر قنطرہ پر ستر ہزار فرشتے قائم ہونگے وہ اس اُمت کے مردوں اور عورتوں سے سوال کریں گے پہلے قنطرہ پر ولایت علی بن ابیطالب اور اہل بیت محمد کی محبت کا جو ولایت علی کے ساتھ آیا وہ پہلے قنطرہ سے تیز رفتار برق کی طرح گزر جائے گا اور جس کے پاس اہل بیت کی محبت نہ ہوئی وہ اس کے سرے پر ساقط ہو جائے گا اور جہنم کی گہرائی میں ڈال دیا جائے گا چاہے اُس کے اعمال نیک صدیقین کے ستر عمل کے برابر ہونگے اور دوسرے قنطرہ پر نماز کے متعلق سوال کریں گے اور تیسرے قنطرہ پر زکوٰۃ کا سوال کریں گے اور چوتھے قنطرہ پر روزوں کا سوال کریں گے اور پانچویں قنطرہ پر حج کا سوال کریں گے اور چھٹے قنطرہ پر جہاد و عدل کا سوال کریں گے جو ان میں پاس ہوا وہ صراط سے تیز رفتار برق کی طرح گزر جائے گا اور جو ان سوالوں کا جواب نہ دے سکا اُس کو عذاب دیا جائے گا۔

یہ مطلب ہے اللہ کے اس قول کا وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ کا یعنی اے ملائکہ کے گروہ وَقِفُوْهُمْ یعنی بندوں کو قنطرہ اولی پر روکو اور ان سے ولایت علی و حب اہل بیت کا سوال کرو۔

۱۱ اور انہی کے طریق پر ابوالحسن شاذانی فقیہ نے ابوسعید خدریؓ کی روایت نقل کی کہ اُنہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ صراط پر کھڑے ہو جائیں اور براءۃ علی کے بغیر کسی کو نہ گزرنے دیں جس کے پاس علی کی براءۃ نہیں ہوگی تو اللہ تعالیٰ اُن دو نگہبان فرشتوں کو حکم دے گا ان کو روکو اور ان سے پوچھو اگر وہ جواب سے عاجز ہوئے تو ان کو گردن کے بل نار میں پھینک دیا جائے گا یہی مطلب ہے اللہ کے اس قول کا وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان یہ امیر المومنین کی براءۃ کا کیا معنی ہے رسول اللہؐ نے فرمایا یہ نور ساطع سے لکھی ہوئی تحریر ہے اور وہ یہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔

۱۲ (بحذف اسناد) ابی حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مومن ابھی قدم نہیں رکھے گا اللہ تعالیٰ کے سامنے کہ اللہ تعالیٰ اُس بندے سے چار سوال کرے گا تم نے اپنی عمر کہاں فنا کی اپنے جسم کو کس میں مبتلا کیا تم نے مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اہم اہل بیت کی محبت ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہؐ آپ کی محبت کی علامت کیا ہے آپؐ نے فرمایا اس کی محبت اور اپنا ہاتھ علی بن ابیطالب کے سر پر رکھا۔

اس کتاب کے مولّف نے کہا اُن کی محبت کا یہ معنی ہے اُن کی اور اُن کی اہلبیت سے آئمہ علیہم السلام کی ولایت کا اقرار اور اُن کی اتباع کرنا۔

۱۳ طریق مخالفین سے صدر الآئمہ موفق بن احمد نے "کتاب فضائل علی" میں

اپنی سند کے ساتھ ابو برزہؓ سے روایت کی کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہم اُن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ قیامت کے دن بندہ ابھی قدم نہیں رکھے گا کہ اللہ تعالیٰ اُس سے چار سوال کرے گا۔
(۱) اُس کی عمر کے متعلق کہ کہاں فنا کی (۲) اس کے جسم کے متعلق کہ کس میں مبتلا کیا
(۳) اس کے مال کے متعلق کہ کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا (۴) ہم اہل بیت کی محبت۔
عمر بن خطابؓ نے پوچھا آپؐ کے بعد آپ کی محبت کی کیا نشانی ہوگی سرکار رسالت مآبؐ نے فرمایا جبکہ آپ کا ہاتھ علی کے سر پر تھا اور آپ کا رُخ اُن کی طرف تھا فرمایا میرے بعد میری محبت کی نشانی اس کی یعنی علی کی محبت ہوگی۔

۱۴ (بحذف اسناد) امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندہ ابھی قدم نہیں رکھے گا کہ اس سے چار چیزوں کے متعلق سوال ہوگا اُس کی جوانی کے متعلق کہ اُس کو کس میں مبتلا کیا اور اُس کی عمر کے متعلق کہ کس چیز میں فنا کی اور اس کے مال کے متعلق کہ کہاں سے کمایا اور کس میں خرچ کیا اور ہم اہل بیت کی محبت کے متعلق۔

۱۵ (بحذف اسناد) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندہ قدم نہیں رکھے گا کہ اسے چار چیزوں کا سوال ہوگا اس کی عمر کے متعلق کہ کہاں فنا کی اس کے مال کے متعلق کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اُس کے علم کے متعلق کہ کیا اُس پر عمل کیا اور ہم اہل بیت کی محبت کے متعلق۔

۱۶ (بحذف اسناد) ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق نبی مبعوث فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کسی نیکی کو قبول نہیں کرے گا جب تک کہ وہ اُس سے محبت علی کا سوال نہ کرے گا۔

۱۷ (بحذف اسناد) ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بندہ ابھی قدم نہیں رکھے گا کہ اُس سے چار چیزوں کے متعلق پوچھا جائے گا اُس کی عمر کے متعلق کہ کس چیز میں فنا کی اور اُس کی جوانی کے متعلق کہ کس چیز میں مبتلا کی اور اس کے مال کے متعلق کہ کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور ہم اہل بیت کی محبت کے متعلق۔

۱۸ (بحذف اسناد) عمار بن موسیٰ ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے فرض نمازیں اوّل وقت میں ادا کیں پس اُس نے اُس کی حدود کو قائم کیا تو ایک سفید صاف ستھرا فرشتہ اس کو لے کر آسمان کی طرف چلا جاتا ہے اور نماز اپنے پڑھنے والے کو بلند آواز سے کہتی ہے، جسطرح تُو نے میری حفاظت کی اللہ تیری حفاظت کرے اور جسطرح تو نے مجھے حفاظت میں رکھا اللہ بادشاہ کریم تجھے حفاظت میں رکھے۔ اور جس نے بغیر وجہ کے نماز کو اس کے وقت کے بعد پڑھا پس اُس نے اس کے حدود کو قائم نہیں رکھا اس کو ایک سیاہ رنگ کا فرشتہ اندھیرے میں لے جاتا ہے اور نماز اپنے صاحب سے بلند آواز میں کہتی ہے اللہ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا اور جسطرح تو نے میرا لحاظ نہیں کیا اللہ تیرا لحاظ نہ کرے اسکے بعد فرمایا جب بندہ اللہ کے سامنے حاضر ہوگا تو سب سے پہلے اُس سے نماز فرض کا اور زکوٰۃ مفروضہ اور صیام مفروضہ اور حج مفروض اور ہم اہل

بیت کی ولایت کا سوال کرے گا پس جس نے ہماری ولایت کا اقرار کیا پھر اسی پر فوت ہوا اس کی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو قبول فرمائے گا اور اگر اللہ جل جلالہٗ کے سامنے ہماری ولایت کا انکار کیا تو اس کے اعمال سے کوئی شئی قبول نہ کرے گا۔

پندرہویں فصل:

بندوں سے نعمت کا سوال ہوگا اور نعمت آئمہ علیہم السلام ہیں

طریق خاصہ وعامہ سے

۱ (بحذف اسناد) ابو سلیمان عمر بن راشد نے روایت کیا امام جعفر صادقؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْم پھر اُس دن تم سے ضرور نعمت کا سوال ہوگا کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا ہم ہی وہ نعمت ہیں۔ اور اللہ کے اس قول واعتصمو بحبل الله جميعاً کے متعلق فرمایا حبل سے مراد ہم ہیں۔

۲ (بحذف اسناد) جمیل سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْم کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا اس امت سے سوال ہوگا اس کا جو انعام اللہ نے ان پر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے فرمایا اُس کے بعد اُن کی اہل بیت معصومین کے ذریعہ سے کیا۔

۳ (بحذف اسناد) ابی حمزہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کی جماعت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھی تھی پس آپ نے ہمارے لئے کھانا منگوایا ہم نے اس کی

مثل لذیذ اور طیب کھانا نہیں پایا اور ایسی کھجوریں رکھوائیں کہ ہمیں اُن کی صفائی اور حسن کی وجہ سے اُن میں اپنے چہرے نظر آنے لگے ایک شخص نے کہا اس نعمت کے متعلق تم سے ضرور سوال کیا جائے گا جو نعمت فرزندِ رسولؐ کے پاس پائی پس امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزوجل بزرگ و برتر ہے اس بات سے کہ وہ تمہیں کھانا کھلائے اور تم اس سے لطف اُٹھاؤ پھر وہ تم سے اس کا سوال کرے مگر ہاں اُس نے جو تم پر محمدؐ وآل محمدؑ کی صورت میں انعام کیا ہے اُس کا سوال کرے گا۔

۴ (بحذف اسناد) ابی خالد کابلی سے روایت ہے کہا کہ میں امام باقر علیہ السلام کی بارگاہ میں آیا آپ نے کھانا منگوایا میں نے آپ کے ساتھ کھانا کھایا میں نے اس سے زیادہ پاکیزہ اور پُر لطف کھانا کبھی نہیں کھایا جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا اے ابو خالد تم نے ہمارا کھانا کیسا پایا میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان میں نے اس سے زیادہ پاکیزہ اور لطیف کھانا کبھی نہیں دیکھا لیکن مجھے ایک آیت یاد آئی جو کتاب اللہ میں ہے ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْم پھر تم سے اُس دن نعمت کا ضرور سوال ہوگا۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ایسا نہیں تم پر اُس چیز کے متعلق سوال نہیں ہوگا جس پر تمہارا حق ہے۔

۵ ابن بابویہ نے کہا ہم سے حاکم ابو علی حسین بن احمد بیہقی نے بیان کیا اُنہوں نے محمد بن یحییٰ صولی سے روایت کی اُنہوں نے ابو ذکوان قاسم بن اسماعیل سے یہ روایت سیراف شہر میں ۲۸۵ھ میں سُنی اُنہوں نے یہ روایت اہواز میں ابراہیم بن عباس صولی الکاتب سے ۲۲۷ھ میں سُنی انہوں نے کہا ہم ایک دن امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے مجھ سے فرمایا دنیا میں کوئی حقیقی نعمت نہیں ہے پاس بیٹھے ہوئے ایک

فقیر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيم (التكاثر ۸) پھر اُس دن تم سے نعمت کے متعلق ضرور سوال کیا جائے گا۔ اور اس دنیا میں ٹھنڈا پانی نعمت ہے یہ تفسیر سُن کر امام علی رضا علیہ السلام نے بلند آواز سے اس سے کہا تم نے اس طرح سے اس کی تفسیر کی ہے اور تم نے اس کی کئی اقسام بنا ڈالیں کچھ لوگوں نے کہا کہ ٹھنڈا پانی نعمت ہے اور کچھ لوگوں نے کہا کہ اچھا کھانا نعمت ہے اور کچھ اور نے کہا اچھی نیند نعمت ہے مجھ سے میرے والد علیہ السلام نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام کے متعلق بیان کیا کہ ایک مرتبہ ان کے سامنے ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيم کی آیت پڑھی گئی اور ان کے سامنے نعمت کی تفسیر کے متعلق مختلف اقوال بیان کئے گئے امام جعفر صادق علیہ السلام لوگوں کی تفسیر سُن کر غضبناک ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر جو احسان کیا ہے وہ اس کے متعلق اپنے بندوں سے کوئی سوال نہیں کرے گا اور اپنا احسان جتا کر اپنے بندوں کو شرمندہ بھی نہیں کرے گا کیونکہ اگر مخلوق میں سے بھی کوئی ایسا کرے تو وہ بھی قابل مذمت قرار پاتا ہے تو جو چیز مخلوق کے حق میں اچھی نہیں سمجھی جاتی وہ خدا کے متعلق کیسے اچھی سمجھی جا سکتی ہے۔

سنو ہم اہل بیت کی محبت ہی نعمت ہے اور توحید و نبوت کے بعد اللہ تعالیٰ ہماری ولایت کے متعلق اپنے بندوں سے سوال کرے گا اور جس بندے نے اس نعمت کو ادا کیا ہوگا تو وہی نعمت اسے جنت کی اس نعمت تک لے جائے گی جس پر زوال نہ ہوگا اور میرے والد علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی روایت سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علی مرنے کے بعد بندے سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہؐ کے ساتھ تمہاری ولایت کے متعلق پوچھا جائے گا کیونکہ خدا نے تمہیں ولی بنایا ہے اور میں نے تمہارا اعلان کیا ہے اور جو اس کا اعتقاد رکھتا ہوگا اور اس کا اقرار کرے گا تو وہ اس نعمت میں منتقل ہو جائے گا جس پر زوال نہیں آئے گا پھر ابوذکوان نے مجھے یہ حدیث سُنا کر

میرے کسی سوال کے بغیر مجھ سے کہا میں یہ حدیث چند وجوہات کی بنا پر تمہیں سُنا رہا ہوں ایک وجہ تو یہ ہے کہ تم بصرہ سے سفر کر کے میرے پاس آئے ہو اور دوسری وجہ یہ ہے کہ میں نے یہ حدیث تمہارے چچا سے سُنی تھی اور تیسری وجہ یہ ہے کہ میں کچھ عرصے سے لغت اور اشعار میں مصروف رہا اور اس کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوتا تھا ایک رات میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی لوگ آپ کو سلام کر رہے تھے اور آنحضرتؐ انہیں جواب دے رہے تھے میں نے آگے بڑھ کر آپ کو سلام کیا مگر آپ نے مجھے جواب نہ دیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں آپ کا اُمتی نہیں ہوں آپؐ نے فرمایا ہاں تم میرے اُمتی ہو لوگوں کو نعمت والی وہ حدیث سُناؤ جو تم نے ابراہیم سے سُنی تھی صولی نے کہا اس حدیث کو لوگوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے مگر لوگوں نے اس میں نعیم اور آیت کی تفسیر نہیں کی لوگوں نے آنحضرتؐ سے یہ الفاظ روایت کیے قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے توحید و نبوت اور علی بن ابیطالبؑ کی ولایت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

۶۔ (بحذف اسناد) ابی حفص صائغ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ اُنہوں نے ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيم کے متعلق فرمایا خدا کی قسم نعمت سے مراد نہ کھانا ہے نہ پینا ہے بلکہ ہم اہل بیت کی ولایت ہے۔

۷۔ (بحذف اسناد) ابی حفص صائغ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے اس قول ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيم کے متعلق فرمایا نَحْنُ نَعِيم وہ نعمت ہم ہیں۔

۸ (بحذف اسناد) عبداللہ بن نجیح یمانی نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے اس قول ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ کا کیا معنی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ نعمت جس کے ذریعہ سے اللہ نے تم پر انعام فرمایا وہ ہماری ولایت اور محمد وآلِ محمد صلوات اللہ علیہم کی محبت ہے۔

۹ (بحذف اسناد) اصبغ بن نباتہ نے روایت کی علی علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ . نحن النعيم کہ وہ نعمت ہم ہیں۔

۱۰ (بحذف اسناد) محمد بن ابی عمیر نے امام ابی الحسن موسیٰ علیہ السلام سے روایت کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ عزوجل کے اس قول ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ کے متعلق فرمایا ہم مومن کے لئے نعمت ہیں اور کافر کے لئے اندرائن ہیں۔

۱۱ (بحذف اسناد) ابوخالد قابلی نے روایت کی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپؑ کے فرمانے پر میرے لئے کھانا لایا گیا جس سے بہتر کھانا میں نے کبھی نہیں کھایا تھا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اے ابوخالد ہمارا کھانا تم نے کیسا پایا میں نے عرض کی میں آپ پر قربان ہوں میں نے اس سے بہتر کبھی نہیں کھایا لیکن قرآن کی آیت مجھے یاد آ گئی اور خوشگوار طعام بھی بے مزہ ہو گیا فرمایا وہ کونسی میں نے عرض کیا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم اس کھانے کے متعلق تم سے ہر گز سوال نہیں کیا جائے گا اس کے بعد امام مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک نمایاں ہو گئے پھر فرمایا تم جانتے ہو نعیم کیا ہے میں نے عرض کی نہیں فرمایا ہم نعیم ہیں جس کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا۔

۱۲ شیخ مفیدؒ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن سائب سے روایت کی انہوں نے کہا جب امام صادق علیہ السلام عراق تشریف لائے تو مقام حیرہ پر ٹھہرے تو اُن کی بارگاہ میں حضرت ابوحنیفہؒ حاضر ہوئے اور چند سوالات پوچھے اور جو انہوں نے سوال کیے وہ یوں تھے کہ میں آپ پر قربان جاؤں امر بالمعروف کیا ہے تو آپ نے فرمایا اے ابوحنیفہ جو چیز آسمان والوں میں معروف ہے وہ اہل زمین میں بھی معروف ہے اور وہ امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں انہوں نے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں منکر کیا ہے؟ فرمایا وہ دونوں جنہوں نے ان پر ظلم کیا ان سے ان کا حق چھینا اور ان کے بازوؤں پر لوگوں نے حملہ کیا۔ عرض کیا کیا یہ منکر نہیں ہے کہ تم آدمی کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے دیکھو تو اسے روکو تو امام نے فرمایا یہ امر بالمعروف نہیں ہے اور نہ ہی یہ نہی عن المنکر ہے یہ تو صرف اس کی بھلائی ہے جو وہ آگے بھیج رہا ہے حضرت ابوحنیفہؒ نے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں مجھے اس آیت کے متعلق خبر دیجیے۔ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ تو امام علیہ السلام نے فرمایا تمہارے نزدیک اس کا کیا معنی ہے عرض کیا راستے کا امن، بدن کی صحت، وقت کی روٹی امام علیہ السلام نے فرمایا اے ابوحنیفہ جب اللہ تعالیٰ قیامت والے دن تجھے کھڑا کرے گا یہاں تک کہ ہر لقمے کے بارے میں سوال کرے گا جو تم نے کھایا ہر گھونٹ کے بارے میں پوچھے گا جو تم نے پیا اور تیرا کھڑا ہونا طویل ہو جائے گا عرض کیا پھر نعیم کیا ہے فرمایا نعیم ہم لوگ ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے سبب لوگوں کو گمراہی سے بچایا اور اندھے پن سے بینائی عطا کی اور ہمارے سبب جہالت سے علم دیا عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں قرآن ہمیشہ جدید کیسے رہے گا فرمایا اس طرح کے کہ یہ کسی خاص زمانے کے لئے نہیں بنایا گیا کہ بعد والے زمانے کے لئے نہ ہو اگر ایسا ہوا تو عالم کے فنا ہونے سے پہلے قرآن فنا ہو جائے گا۔

۱۳ ابوعلی طبرسی نے مجمع البیان میں لکھا کہ عیاشی نے اپنی سند کے ساتھ حدیث طویل میں روایت کی کہ حضرت ابوحنیفہؒ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت یعنی قیامت کے دن تم سے ضرور بالضرور نعمت کا سوال ہوگا کے متعلق سوال کیا تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے نعمان تمہارے نزدیک اس نعمت سے مراد کیا ہے تو اُنہوں نے عرض کیا میرے نزدیک اس نعمت سے مراد کھانا اور ٹھنڈا پانی مراد ہے پس امام علیہ السلام نے فرمایا جب تمہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا یہانتک کہ وہ ہر لقمے کے بارے میں سوال کرے گا جو تم نے کھایا اور ہر گھونٹ کے بارے میں پوچھے گا جو تم نے پیا پھر تو یہ وقوف بڑا طویل ہو جائے گا ابوحنیفہؒ نے عرض کیا میں آپ پر قربان پھر نعیم کیا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا نعیم سے مراد ہم اہل بیت ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے بندوں پر انعام فرمایا ہماری وجہ سے وہ ایک ہوئے جبکہ وہ آپس میں مختلف تھے اور ہماری وجہ سے اُن کے دلوں میں اللہ نے محبت ڈالی اور وہ بھائی بھائی بن گئے جبکہ وہ ایک دوسرے کے سخت دشمن تھے اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کی طرف ہدایت فرمائی یہ وہ نعمت ہے جو کبھی ختم ہونے والی نہیں۔

۱۴ ابن شہر آشوب نے اللہ تعالیٰ کے قول لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ کے متعلق امام باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ اس آیت میں نعمت سے مراد امن وصحت اور ولایت علی بن ابیطالب علیہ السلام ہے۔

۱۵ التنویر فی معانی التفسیر میں امام باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ نعمت سے مراد امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت ہے۔

۱۶ علی بن ابراھیم نے کہا اللہ کے اس قول میں عن النعیم کا معنی عن الولایۃ ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول دلیل ہے وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ۔

۱۷ ابن الفارسی نے روضۃ الواعظین میں لکھا کہ ہماری اخبار میں روایت کی گئی ہے کہ نعمت سے مراد علی بن ابیطالب علیہ السلام کی ولایت ہے۔

۱۸ طریق مخالفین سے حافظ ابونعیم نے اس آیت کی تفسیر میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ نعمت سے مراد امن، صحت اور ولایت علی علیہ السلام ہے۔

سولھویں فصل:

اللہ تعالیٰ کے قول يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ کی تفسیر میں طریق خاصہ وعامہ سے

۱ (بحذف اسناد) فضیل بن یسارؒ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ کی تفسیر میں امام باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے زمانے اور علی اپنے زمانے اور حسنؑ اپنے زمانے اور حسینؑ اپنے زمانے کے لوگوں کے ساتھ آئیں گے اور جو جس کے زمانے میں فوت ہوا وہ اُسی کے ساتھ آئے گا۔

۲ (بحذف اسناد) جابر نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ اُنہوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ نازل ہوئی تو مسلمانوں نے

کہا یا رسول اللہ کیا آپ تمام لوگوں کے امام نہیں ہیں تو آپؐ نے فرمایا میں تمام لوگوں کی طرف رسول اللہ بن کے آیا ہوں لیکن میرے بعد میری اہل بیت میں سے اللہ کی طرف سے لوگوں پر آئمہ ہونگے جو لوگوں میں قیام کریں گے آئمہ کفر اور گمراہ لوگ اور ان کے پیروکاران پر ظلم کریں گے اور ان کا انکار کریں گے پس جس نے اُن سے دوستی کی اور ان کی اتباع کی اور اُن کی تصدیق کی وہ مجھ سے ہے اور میرے ساتھ ہے اور عنقریب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا خبردار اور جس نے ان کے ساتھ ظلم کیا اور ان کا انکار کیا وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرے ساتھ ہے اور میں اُس سے بری ہوں۔ محمد بن حسن صفار نے اس کی مثل روایت کی احمد بن محمد سے اُنہوں نے حسن بن محبوب سے اُنہوں نے عبداللہ بن غالب سے اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے امام باقر علیہ السلام سے، اور اسی طرح اس کی مثل روایت کی احمد بن محمد بن خالد نے ابن محبوب سے انہوں عبداللہ بن غالب سے انہوں نے جابر بن یزید جعفی سے انہوں نے امام باقر علیہ السلام سے۔

۳ (بحذف اسناد) یعقوب بن شعیب سے روایت ہے اُس نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا یَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ تو آپ نے فرمایا اس کا مطلب ہے کہ ہم اس امت سے ہر زمانے کے لوگوں کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے میں نے عرض کیا اس کا مطلب ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے زمانے کے لوگوں اور علی اپنے زمانے کے لوگوں اور حسن اپنے زمانے کے لوگوں اور حسین اپنے زمانے کے لوگوں کے ساتھ آئیں گے اور ہر امام اپنے زمانے کے لوگوں جو اُن کے سامنے ھلاک ہوئے آئیں گے، امام علیہ السلام نے فرمایا ہاں۔

۴ (بحذف اسناد) داؤد بن سلیمان الفرا الغازی نے روایت کی امام علی رضا سے اُنہوں نے روایت کی اپنے والد سے اُنہوں نے اپنے آباء سے اُنہوں نے علی بن ابیطالب سے اُنہوں نے فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول یَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ کے متعلق فرمایا قیامت کے دن ہر قوم کو اُس کے زمانے کے امام کے ساتھ اور ان کے ربّ کی کتاب اور اُن کے نبی کی سنت کے ساتھ بلایا جائے گا۔

۵ ابو علی طبرسی نے مجمع البیان میں امام علی رضا علیہ السلام سے اسانید صحیحہ کے ساتھ خاصہ اور عامہ کے طریق سے روایت کی کہ امام رضاؑ نے اپنے آباء علیہم السلام سے اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ انہوں نے اس آیت یعنی یَوْمَ نَدْعُوْ الی آخر کے متعلق فرمایا کہ تمام لوگوں کو اُن کے زمانہ کے امام اور ان کے ربّ کی کتاب اور اُس کے نبی کی سنت کے ساتھ بلایا جائے گا۔

۶ ابن شہر آشوب نے خاصہ اور عامہ کے طریق سے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی اُنہوں نے اپنے آباء سے اُنہوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا تمام لوگوں کو اُن کے زمانہ کے امام اور اُن کے ربّ کی کتاب اور اُن کے نبی کی سُنت کے ساتھ بلایا جائے گا۔

۷ (بحذف اسناد) فضیل ابن یسار نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس قول یَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ کے متعلق سوال کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا اے فضیل اپنے امام کی معرفت حاصل کر اگر تم نے اپنے امام کی

معرفت حاصل کر لی تو تمہارے لئے اس بات میں کوئی فرق نہیں آئے گا کہ ان کا امر پہلے ہو یا بعد میں اور جس نے اپنے امام کی پہچان کر لی پھر فوت ہو گیا صاحب امر کے قیام کے سے پہلے وہ اسی طرح ہے جیسے اُن کے لشکر میں کھڑا ہوا نہیں بلکہ اسکی طرح جو اُن کے پرچم کے نیچے کھڑا ہوا۔ راوی نے کہا کہ آپ کے بعض اصحاب نے کہا وہ اسی طرح ہے جیسے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شہید ہوا ہو۔

۸ (بحذف اسناد) عبدالاعلی سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سُنا ہدایت کا سُننا اور اطاعت کرنا نیکیوں کے دروازے ہیں وہ سامع جو فرمانبردار ہو اس پر قیامت کے دن حجت نہ ہو گی اور جو سُننے والا نافرمان ہے اس کے لئے کوئی عذر نہ ہوگا امام مسلمین جب قیامت کے دن خدا سے ملاقات کرے گا تو اپنی حجت کو تمام کرے گا اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ

۹ (بحذف اسناد) عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ کے متعلق سوال کیا کہ روزِ قیامت تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو آپ نے فرمایا امام اُن کا وہ ہو گا جو اپنے اہل زمانہ کے سامنے ہو خواہ ظاہر ہو کر یا غائب ہو کر۔

۱۰ محمد بن مسعود عیاشی نے اپنی تفسیر میں اپنی اسناد کے ساتھ فضیل سے روایت کی اُنہوں نے کہا میں نے امام باقر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم

میں علی علیہ السلام اپنی قوم میں حسنؑ اپنی قوم میں حسینؑ اپنی قوم میں ہر شخص جو جس امام کے زمانہ میں فوت ہوا وہ اُسی کے ساتھ آئے گا۔

۱۱ عیاشی نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوبصیر سے روایت کی اُنہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ انہوں نے فرمایا جب قیامت کا دن آئے گا تو ہر گروہ کو اُس کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا جس کے زمانے میں وہ فوت ہوئے ہوں گے اگر وہ امام کے ساتھ ثابت قدم رہے تو اُن کا اعمال نامہ اُن کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا جس پر اللہ کا یہ قول دلیل ہے يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتَابَهُمْ اور دائیں ہاتھ اعمال نامہ ہونا اُن کی امام کے ساتھ ثابت قدمی کی وجہ سے ہوگا تا کہ وہ اعمال نامہ پڑھیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ الی آخر (الحاقة ۱۹۔۲۰) اُس وقت جس کا نامہ اعمال اُس کے دائیں ہاتھ دیا جائے گا وہ کہے گا لو دیکھو پڑھو میرا نامہ اعمال میں سمجھتا تھا کہ مجھے ضرور اپنا حساب ملے گا اور کتاب سے مراد امام ہے (کیوں کہ کتاب بھی امام کی طرف راہنمائی کرتی ہے) پس جس نے امام کو پس پشت ڈال دیا انہی کے متعلق اللہ فرماتا ہے فنبذ وہ وراءَ ظهورهم (آل عمران ۱۸۷) پس اُنہوں نے اس کو پس پشت ڈال دیا اور جس نے اس کا انکار کیا وہی اصحاب شمال یعنی بائیں ہاتھ والے ہیں جن کے متعلق اللہ فرماتا ہے مَا اَصْحَابُ الشِّمَالِ فِيْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِيْمٍ وَّ ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ اِلَى آخِرِ الآيَةِ (الواقعه ۴۱۔۴۳) اور بائیں ہاتھ والے کون ہیں وہ لوگ لپٹ اور کھولتے ہوئے پانی اور کالے دھوئیں کے سایہ میں ہونگے۔

۱۲ (بحذف اسناد) محمد بن مسلم نے امام باقر و امام جعفر صادق علیہم السلام سے کسی ایک امام سے روایت کی کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے اس قول يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ کے متعلق سوال کیا تو فرمایا دنیا میں جس کی اقتداء کرتے ہونگے وہ اُسی کے ساتھ ہو گا اور سورج اور چاند کو لایا جائے گا تو ان دونوں کو اور جو اُن دونوں کی عبادت کرنے والوں کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

۱۳ (بحذف اسناد) ابو بصیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا امیر المومنینؑ کے اس قول کے متعلق کہ اسلام اپنے آغاز میں اجنبی مسافر کی طرح تھا اور عنقریب دوبارہ اس کی وہی حالت ہو جائے گی مبارک ہو غریب الدیار ہو جانے والوں کے لئے یہ سن کر امام نے فرمایا اے ابو محمد جب ہم سے قائمؑ قیام کریں گے تو ایک نئے امر کی دعوت دیں گے جیسا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایسا کیا تھا امام کا جواب سُن کر میں اُٹھا اور آپ کے سر کا بوسہ دیا اور عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ میرے امام ہیں امامؑ نے فرمایا تمام لوگوں کو اُن کے امام کے ساتھ بُلایا جائے گا سورج کو ماننے والوں کو سورج کے ساتھ چاند کے ماننے والوں کو چاند کے ساتھ نار کو ماننے والوں کو نار کے ساتھ پتھروں کو ماننے والوں کو پتھروں کے ساتھ بُلایا جائے گا۔

۱۴ (بحذف اسناد) عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا زمین ایسے امام سے خالی نہیں چھوڑی جاتی جو اللہ تعالیٰ کے حلال کو حلال کرے اور اس کے حرام کو حرام کرے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر امام کے فوت ہوا

وہ جاہلیت کی موت مرا تو سامعین نے اپنی گردنیں بلند کیں اور آنکھوں کو حیرت سے پھاڑا تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد جاہلوں والی جاہلیت مراد نہیں ہے جب ہم ان کے پاس سے اُٹھ کر آ گئے تو ہمیں سلیمان نے کہا کہ اللہ کی قسم اس سے مراد جاہلوں والی جہالت ہی ہے لیکن جب انہوں نے تمہیں گردنیں لمبی کرتے ہوئے اور آنکھیں پھاڑتے ہوئے دیکھا تو یہ بات ارشاد فرمائی۔

۱۵ اور عیاشی نے اپنی اسناد کے ساتھ بشیر دھان سے روایت کی اُنہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی اُنہوں نے فرمایا خدا کی قسم تم اللہ کے دین پر ہو پھر اس آیت کی تلاوت کی يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ اس کے بعد فرمایا علی ہمارے امام اور رسول اللہ ہمارے امام ہیں کتنے امام ہیں جو قیامت کے دن آئیں گے تو وہ اپنے اصحاب پر لعنت کریں گے اور وہ ان پر لعنت کریں گے اور ہم ذریتِ محمد ہیں اور ہماری ماں فاطمہ صلوات اللہ علیہا ہیں۔

۱۶ اور عیاشی نے اپنی اسناد کے ساتھ جابر سے اُنہوں نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی اُنہوں نے فرمایا جب یہ آیت يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ نازل ہوئی تو مسلمانوں نے کہا یا رسول اللہؐ کیا آپ تمام مسلمانوں کے امام نہیں ہیں تو آپؐ نے فرمایا میں تمام لوگوں کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں مگر میرے بعد میری اہل بیت سے اللہ کی طرف سے آئمہ ہونگے وہ لوگوں میں قیام کریں گے پس لوگ اُن کو جھٹلائیں گے اور اُن پر ظلم کریں گے خبردار جس نے اُن سے دوستی رکھی وہ مجھ سے ہے اور میرے ساتھ ہے اور وہ عنقریب مجھ سے ملاقات کرے گا خبردار جس نے اُن پر ظلم کیا اور اُن کے ظلم میں اُن کی مدد کی

اور اُن کو جھٹلایا وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرے ساتھ ہے اور میں اُس سے بری ہوں اور زیادہ کیا
دوسری روایت میں اس کی مثل کہ اُن پر آئمہ کفر وضلال اور ان کے شیعہ ظلم کریں گے۔

۱۷ اور عیاشی نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کی عبد الاعلیٰ سے انہوں نے کہا
میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سُنا ہدایت کا سننا اور اطاعت کرنا جنت کے
دروازے ہیں وہ سامع جو مطیع ہو اُس پر قیامت کے دن حجت نہ ہوگی اور امام مسلمین جب
قیامت کے دن اللہ سے ملاقات کرے گا تو وہ اپنی حجت اور احتجاج کو تمام کرے گا اللہ کے اس
قول کے مطابق يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ

۱۸ (بحذف اسناد) بشیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا
کرتے (امام کا ہونا) تم میں سے کسی ایک کے درمیان اور اس بات کے درمیان کہ جان حلق
میں اٹک جائے ضروری ہے اور آپ نے اپنے گلے کی طرف اشارہ کیا پھر تلاوت فرمائی
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء ۵۹) مَنْ يُّطِعِ
الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰه (النساء ۸۰) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ
يُحْبِبْكُمُ اللّٰه (آل عمران ۳۱) پھر فرمایا يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ رسول
اللہ تمہارے امام ہیں اور کتنے ہی امام قیامت والے دن آئیں گے جو اپنے اصحاب پر لعنت
کر رہے ہوں گے اور اصحاب ان پر لعنت کر رہے ہوں گے۔

۱۹ (بحذف اسناد) محمد نے روایت کی دو میں سے کسی ایک امام سے کہ اُن سے
اللہ تعالیٰ کے اس قول يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ دُنیا

میں جس کی اقتداء کرتے ہوں گے وہ انہی کے ساتھ ہوں گے اور سورج اور چاند کو لایا جائے گا
تو ان دونوں کو جو اُن دونوں کی عبادت کرتے ہوں گے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

۲۰ (بحذف اسناد) اسماعیل بن ہمام سے روایت ہے کہ امام رضا علیہ السلام
نے اللہ کے اس قول يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ کے بارے میں فرمایا جب قیامت کا
دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہارے ربّ کی طرف سے یہ عادلانہ فیصلہ نہیں ہے کہ تم نے
ہر اس قوم سے روگردانی کر لی جس نے حق سے مُنہ پھیر لیا تو سب کہیں گے کیوں نہیں امام نے
فرمایا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا الگ ہو جاؤ تو وہ الگ ہو جائیں گے۔

۲۱ اور عیاشی نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن حمران سے اُنہوں نے امام جعفر
صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ اُنہوں نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ قیامت کے دن
ہمارے ساتھ ہو تو ایک دوسرے پر لعن نہ کیا کرو اللہ سے ڈرو اور اُس کی اطاعت کرو اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ

۲۲ (بحذف اسناد) امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے خبردار تم اللہ کی
حمد بیان کرو اس لئے کہ جب قیامت کا دن ہوگا ہر قوم کو اس کی طرف بلایا جائے گا جسے وہ ولی
مانتے ہونگے تو ہم رسول اللہؐ کی پناہ میں ہوں گے اور تم سب ہماری طرف آؤ گے۔

۲۳ راوندی نے الخرائج میں ابو ہاشم سے روایت کی اُنہوں نے ابو محمد عسکری
علیہ السلام سے اُن سے اللہ تعالیٰ کے اس قول ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ

پھر اُن سے فرمائے گا پلِ صراط سے تم اور تمہارے شیعہ گزر جاؤ اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو جاؤ پھر اللہ آئمہ فسق کو بُلائے گا اور خدا کی قسم اُن میں یزید ہوگا اُس کو کہا جائے گا اپنے شیعہ کا ہاتھ پکڑو اور بغیر حساب کے نار میں چلے جاؤ۔

۲۷ اور کتاب الفردوس دوسرے جُز میں ابن شیرویہ نے "باب یا" میں اپنی اسناد کے ساتھ لکھا کہ امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا کہ رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے قول یَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ کے متعلق فرمایا کہ تمام لوگوں کو اُن کے زمانہ کے امام اور اُن کے ربّ کی کتاب اور اُن کے نبی کی سنت کے ساتھ بلایا جائے گا۔

۲۸ ابو اسحاق احمد بن محمد ثعلبی نے اپنی تفسیر میں کہا کہ ہم سے بیان کیا ابو القاسم یعقوب بن احمد ارغیانی نے اُنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابو بکر محمد بن عبداللہ عمانی نے اُنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابو القاسم عبداللہ بن احمد بن عامر طائی نے اُنہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد نے اُنہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا علی بن موسیٰ نے اُنہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد موسیٰ بن جعفر نے اُنہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد جعفر بن محمد نے اُنہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد محمد بن علی نے اُنہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد علی بن الحسین نے اُنہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد حسین بن علی نے اُنہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد علی بن ابیطالب صلوات اللہ علیہم نے اُنہوں نے کہا کہ رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول یَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ کے متعلق فرمایا کہ ہر قوم کو اُن کے زمانہ کے امام اور اُن کے ربّ کی کتاب اور ان کے نبی کی سُنت کے ساتھ بُلایا جائے گا۔

سترہویں فصل:

اس بیان میں کہ قیامت کے دن لوگوں کا حساب آئمہ علیہم السلام پر ہے

۱ (بحذف اسناد) جابر سے روایت ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا اے جابر جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ عزوجل اولین و آخرین کو خطاب کے لئے جمع فرمائے گا رسولِ خُدا اور امیر المومنینؑ کو بُلایا جائے گا پس رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سبز حُلہ پہنایا جائے گا جس سے مشرق و مغرب چمک اٹھیں گے اور اسی کی مثل امیر المومنین کو سبز حُلہ پہنایا جائے گا جس سے مشرق و مغرب چمک اُٹھیں گے پھر بُلایا جائے گا ہمیں اور لوگوں کا حساب ہمارے حوالے کیا جائے گا پس خدا کی قسم ہم اہل جنت کو جنت میں اہل نار کو نار میں داخل کریں گے پھر انبیاء علیہم السلام کو بُلایا جائے گا اور اللہ کے عرش کے پاس دو صفوں میں کھڑے ہونگے یہاں تک کہ ہم لوگوں کے حساب سے فارغ ہونگے جب اہل جنت جنت میں اور اہل نار جہنم میں چلے جائیں گے تو اللہ ربّ العزت علیؑ کو بھیجیں گے تا کہ وہ جنتیوں کو اُن کے منازل تک پہنچائیں اور اُنکا نکاح کریں خدا کی قسم جنت میں اہل جنت کے نکاح علی کریں گے اور یہ شرف اللہ کی طرف سے اُن کے علاوہ اور جو اللہ نے اُن پر فضل و احسان کیا کسی کو حاصل نہیں خدا کی قسم وہ اہل نار کو دوزخ میں داخل کریں گے اور وہ اہل جنت جب وہ اس میں داخل ہو جائیں گے ان پر دروازہ بند کریں گے اس لئے کہ جنت کے دروازوں کے مالک بھی وہی ہیں اور جہنم کے دروازوں کے مالک بھی وہی ہیں۔

۲ (بحذف اسناد) سماعۃ سے روایت ہے کہ میں پہلے ابو الحسن علیہ السلام کے

۷ (بحذف اسناد) محمد بن اسماعیل برمکی سے روایت ہے اُنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا موسیٰ بن عبداللہ نخعی نے اُنہوں نے کہا میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے عرض کیا کہ اے فرزندِ رسولؐ مجھ کو کوئی جامع اور بلیغ زیارت تعلیم فرمائیں تا کہ میں جب بھی آپ حضرات میں کسی کی زیارت کو جاؤں تو اسے پڑھ سکوں پس آپ نے جمیع آئمہ علیہم السلام کے لئے زیارت جامعہ کا ذکر کیا اُس میں سے کچھ اس طرح ہے جو تم سے پھرا وہ دین سے خارج ہو گیا اور تمہاری زواتِ مقدسہ کے ساتھ الحاق ضروری ہے اور جس نے تمہارے حق میں تقصیر کی وہ ہلاک ہوا اور حق تمہارے ساتھ ہے اور حق تم میں ہے اور حق تمہاری طرف سے ہے اور حق تمہاری طرف ہے اور تم رسول خداؐ کے اہل بیت اُن کی کان ہو اور تمہارے پاس نبوت کی میراث ہے اور مخلوق تمہاری طرف لوٹائی جائے گی اور اُن کا حساب تم پر ہے اور تمہارے پاس فصل الخطاب ہے (یعنی تمام زبانوں کا علم)

۸ (بحذف اسناد) عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کا حساب ہمارے سپرد فرما دے گا تو اللہ تعالیٰ کا حق ہوگا ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کریں گے کہ وہ حق ہمیں ہبہ فرما دے تو یہ انہی کے لئے ہوگا اور جو ہمارا حق ہوگا وہ بھی ان کے لئے ہوگا پھر امام علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ

۹ (بحذف اسناد) علی بن ابراھیم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر زمانے کے اُمت کے افراد کا حساب اس زمانے کا امام لے گا آئمہ علیہم السلام اپنے دوستوں اور دشمنوں کو ان کے چہروں کے نشانات سے پہچانیں گے اور اس کی

دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ یہاں رجال سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ وہ سب کو ان کی نشانیوں سے انہیں پہچان لیں گے پس آئمہ علیہم السلام اپنے دوستوں کو ان کا اعمال نامہ ان کے دائیں ہاتھ میں دیں گے تو وہ پل صراط سے جنت کی طرف بغیر حساب کے گزر جائیں گے اور اپنے دشمنوں کو ان کا اعمال نامہ ان کے بائیں ہاتھ میں دیں گے اور وہ بغیر حساب کے دوزخ میں چلے جائیں گے جب ان کے دوست اپنا اعمال نامہ دیکھیں گے تو اپنے بھائیوں سے کہیں گے هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ اِنِّي ظَنَنْتُ اَنِّي مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ (الحاقه ۱۹. ۲۰) لو دیکھو پڑھو میرا نامۂ اعمال میں سمجھتا تھا کہ مجھے ضرور اپنا حساب ملنے والا ہے پس وہ دل پسند عیش میں ہوگا پس فاعل کو مفعول کی جگہ رکھا گیا ہے۔

۱۰ (بحذف اسناد) امام صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ کے متعلق روایت ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کے حساب میں تاخیر فرمائے گا تو ہم عرض کریں گے اے ہمارے اللہ یہ ہمارے شیعہ ہیں تو اللہ عزوجل فرمائے گا میں نے ان کا معاملہ تمہارے سپرد کر دیا اور ان کے بارے میں تمہاری شفاعت کو قبول کیا اور میں نے ان کی خطائیں معاف کر دیں لہٰذا انہیں بغیر حساب جنت میں داخل کر دو۔

اٹھارہویں فصل:

اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی میں و نادی اصحاب الجنة اصحاب النار ان قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربكم حقا قالوا نعم فاذن موذن بينهم ان لعنة الله على الظالمين (اعراف ۴۴)

اور اللہ تعالیٰ کے اس قول میں و بينهما حجاب و على الاعراف رجال يعرفون كلا بسيما هم (اعراف ۴۶)

اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی میں و نادى اصحاب الاعراف رجالا يعرفونهم بسيماهم قالو ما الى قوله ولا انتم تحزنون (اعراف ۴۸. ۴۹)

۱ علی بن ابراھیم نے اس آیت کے معنی میں کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اُنہوں نے محمد بن فضیل سے روایت کی اُنہوں نے ابوالحسن علیہ السلام سے روایت کی اُنہوں نے فرمایا وہ موذن امیر المومنین صلوات اللہ علیہ ہیں جنہوں نے اذان دی اور خلائق نے اُس کو سُنا اور اس پر اللہ عزّ وجل کا سورۃ برات میں قول دلیل ہے و اذان من اللّٰه و رسوله (برات ۳ .۹) امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا میں لوگوں میں اذان ہوں۔

۲ (بحذف اسناد) احمد بن عمر حلال سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق فاذن موذن بينهم ان لعنة الله على الظالمين تو اُنہوں نے فرمایا وہ موذّن امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

۳ (بحذف اسناد) جابر جعفی نے روایت کی امام محمد باقر علیہ السلام سے

اُنہوں نے فرمایا امیر المومنین علی بن ابیطالب صلوات اللہ علیہ نے نہروان سے واپسی پر کوفہ میں خطبہ دیا جب اُن کے پاس خبر پہنچی کہ معاویہ اُن کو سب کرتا ہے اور ان کی ذات میں (نعوذ باللہ) عیب نکالتا ہے اور ان کے اصحاب کو قتل کرتا ہے پس آپ نے کھڑے ہو کر خطاب فرمایا اور خطبہ یہاں تک ذکر ہوا کہ آپؑ نے فرمایا میں دنیا و آخرت میں موذّن ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاذن موذن بينهم ان لعنة الله على الظالمين میں ہی وہ موذن ہوں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا واذان من الله و رسوله پس میں ہی وہ اذان ہوں۔

۴ عیاشی نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن فضیل سے روایت کی اُنہوں نے امام رضا علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول فاذن موذن بينهم ان لعنة الله على الظالمين کے متعلق فرمایا کہ وہ موذن امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

۵ ابن الفتال نے ''روضۃ الواعظین'' میں لکھا کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا الموذن علی علیه السلام موذن سے مراد علی علیہ السلام ہیں۔

۶ ابو علی طبرسی نے مجمع البیان میں کہا کہ روایت کی حاکم ابوالقاسم حسکانی نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد حنفیہؒ سے اُنہوں نے روایت کی علی علیہ السلام سے اُنہوں نے فرمایا وہ اذان میں ہوں۔

۷ اُنہی نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کی ابی صالح سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے کہ اُنہوں نے کہا کہ بے شک علی علیہ السلام کے اللہ کی کتاب میں اسماء (نام) ہیں جن کو لوگ نہیں جانتے اللہ فرماتا ہے فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ انہوں نے فرمایا خبردار اللہ کی لعنت ہو اُن لوگوں پر جنہوں نے میری ولایت کا انکار کیا اور حق کو حقیر جانا۔

۸ (بحذف اسناد) هیثم بن واقد نے روایت کی مقرن سے اُس نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا آپ نے فرمایا ابن کواء امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہنے لگا امیر المومنین اس آیت کا کیا مطلب ہے اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو سب کو ان کی پیشانیاں دیکھ کر پہچانیں گے فرمایا اعراف ہم ہیں ہم اپنے انصار کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے ہم ہی وہ اعراف ہیں کہ اللہ کی معرفت نہیں ہوتی مگر ہماری معرفت کی راہ سے اور ہم ہی وہ اعراف ہیں جن کی معرفت خدا روزِ قیامت صراط پر کرائے گا پس جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ جس نے ہمیں پہچانا ہوگا اور جس کو ہم نے پہچانا ہوگا اور دوزخ میں داخل نہیں ہوگا مگر وہ جس نے ہمارا اور ہم نے اس کا انکار کیا ہوگا اگر خدا چاہتا تو اپنے بندوں کو اپنی معرفت خود کرا دیتا لیکن اُس نے ہم کو اپنے دروازے اپنی صراط اور اپنا راستہ قرار دیا اور وجہ بنایا جس سے اس کی طرف توجہ کی جاتی ہے پس جس نے ہماری ولایت سے عدول کیا اور ہمارے غیر کو ہم پر فضیلت دی تو ایسے لوگ صراط سے دھکیل دیئے جائیں گے جو لوگ غیروں سے تمسک کریں اور مکدر چشموں سے سیراب ہوں وہ کیسے برابر ہوں گے ان کے جو ہماری طرف رجوع کریں اور ایسے چشموں سے سیراب ہوں جو ربّ کے امر سے جاری ہیں جو نہ ختم ہونے والے اور نہ قطع ہونے والے ہیں۔

۹ (بحذف اسناد) حمزہ بن طیّار سے روایت ہے اُنہوں نے کہا مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کی چھ اقسام ہیں میں نے عرض کیا اگر آپ اجازت دیں تو میں ان کو تحریر کرلوں آپ علیہ السلام نے فرمایا لکھ لو پھر آپ نے یہاں تک حدیث ذکر کی کہ لکھو اصحاب اعراف۔ میں نے عرض کی اصحاب اعراف کون ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا ایسے لوگ جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہونگے اگر اللہ نے چاہا تو اُن کے گناہوں کی وجہ

سے اُن کو دوزخ میں ڈالے گا اور اگر اُس نے چاہا تو ان کو جنت میں داخل کرے گا اور یہ اُس رحمت ہوگی۔ مولف کتاب کہتا ہے میں نے یہ ساری مکمل خبر اپنی کتاب ''البرهان فی تفسیر القرآن'' میں اللہ کے اس قول اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ کی تفسیر میں ذکر کی ہے۔

۱۰ (بحذف اسناد) زرارہ سے روایت ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اصحاب اعراف کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں میں نے کہا کہ وہ مومن ہونگے یا کافر اگر مومن ہونگے تو جنت میں جائیں گے کافر ہیں تو دوزخ میں۔ فرمایا اللہ کی قسم وہ نہ مومن ہوں گے نہ کافر، اگر مومن ہوتے تو مومنوں کی طرح وہ بھی جنت میں جاتے اور اگر کافر ہوتے تو کافروں کی طرح دوزخ میں جاتے بلکہ وہ ایسے لوگ ہونگے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہونگی اُن کے اعمال کی کوتاہی سے ایسا ہوگا۔ میں نے کہا وہ اہل جنت سے ہونگے یا اہل نار سے فرمایا ان کو چھوڑ دو جیسے اللہ نے ان کو چھوڑ رکھا ہے میں نے کہا کیا آپ ان کے متعلق بخشش کی امید رکھتے ہیں فرمایا ہاں جیسا کہ اللہ نے ان کو امیدوار بنایا اگر چاہے گا تو ان کو جنت میں داخل کرے گا نہ چاہے گا تو دوزخ میں ان کے گناہوں کے سبب اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ میں نے پوچھا کیا کافر جنت میں جائے گا فرمایا نہیں میں نے کہا تو دوزخ میں صرف کافر ہی جائیں گے فرمایا نہیں بلکہ وہ بھی جن کو اللہ چاہے گا، اے زرارہ میں کہتا ہوں ماشاء اللہ مگر تم نہیں کہتے ماشاء اللہ (جو اللہ چاہے) جب تم بڑے ہوگے تو اس خیال سے پلٹو گے جتنی معلومات بڑھے گی اتنے ہی تمہارے عُقدے حل ہوتے جائیں گے۔

١١ (بحذف اسناد) جابر جعفی نے روایت کی امام باقر علیہ السلام سے اُنہوں نے روایت کی علی علیہ السلام سے اُن کے خطبہ میں جس میں ذکر ہے اُن کے اسماء کا قرآن میں فرمایا ہم اصحاب اعراف ہیں میں، میرے چچا، میرے بھائی اور میرے چچا کا بیٹا اللہ کی قسم جس نے چیرا بیج اور گٹھلی کو ہمارا محبّ نار میں داخل نہیں ہوگا اور ہمارے ساتھ بُغض رکھنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا اللہ عزوجل فرماتا ہے وَعَلَی الْاَعْرَافِ رِجَالٌ یَعْرِفُوْنَ کُلًّا بِسِیْمَاهُمْ ۔

١٢ (بحذف اسناد) سلام بن مکرم الجمال سے روایت ہے اُنہوں نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق وَعَلَی الْاَعْرَفِ رِجَالٌ یَعْرِفُوْنَ کُلًّا بِسِیْمَا هُمْ فرمایا وہ رجال ہم ہیں ہم سے ہونے والے آئمہ جہنم میں داخل ہونے والوں اور جنت میں داخل ہونے والوں کو اسطرح پہچانیں گے جسطرح تمہارے قبیلوں میں ایک آدمی پہچان لیتا ہے کہ اس قبیلہ میں کون نیک ہے اور کون گنہگار۔

١٣ (بحذف اسناد) ابی حمزہ ثمالی نے امام باقر علیہ السلام سے اور اسحاق بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں وَعَلَی الْاَعْرَفِ رِجَالٌ یَعْرِفُوْنَ کُلًّا بِسِیْمَا هُمْ کہا اس میں رجال سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں۔

١٤ (بحذف اسناد) سعد بن طریف سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میں نے امام باقر علیہ السلام سے اس آیت وَعَلَی الْاَعْرَفِ رِجَالٌ یَعْرِفُوْنَ کُلًّا بِسِیْمَا هُمْ کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اے سعد اعراف سے مراد آل محمدؐ ہیں جنت میں

داخل نہیں ہوگا مگر وہ جس نے ان کو اور انہوں نے اس کو پہچان لیا ہوگا اور جہنم میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر جس نے ان کا انکار کیا ہوگا اور انہوں نے اُس کا انکار کیا ہوگا اور وہ اعراف ہیں اللہ نہیں پہچانے گا مگر اُن کی معرفت کی سبیل سے۔

١٥ (بحذف اسناد) برید بن معاویہ العجلی سے روایت ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے وَعَلَی الْاَعْرَفِ رِجَالٌ یَعْرِفُوْنَ کُلًّا بِسِیْمَا هُمْ کے متعلق سوال کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت اس اُمت کے حق میں نازل ہوئی اور رجال سے مراد آل محمدؐ سے آئمہ علیہم السلام ہیں میں نے عرض کیا اعراف کیا ہے فرمایا یہ جنت اور دوزخ کے درمیان صراط ہے پس گنہگار مومنین سے جس کی امام نے شفاعت کی وہ نجات پائے گا اور جس کی شفاعت نہ کی وہ ہلاک ہوگا۔

١٦ (بحذف اسناد) اصبغ بن نباتة سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میں امیر المومنین علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اُس نے آپ سے عرض کیا اے امیر المومنین وَعَلَی الْاَعْرَفِ رِجَالٌ یَعْرِفُوْنَ کُلًّا بِسِیْمَا هُمْ میں اعراف سے مراد کون ہے آپ نے اُس شخص سے فرمایا اعراف سے مراد ہم ہیں ہم اپنے انصار کو اُن کی نشانیوں سے پہچان لیں گے اور ہم اعراف ہیں کہ اللہ نہیں پہچانے گا مگر ہماری معرفت کی سبیل سے اور ہم ہی وہ اعراف ہیں کہ ہم قیامت کے دن جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑے ہونگے کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر جس نے ہمیں پہچان لیا اور ہم نے اُسے پہچان لیا اور کوئی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا مگر جس نے ہمارا انکار کیا اور ہم نے اُس کا انکار کیا اور اگر اللہ چاہتا تو لوگوں کو خود اپنی پہچان کروا دیتا یہاں تک کہ لوگ اُس کو پہچان جاتے اور اُس کو واحد مان لیتے اور اُس

کی طرف اس کے باب سے آجاتے مگر اُس نے ہمیں اپنے ابواب اپنی صراط اور اپنی سبیل اور اپنا باب یعنی دروازہ قرار دیا جہاں سے وہ داخل ہوں۔

۱۷ (بحذف اسناد) بشر بن حبیب سے روایت ہے اُنہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ اُن سے اللہ تعالیٰ کے اس قول وَ بَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْاَعْرَفِ رِجَالٌ يَعْرِفُوْنَ كُلاًّ بِسِيْمَا هُمْ کے متعلق سوال کیا گیا تو امام نے فرمایا حجاب (پردہ) سے مراد جنت اور دوزخ کے درمیان ایک دیوار ہے جس پر جناب رسول خُداؐ اور علی و حسن و حسین و فاطمہ و خدیجہ الکبریٰ علیہم السلام کھڑے ہونگے پس وہ ندا دیں گے کہاں ہیں ہمارے محبّ اور ہمارے شیعہ پس وہ ان حضرات سے ملیں گے اور یہ ہستیاں اپنے محبین و شیعہ کو ان کے ناموں اور ان کے باپوں کے ناموں کے ساتھ پہچان لیں گے یہ مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا يَعْرِفُوْنَ كُلاًّ بِسِيمَا هُمْ یعنی ان کے ناموں کے ساتھ۔ پس یہ حضرات اپنے ہاتھوں کے ساتھ ان کو تھامیں گے اور ان کو پل صراط سے گزاریں گے اور جنت میں داخل کریں گے۔

۱۸ (بحذف اسناد) زِرّ بن حبیش سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب آدمی اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں ان دونوں کے نام منکر اور نکیر ہیں پہلا سوال وہ دونوں اس سے اس کے ربّ کے بارے میں کریں گے پھر اس کے نبی کے بارے میں پھر اس کے ولی کے بارے میں اگر اس نے جواب دے دیا نجات پائے گا اگر نہ دے سکا تو وہ دونوں اسے عذاب دیں گے ایک شخص نے پوچھا اس شخص کا کیا حال ہوگا جو اپنے ربّ اور اپنے نبی کو تو پہچان لے گا لیکن اپنے ولی کو

نہیں پہچان پائے گا تو آپ نے فرمایا وہ مذبذب ہوگا نہ اس طرف اور نہ ہی اس طرف اور جسے اللہ گمراہ ہونے دے اسے کوئی راستہ ملنے والا نہیں تو یہ شخص وہی ہے جسکا کوئی راستہ نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا گیا اے اللہ کے نبی ہمارے ولی کون ہیں تو آپؐ نے جواب میں ارشاد فرمایا اس زمانے میں تمہارے ولی علی ہیں اور ان کے بعد ان کے وصی ہونگے اور ہر زمانے میں ایک عالم ہوگا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی حجت قائم فرمائے گا تا کہ ایسا نہ ہو کہ جیسا اس نے کہا تھا کہ گمراہی تمہاری طرف سے ہی ہے جب تم لوگوں نے انبیاء سے جدائی کر لی رَبَّنَا لَوْ لَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلاً فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّزِلَّ وَنَخْزٰی اے ہمارے پروردگار تُو نے ہمارے پاس کوئی رسول نہ بھیجا کہ ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے ہی ہم تیری آیات کی پیروی اختیار کر لیتے تو جو اُن کی گمراہی ہے وہ ان کی آیات سے لاعلمی ہے اور وہ آیات اوصیاء ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جواب دیا قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَ مَنِ اهْتَدٰی اے نبی ان سے کہو ہر ایک انجام کار کے انتظار میں ہے پس اب منتظر رہو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھی راہ چلنے والے ہیں اور کون ہدایت یافتہ ہیں ان کا انتظار محض یہ ہے کہ وہ یہ کہیں کہ ہم اوصیاء کی معرفت رکھتے ہیں یہاں تک کہ ہم امام کو پہچان لیں گے پس اللہ تعالیٰ نے اس بات کی انہیں عار دلائی ہے۔

پس اوصیاء ہی صراط پر کھڑے ہونگے جنت میں صرف وہی داخل ہوگا جو انہیں پہچانتا ہوگا اور وہ اسے پہچانتے ہونگے اور دوزخ میں صرف وہی داخل ہوگا جس نے ان کا اور انہوں نے ان کا انکار کیا ہوگا اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کا عوام کو تعارف کروایا تھا جب ان سے ان اوصیاء کے بارے میں وعدہ لیا تھا اور ان کی صفات اپنی کتاب میں بیان فرمائیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُوْنَ كُلاًّ

بِسِیْمَا هُمْ وہ اپنے اولیاء پر گواہ ہونگے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر گواہ ہونگے اللہ تعالیٰ نے بندوں سے اطاعت پر پختہ وعدہ لے رکھا ہے اور نبی کریمؐ کی اطاعت کا پختہ وعدہ لے رکھا ہے پس اسی میثاق پر ان پر نبوت کو جاری فرمایا اور اس پر اللہ عز وجل کا یہ قول ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْداً يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْ وَ عَصَوُ الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا (النساء ۴۱، ۴۲) اُس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان لوگوں پر تمہیں گواہ کی حیثیت سے کھڑا کریں گے اُس وقت سب لوگ جنہوں نے رسول کی بات نہ مانی اور اُس کی نافرمانی کرتے رہے تمنا کریں گے کہ کاش زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائیں وہاں یہ اپنی کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔

۱۹ (بحذف اسناد) سلمان فارسیؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں یا کہا میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علی علیہ السلام کے متعلق فرماتے سُنا اے علی تو اور میرے بعد یا فرمایا تیرے بعد اوصیاء اعراف ہیں اللہ نہیں پہچانے گا مگر تمہاری معرفت کی سبیل سے۔

۲۰ (بحذف اسناد) سعد بن طریف نے کہا میں نے امام باقر علیہ السلام سے اللہ عز وجل کے اس قول وَ عَلَى الْاَعَرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمَاهُمْ کے متعلق پوچھا تو امام علیہ السلام نے فرمایا اے سعد اعراف وہ ہیں کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر جس نے ان کو اور انہوں نے اس کو پہچان لیا ہوگا اور اعراف وہ ہیں کہ کوئی شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا مگر وہ جس نے ان کا اور انہوں نے اسکا انکار کیا ہوگا اور اعراف وہ ہیں اللہ نہیں

پہچانے گا مگر ان کی معرفت کی سبیل سے۔ پس جنہوں نے ہمارے غیروں سے دین لیا اور مکدر چشموں سے سیراب ہوئے اور وہ جنہوں نے آل محمد کی طرف رجوع کیا اور اُن کے صافی چشمہ جو اللہ کے علم سے جاری ہے سیراب ہوئے جو نہ ختم ہونے والا ہے اور نہ منقطع ہونے والا ہے برابر نہیں ہیں اگر اللہ چاہتا تو ان کو بغیر واسطہ کے اپنی نشانیاں، معجزات دکھا دیتا حتی کہ وہ اس کے دروازہ سے داخل ہو جاتے مگر اُس نے محمد وآل محمد کو ایسے دروازے قرار دیا جس سے اس کی طرف داخل ہوا جاتا ہے اور اللہ کا قول اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے وليس البر بان تاتو البيوت من ظهورها ولكن البر مَن تقى وا توا لبيوت من ابوابها (بقرہ ۲۔۱۸۹) اور نیکی یہ نہیں کہ تم گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ اور لیکن نیکی یہ ہے کہ جو کوئی اللہ سے ڈرے اور تم گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ۔

۲۱ (بحذف اسناد) جابر بن یزید نے کہا کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے اعراف کے متعلق پوچھا کہ وہ کون ہیں تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز لوگ ہیں۔

۲۲ (بحذف اسناد) ابو بصیر سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول وَعَلَى الْاَعَرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمَاهُمْ کے متعلق امام باقر علیہ نے فرمایا یہاں رجال سے مراد ہم اہل بیت سے امام ہیں جو جنت کے مرتبوں پر سرخ یاقوت کے دروازے پر ہونگے ہم میں سے ہر امام اُسے پہچان لے گا جو اس سے مِلا ہوا ہوگا ایک آدمی نے پوچھا کہ مِلا ہوا کا کیا معنی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ زمانہ جس میں وہ ہے اس سے لیکر اس زمانے تک جس میں وہ تھا۔

۲۳ (بحذف اسناد) مقرن سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا اُنہوں نے فرمایا کہ ابن کوا امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کے پاس آیا۔ الحدیث یہ خبر محمد بن یعقوب الکلینی کے طریق سے گزر چکی ہے۔

۲۴ (بحذف اسناد) ابوبصیر نے روایت کی امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ اُنہوں نے اس آیت وَ عَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمَاهُمْ کے متعلق فرمایا کہ ہم اصحابِ اعراف ہیں جس نے ہمیں پہچان لیا وہ جنت کو جائے گا اور جس نے ہمارا انکار کیا وہ جہنم کو جائے گا۔

۲۵ علی بن ابراھیم علیہ السلام نے اپنی تفسیر میں بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے انہوں نے حسن بن محبوب سے اُنہوں نے ابن ابی عمیر سے اُنہوں نے برید سے انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی اُنہوں نے وَ عَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمَاهُمْ کے متعلق فرمایا اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان ایک بلند ٹیلہ نما مقام ہے اور رجال آئمہ صلوات اللہ علیہم ہیں جو اعراف پر اپنے شیعوں کے ساتھ کھڑے ہونگے مومنین کو بغیر حساب کے جنت میں لے جایا جائے گا پس آئمہ اپنے شیعوں میں سے گنہگاروں کو کہیں گے جنت میں اپنے بھائیوں کو دیکھو جو بغیر حساب کے جنت میں چلے گئے اور اسی کی طرف اللہ تعالیٰ کے اس قول کا اشارہ ہے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ (اعراف ۴۶) سلام ہو تم پر یہ لوگ جنت میں داخل تو نہیں ہوئے مگر اس کے امیدوار ہوں گے۔ پھر ان کو کہا جائے گا وہ جہنم میں اپنے دشمنوں کو دیکھو اور اس کی طرف اللہ کا یہ قول ہے۔ وَ اِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ اَصْحَابِ النَّارِ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور جب اُن کی نگاہیں دوزخ والوں کی طرف پھریں گی تو کہیں گے اے ہمارے ربّ ہمیں ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا۔ وَ نَادٰی اَصْحَابُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمَاهُمْ پھر یہ اعراف کے لوگ دوزخ کی بڑی بڑی شخصیتوں کو ان کی علامتوں سے پہچان کر پکاریں گے قَالُوْا مَا اَغْنٰی عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ دیکھ لیا تم نے آج نہ تمہارے جتھے تمہارے کسی کام آئے وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ اور نہ وہ ساز و سامان جن کو تم بڑی چیز سمجھتے تھے پھر اپنے دشمنوں کو دوزخ میں دیکھ کر کہیں گے اَهٰؤُلَاءِ یہ ہمارے شیعہ اور بھائی ہیں اَلَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ جن کے متعلق تم دنیا میں قسمیں کھا کر کہتے تھے لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ کہ ان کو تو خدا اپنی رحمت میں سے کچھ نہ دے گا۔ پھر اس کے بعد آئمہ اپنے شیعوں سے کہیں گے اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ داخل ہو جاؤ جنت میں تمہارے لئے نہ خوف ہے نہ رنج۔

۲۵ (بحذف اسناد) برید سے روایت ہے اُنہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی اُنہوں نے فرمایا اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان بلند ٹیلہ نما جگہ ہے اور رجال آئمہ صلوات اللہ علیہم ہیں وہ اعراف پر اپنے شیعوں کے ساتھ کھڑے ہونگے۔

۲۶ محمد بن مسعود عیاشی نے اپنی تفسیر میں اپنی اسناد کے ساتھ مسعدۃ بن صدقۃ سے اُنہوں نے جعفر بن محمد سے اُنہوں نے اپنے والد انہوں نے اپنے جد سے اُنہوں نے علی علیہ السلام سے روایت کی انہوں نے فرمایا میں مومنین کا سردار ہوں اور میں سابقین میں اوّل اور خلیفہ رسولِ ربّ العالمین ہوں اور میں جنت و دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں اور میں صاحب اعراف ہوں۔

۲۷ (بحذف اسناد) ہلقام سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میں نے امام باقر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول وَ عَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمَا هُمْ کے متعلق رجال کا پوچھا تو امام علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے قبائل پر عرفاء ہوتے ہیں وہ جانتے ہوتے ہیں کہ ان کے قبائل میں نیک کون ہے اور گنہگار کون ہے میں نے عرض کیا ہاں ایسا ہی ہے امام نے فرمایا وہ رجال ہم ہیں جو تمام لوگوں کو اُن کی نشانیوں سے پہچان لیں گے۔

۲۸ (بحذف اسناد) جناب سلمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے دس مرتبہ سے زیادہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علی کے متعلق یہ کہتے ہوئے سُنا اے علی تم اور تمہارے بعد اوصیاء جنت اور دوزخ کے درمیان اعراف ہیں کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر جس نے تمہیں پہچانا ہوگا اور تم نے اُسے پہچانا ہوگا اور کوئی داخلِ نار نہیں ہوگا مگر وہ جس نے تمہارا انکار کیا اور تم نے اُس کا انکار کیا ہوگا۔

۲۹ (بحذف اسناد) سعد بن طریف سے روایت ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے اس آیت وَ عَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمَا هُمْ کے متعلق فرمایا اے سعد وہ رجال آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر جس نے ان کو پہچان لیا اور اُنہوں نے اس کو پہچان لیا اور کوئی شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا مگر جس نے ان کا انکار کیا اور انہوں نے اسکا انکار کیا ہوگا۔

۳۰ (بحذف اسناد) طیار سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا اصحابِ اعراف کیا شی ہیں فرمایا جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہونگی پس اللہ اگر ان کو جنت میں داخل کرے تو یہ اُس کی رحمت ہوگی اور اگر ان کو عذاب دے تو ان پر ظلم نہیں ہوگا۔

۳۱ اور عیاشی نے کرام (عبدالکریم بن عمرو) کی روایت نقل کی کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سُنا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو سبز اور سفید یاقوت کے بنے ہوئے نور کے سات قبّے لائے جائیں گے اور ہر قبّے میں اپنے زمانے کا امام ہوگا تو اس کے زمانے کے نیک و فاجر لوگ اس کے گرد جمع ہونگے یہاں تک کہ وہ جنت کے دروازے تک پہنچ جائیں گے اس گروہ میں سے پہلا شخص اس صاحبِ قبّہ کو خبر دے گا کہ وہ اہلِ ولایت کو اور دشمنوں کو الگ الگ کردے پھر وہ امام اپنے دشمنوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمائے گا کہ کیا تم وہ لوگ ہو جو یہ قسم اٹھاتے تھے کہ ہمارے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نہیں نوازے گا جاؤ تم جنت میں داخل ہوکے دکھاؤ آج تم پر کوئی خوف نہیں ہونا چاہیے پھر وہ امام اپنے اصحاب سے یہی بات کرے گا پس ظالم کا چہرہ سیاہ ہوگا تو امام اپنے اصحاب کو جنت کی طرف لے جائے گا وہ یوں کہہ رہے ہونگے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اے ہمارے ربّ ہمیں ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کر۔ جب دوسرے قبّے والے جنت میں کم لوگوں کو جاتے ہوئے دیکھیں گے اور دوزخ میں زیادہ لوگوں کو جاتے ہوئے دیکھیں گے تو ان کو یہ خوف لاحق ہوگا کہ وہ بھی دوزخ میں نہ چلے جائیں اور اس پر اللہ کا یہ قول ہے لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَ هُمْ يَطْمَعُوْنَ یہ لوگ جنت میں داخل تو نہیں ہوئے مگر اس کے امیدوار ہونگے۔

۳۲ (بحذف اسناد) ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ امام باقر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول وَ عَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمَاهُمْ کے متعلق سوال کیا گیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا ہم ہی وہ اعراف ہیں کہ اللہ کی معرفت نہیں ہوتی مگر ہماری معرفت کے سبب اور ہم ہی وہ اعراف ہیں کہ نہیں ہوگا کوئی جنت میں داخل مگر جس نے ہمیں پہچانا اور ہم نے اُسے پہچانا ہوگا اور نہیں ہوگا کوئی نار میں داخل مگر جس نے ہمارا انکار کیا اور ہم نے اسکا انکار کیا ہوگا اور اس لئے کہ اگر اللہ چاہتا تو لوگوں کو خود اپنی پہچان کرواتا مگر ایسا نہیں اُس نے ہمیں اپنی معرفت کا سبب وسبیل اور دروازہ قرار دیا جس سے داخل ہوا جاتا ہے۔

۳۳ ابوعلی الفضل بن الحسن طبرسی نے ''مجمع البیان'' میں کہا یہاں رجال کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے اس کے متعلق کئی اقوال ہیں جن میں اسے ایک قول امام باقر علیہ السلام کا ہے کہ رجال سے مُراد آل محمدؑ ہیں کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر جس نے اُن کو پہچان لیا اور اُنہوں نے اس کو پہچان لیا ہوگا کوئی شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا مگر جس نے اُن کا انکار کیا اور اُنہوں نے اس کا انکار کیا ہوگا۔

۳۴ ابوعلی طبرسی نے یہ بھی نقل کیا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان ریت کے ٹیلوں کی طرح بلند جگہ ہے ان پر ہر نبی کے خلیفہ کھڑے ہونگے ان کے ساتھ اپنے زمانے کے گناہ گار ہوں گے جس طرح کسی لشکر کا سپہ سالار اپنے لشکر کے کمزور لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے محسنوں کو جنت کی طرف لے جایا جائے گا تو وہ خلیفہ اپنے ساتھ کھڑے گنگاروں سے کہے گا دیکھو اپنے محسن بھائیوں کو انہیں جنت لے

جایا جا رہا ہے تو گنہگار انہیں سلام کریں گے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَنَادَوْا اَصْحَابَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ (اعراف ۴۶) اور جنت والوں سے پکار کر کہیں گے تم پر سلامتی ہو وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ یہ لوگ جنت میں داخل تو نہیں ہونگے مگر اس کے امیدوار ہونگے کہ اللہ تعالیٰ انہیں نبی کریمؐ اور امامؑ کی شفاعت کے سبب جنت میں داخل فرمادے یہ گناہ گار دوزخ والوں کو دیکھ کر کہیں گے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ اے ہمارے ربّ ہمیں ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا پھر اصحاب اعراف ندا دیں گے اور وہ انبیاء اور خلفاء ہونگے وہ دوزخ والوں کو ڈانٹتے ہوئے کہیں گے مَا اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ دیکھ لیا تم نے آج نہ تمہارے جتھے تمہارے کسی کام آئے اور نہ وہ ساز وسامان جن کو تم بڑی چیز سمجھتے تھے اَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ یعنی یہی وہ کمزور لوگ ہیں جنہیں تم حقیر سمجھتے تھے اور اپنی دنیا کے سبب ان پر فوقیت کا اظہار کرتے تھے پھر وہ اصحاب اعراف ان کمزور لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے ان کے بارے میں فرمائے گئے حکم کے بارے میں بتائیں گے کہ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ داخل ہو جاؤ جنت میں تمہارے لئے نہ خوف ہے نہ رنج۔

۳۵ ابوعلی طبرسی نے یہ بھی لکھا کہ حاکم حسکانی نے اپنی اسناد کے ساتھ مرفوعاً اصبغ بن نباتۃ سے روایت کی کہ میں علی علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ابن الکواء آیا اور اُس نے آپ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اے ابن الکواء تجھ پر افسوس ہے ہم قیامت کے دن جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑے ہونگے جس نے ہماری نصرت کی ہم اُسے اُس کی نشانی سے پہچان لیں گے اور اُسے جنت میں داخل کریں گے اور جس نے ہم سے بُغض کیا ہم اُسے اُس کی نشانی سے پہچان لیں گے اور اُسے نار میں داخل کریں گے۔

٣٦ محمد بن حسن شیبانی نے ''نہج البیان فی تفسیر القرآن'' میں اس آیت کا معنی لکھا کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا یہاں پر رجال سے مراد آلِ محمدؐ سے آئمہ علیہم السلام ہیں وہ اعراف پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد ہونگے وہ مومنین کو ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے اور ہر اُس کو جنت میں داخل کریں گے جنہوں نے اُن کو پہچان لیا اور اُنہوں نے اُس کو پہچان لیا ہوگا اور ہر اُس شخص کو نار میں داخل کریں گے جس نے اُن کا انکار کیا اور اُنہوں نے اس کا انکار کیا ہوگا۔

٣٧ مخالفین کے طریق سے تفسیر ثعلبی میں ابن عباسؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا اعراف صراط پر ایک بلند مقام ہے اُس پر جناب عباسؓ، جناب حمزہؓ، جناب علی بن ابیطالبؑ اور جعفرؓ ذوالجناحین (دو پروں والا) کھڑے ہونگے وہ اپنے محبین کو اُن کے روشن چہروں کے ساتھ پہچان لیں گے اور اپنے مبغضین کو اُن کے سیاہ چہروں کے ساتھ پہچان لیں گے۔

انیسویں فصل:

اللہ تعالیٰ کے قول و نضع الموازين القسط ليوم القيامة فلا تظلم نفس شيئا کے بیان میں

١ (بحذف اسناد) امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس قول ونضع الموازين القسط ليوم القيامة فلا تظلم نفس شيئا کہ ہم قیامت کے دن عدل کے ترازو رکھیں گے اور کسی جان پر کوئی ظلم نہ ہوگا کے متعلق ارشاد فرمایا الموزین (ترازو) سے مراد انبیاء اور اوصیاء ہیں۔

٢ (بحذف اسناد) ھشام بن سالم نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول و نضع الموازين القسط ليوم القيامة فلا تظلم نفس شيئا کے متعلق پوچھا تو امام نے فرمایا ترازو سے مراد انبیاء اور اوصیاء ہیں۔

٣ ابن شهر آشوب نے ''کتاب الفضائل'' میں جمیل بن دراج سے روایت نقل کی ہے اُنہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی اُنہوں نے فرمایا اللہ کے اس قول میں ترازو سے مراد رُسل اور اہل بیت سے آئمہ کرام ہیں۔

٤ البرسی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ عبد اللہ ابن عباسؓ نے کہا موازین (ترازو) سے مراد انبیاء واوصیاء ہیں۔

٥ شیخ ابوعبداللہ محمد بن محمد بن النعمان المفید نے ''شرح اعتقادیہ'' میں لکھا شیخ ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی نے کہا موازین (ترازو) سے مراد اعمال اور ان پر جزا کے درمیان عدل وانصاف ہے اور ہر جزاء کو اس کے مقام ومحل پر رکھنا اور اس کے حقدار کو اس کا حق دینا ہے اس یعنی ترازو کا معنی وہ نہیں ہے جو اہل حشو نے بیان کیا کہ قیامت میں ترازو سے مراد وہی ترازو ہے جو دنیا کے ترازو کی طرح ہے ہر ترازو کے دو پلڑے ہیں اور ان میں اعمال تولیں جائیں گے اعمال اعراض ہیں ان کا وزن کرنا صحیح نہیں ہے اور جو ان کے وزنی اور ہلکا ہونے کا کہا گیا ہے وہ مجازی طور پر ہے اور ان کے بھاری ہونے کا مطلب اعمال کی کثرت ہے اور ان کے حق دار کو ثواب عظیم دینا مراد ہے اور ہلکے ہونے کا مطلب اعمال کا کم ہونا مراد ہے اور خبر میں وارد ہوا ہے امیر المومنین علیہ السلام اور ان کی ذریت سے آئمہ

کرام علیہم السلام موازین (ترازو) ہیں کہ وہ اعمال اور اس کے استحقاق میں عدل کریں گے اور ان میں فیصلہ کریں گے اللہ ان پر رحم فرمائے جو انہوں نے کہا وہ صحیح ہے۔

بیسویں فصل:

نبیؐ اور آئمہؑ کی شفاعت کی اپنے شیعوں کی شفاعت کے بیان میں

۱۔ (بحذف اسناد) انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ ایک دن نبیؐ علی سے ملے اور یہ آیت تلاوت کی وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَن يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (الاسرا. ۷۹) .

پس آپؐ نے فرمایا اے علی میرے اللہ نے مجھے اپنی اُمت کے اہل توحید کی شفاعت کا مالک بنایا ہے اور تجھ سے اور تیری اولاد سے دشمنی رکھنے والے کو اس سے دُور ہٹا دیا جائے گا۔

۲۔ (بحذف اسناد) علی بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ امام باقر علیہ السلام سے روایت کی انہوں نے جابر سے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا میں نے نبیؐ سے سنا انہوں نے فرمایا جب قیامت کے دن لوگوں کو محشور کیا جائے گا تو منادی مجھے ندا دے گا یا رسول اللہ آپ کو آپ کے محبین اور محبین اہل بیت ان کے موالی اور اُن کی طرف لوٹنے والوں کے ثواب وسزا پر متمکن کیا گیا ہے ان کے لئے کافی ہے جو آپ چاہیں۔ میں کہوں گا جنت یا ربّ۔ پس ندا آئے گی آپ ان کو پھیر دیں جدھر آپ چاہتے ہیں اور یہی معنی ہے مقام محمود کا جس کا آپ سے وعدہ کیا گیا ہے۔

۳۔ (بحذف اسناد) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خداؐ نے حضرت علی کو فرمایا یا علی ہمارے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہیں پس جس کسی نے ان میں سے کسی ایک کی اہانت کی اُس نے تیری اہانت کی اور جس نے تیری اہانت کی اُس نے میری اہانت کی اور جس نے میری اہانت کی اللہ تعالیٰ اُسے ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل کرے گا اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تیری روح میری روح اور تیری طینت میری طینت ہے اور تیرے شیعوں کو ہماری طینت سے بچی ہوئی طینت سے خلق کیا گیا ہے جس نے ان سے محبت کی اُس نے ہم سے محبت کی اور جس نے ان سے بُغض رکھا اُس نے ہم سے بُغض رکھا اور جس نے ان سے دشمنی کی اُس نے ہم سے دشمنی کی جس نے ان سے پیار کیا اُس نے ہم سے پیار کیا اے علی تیرے شیعہ کے گناہ اور عیب بخش دیے جائیں گے اے علی اپنے شیعہ کو بشارت دے دو کل جب میں مقام محمود کے لئے اُٹھوں گا تو میں ان کا شفیع ہونگا اے علی تیرے شیعہ اللہ کے شیعہ ہیں اور تیرے انصار اللہ کے انصار اور تیرے اولیاء اللہ کے اولیاء اور تیرا گروہ اللہ کا گروہ ہے اے علی سعید ہے وہ جس نے تجھ سے محبت کی اور شقی ہے وہ جس نے تجھ سے دشمنی کی اے علی جنت میں تیرے لئے کنز ہے اور تجھے دونوں طرف سے اختیار دیا گیا ہے۔

۴۔ محمد بن مسعود عیاشی نے اپنی تفسیر میں لکھا کہ خثیمہ الجعفی سے روایت ہے کہ میں اور مفضل بن عمر ایک رات امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھے ہمارے علاوہ کوئی بھی نہ تھا مفضل الجعفی نے اُن سے عرض کیا میں آپ پر قربان، ہم سے حدیث بیان فرمائیں فرمایا جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ مخلوق کو ایک میدان میں جمع کرے گا جبکہ وہ ننگے اور بے ختنہ ہونگے۔ میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان غرل کیا ہے فرمایا جس طرح لوگ پہلی مرتبہ

خلق ہوئے (یعنی بغیر ختنہ کے) وہ اتنا زیادہ کھڑے ہونگے کہ اُن کا پسینہ اُن کے لبوں تک بہے گا اور وہ کہیں گے کاش اللہ ہمارا فیصلہ کردے چاہے دوزخ ہی کیوں نہ ہو وہ سمجھیں گے اس کھڑے ہونے سے زیادہ راحت تو دوزخ میں ہے پھر وہ آدم کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ آپ ہمارے باپ ہیں اور آپ اللہ کے نبی ہیں آپ اپنے ربّ سے سوال کریں کہ ہمارا فیصلہ کرے چاہے وہ دوزخ ہو آدم کہیں گے میرے ربّ نے مجھے اپنے ہاتھوں سے خلق کیا اور اپنے عرش پر ملائکہ سے مجھے سجدہ کروایا پھر اُس نے مجھے حکم دیا اور میں نے ترکِ اولیٰ کیا اس لئے میں تمہاری راہنمائی اپنے سچے بیٹے نوح کی طرف کرتا ہوں جنہوں نے ساڑھے نو سو سال اپنی قوم میں گزارے اُن کو دعوت حق دی اور قوم کے کثیر لوگوں نے اُن کو جھٹلایا پس وہ نوح کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ اپنے ربّ سے سوال کریں کہ ہمارے درمیان فیصلہ کرے چاہے وہ نار ہی کیوں نہ ہو تو وہ کہیں گے میں تمہارا صاحب نہیں ہوں میں نے کہا تھا اِنَّ ابِنــىُ مِنۡ اَهۡلِىۡ یہ میرا بیٹا میرے اہل سے ہے۔ مگر میں تمہاری راہنمائی اُس کی طرف کرتا ہوں جن کو اللہ نے دارِ دُنیا میں اپنا خلیل بنایا وہ ابراھیم کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے لَسۡتُ بِصَا حِبِكُمۡ میں نے کہا تھا اِنِىّ سَقِيۡمُ میں بیمار ہوں۔ مگر میں تمہاری راہنمائی اُس کی طرف کرتا ہوں جن کے ساتھ اللہ نے کلام کیا یعنی موسیٰ پس وہ موسیٰ کے پاس آئیں گے اور ان سے شفاعت طلب کریں گے تو وہ کہیں گے لَسۡتُ بِصَا حِبِكُمۡ اِنِىۡ صَلَتُ نَفسًا. میں نے خود کو مار ڈالا۔ مگر میں تمہاری راہنمائی اُس کی طرف کرتا ہوں جنہوں نے اللہ کے اذن سے پرندہ خلق کیا اندھوں کو اور برص میں مبتلا لوگوں کو ٹھیک کیا عیسیٰ کی طرف وہ لوگ عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے لَسۡتُ بِصَا حِبِكُمۡ میں تمہاری راہنمائی اُن کی طرف کرتا ہوں جن کی دنیا میں تمہیں بشارت دی گئی اور وہ احمدؐ ہیں اس کے بعد امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اولادِ آدم سے کوئی نبی ایسا نہیں جو محمدؐ کے

جھنڈے کے نیچے نہیں ہوگا وہ لوگ آپؐ کی بارگاہ میں آئیں گے اور عرض کریں گے یا محمد آپ اپنے ربّ سے سوال کریں کہ ہم میں فیصلہ کرے چاہے وہ دوزخ ہی کیوں نہ ہو آپؐ ارشاد فرمائیں گے ہاں میں تمہارا صاحب ہوں پس وہ دارِ رحمان میں آئیں گے اور وہ عدن ہے جس کا دروازہ اتنا بڑا ہے جتنا فاصلہ مشرق و مغرب کے درمیان ہے وہ کنڈا ہلائیں گے اُن سے کہا جائے گا آپ کون ہیں آپ فرمائیں گے میں محمد ہوں کہا جائے گا ان کے لئے دروازہ کھول دیا جائے امامؑ نے فرمایا آپؐ کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا۔

نبی مکرمؐ نے فرمایا جب میں اپنے ربّ کا جلوہ دیکھوں گا میں اُس کی ایسی بزرگ بیان کروں گا جیسی بزرگی نہ مجھ سے پہلے کسی نے بیان کی ہوگی اور نہ بعد میں۔ اس کے بعد میں سجدہ میں جھکوں گا وہ فرمائے گا یا محمد اپنا سر اٹھایئے اور کہیے آپ کا کہا سُنا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی اور جو آپ سوال کریں گے آپ کو عطا کیا جائیگا فرمایا جب میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے ربّ کا جلوہ دیکھوں گا تو میں پہلے سے زیادہ بزرگی بیان کروں گا پھر سجدے میں جھکوں گا تو اللہ فرمائے گا اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سُنی جائے گی شفاعت طلب کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی اور جو سوال کرو گے وہ پورا ہوگا فرمایا جب میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے ربّ کا جلوہ دیکھوں گا تو میں پہلی اور دوسری مرتبہ سے زیادہ افضل اس کی بزرگی بیان کروں گا اس کے بعد سجدہ میں جھکوں گا تو وہ فرمائے گا اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سُنی جائے گی اور تمہاری شفاعت قبول ہوگی اور جو مانگو وہ عطا کیا جائے گا جب میں سر اٹھاؤں گا تو عرض کروں گا اے میرے ربّ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کیجئے چاہے وہ نار ہی کیوں نہ ہو اللہ فرمائے گا ہاں یا محمد۔ امامؑ نے فرمایا پھر اس کے بعد آپؐ سرخ یاقوت ناقہ کی مہار سبز زبرجد کی ہوگی پر سوار ہو کر آئیں گے پھر آپؐ مقام محمود پر تشریف لائیں گے حتیٰ کہ اللہ آپکو فیصلہ کا اختیار دے گا اُس وقت آپ سے خالص کستوری کی خوشبو آرہی ہوگی جب آپ عرش

کے قریب ہونگے پھر ابراھیمؑ کو آواز دی جائے گی وہ بھی اُن کی مثل سوار ہو کر آئیں گے حتیٰ کہ رسولِ خدا کے دائیں جانب کھڑے ہونگے پھر رسولِ خدا اپنا ہاتھ اٹھا کر علی بن ابیطالب کے کندھے پر رکھیں گے پھر آپ نے فرمایا واللہ اے علی تم بھی مثل اُن کے سوار ہو کر آؤ گے حتی کہ تم میرے اور اپنے باپ ابراھیم کے درمیان کھڑے ہو گے پھر اس کے بعد اللہ کی طرف سے منادی کہے گا اے معشر الخلائق کیا تمہارے ربّ کی طرف سے عدل نہیں ہے کہ وہ منہ پھیرے اُس قوم سے جنہوں نے دنیا میں منہ پھیر لیا تھا وہ کہیں گے ہاں اس کے سوا انصاف کیا ہے۔ پھر فرمایا شیطان اُٹھے گا جس نے لوگوں کا ایک فرقہ گمراہ کیا ہو گا حتیٰ کہ اُن کا عقیدہ ہو گا کہ عیسیٰ اللہ یا اللہ کا بیٹا ہے ان کو آگ میں ڈال دیا جائے گا اور شیطان اُٹھے گا جس نے لوگوں کا ایک فرقہ گمراہ کیا حتیٰ کہ اُن کا عقیدہ تھا کہ عزیرؑ ابن اللہ ہیں اُس کی اتباع کرنے والوں کو جہنم میں پہنچا دیا جائے گا پھر ایک شیطان جس نے کسی فرقہ کو گمراہ کیا ہو گا وہ جہنم میں پہنچا دیا جائے گا حتیٰ کہ یہ اُمت باقی رہ جائے گی پھر اللہ کی طرف سے منادی آواز دے گا اے معشر الخلائق کیا یہ تمہارے ربّ کی طرف سے انصاف نہیں ہے کہ وہ رخ پھیرے ہر اُس فرقہ سے جنہوں نے دارِ دُنیا میں رخ پھیر لیا تھا وہ کہیں گے ہاں اس کے سوا انصاف کیا ہو سکتا ہے پس ایک شیطان اُٹھے گا اور اُس کی اتباع کرنے والے جنہوں نے اُس سے محبت کی ہو گی پھر دوسرا شیطان اور اُس کی اتباع کرنے والے پھر تیسرا شیطان اور اُس کی اتباع کرنے والے پھر معاویہ اور اُس کی اتباع کرنے والے پھر علی اُٹھیں گے اور اُن کے پیچھے ان سے محبت کرنے والے پھر یزید بن معاویہ اور اس کی اتباع کرنے والے اور پھر حسنؑ اور اُن کے پیچھے اُن سے محبت کرنے والے پھر حسینؑ اور اُن کے پیچھے اُن کی پیروی کرنے والے پھر مروان ابن حکم اور عبد الملک اور ان دونوں کی اتباع و محبت کرنے والے پھر علی بن حسین اور ان کے پیچھے اُن سے محبت کرنے والے پھر ولید بن عبد الملک اور محمد بن علی اور ان کے پیچھے ان سے محبت کرنے

والے پھر میں اُٹھوں گا اور میرے پیچھے مجھ سے محبت کرنے والے اُٹھیں گے جس طرح تم اب میرے ساتھ ہو پھر ہم آئیں گے اور اپنے ربّ کے عرش پر بیٹھیں گے پھر اعمال نامے لائے جائیں گے اور ہم اپنے دشمنوں کی گواہی دیں گے اور ہم اپنے شیعوں میں سے گنہگاروں کی شفاعت کریں گے۔

راوی نے کہا میں نے پوچھا میں آپ پر قربان مرھق سے مراد کیا ہے امامؑ نے فرمایا المذنب یعنی گنہگار اور وہ ہمارے شیعہ جو متقی ہونگے ان کو کامیابی کے ساتھ اللہ نجات عطا فرمائے گا نہ تو اُن کو کوئی برائی چھوئے گی اور نہ ہی وہ غمگین ہونگے راوی نے کہا اس کے بعد آپ کے پاس کنیز آئی اور عرض کیا فلاں قرشی دروازہ پر کھڑا ہے امام نے فرمایا اُس کو اندر آنے کی اجازت ہے اس کے بعد ہم سے فرمایا خاموش ہو جاؤ۔

۵ (بحذف اسناد) محمد بن حکیم نے روایت کی امام جعفر صادق علیہ السلام سے انہوں نے فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب میں مقامِ محمود پر کھڑا ہوں گا تو میں اپنے والد اور اپنی والدہ اور اپنے چچا اور بھائی کے لئے شفاعت کروں گا جو مجھ سے قبل از بعثت وفادار رہے۔

٦ (بحذف اسناد) محمد بن حکیم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی ھاشم سے کچھ لوگ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور اُن سے سوال کیا کہ ہمیں صدقات پر عمال مقرر کر دیں اور کہا جو عاملین کے لئے حصہ مقرر ہے ہم اُن سے بہتر ہیں کہ وہ حصہ ہمیں ملے پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بنی عبد المطلب بے شک صدقہ نہ میرے لئے حلال ہے اور نہ تمہارے لئے مگر مجھ سے شفاعت کا

وعدہ کیا گیا ہے پھر آپؐ نے فرمایا واللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے مجھ سے اس کا یعنی شفاعت کا وعدہ فرمایا ہے اے بنی عبدالمطلب تمہارا کیا خیال ہے جب میں دروازہ جنت کا حلقہ ہلاؤں گا تم پر کوئی غیر موثر ہوگا۔ اس کے بعد فرمایا قیامت کے دن تمام جن وانس ایک میدان میں جمع ہونگے جب کھڑا ہونا بہت طول پکڑے گا تو وہ شفاعت طلب کریں گے اور کہیں گے ہم کس کی طرف جائیں چنانچہ وہ نوحؑ کے پاس آئیں گے اور اُن سے شفاعت کا سوال کریں گے وہ فرمائیں گے هيهات میں تو خود حاجت رکھتا ہوں وہ کہیں گے پھر ہم کس کے پاس جائیں، کہا جائے گا تم ابراہیمؑ کے پاس جاؤ وہ لوگ ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے اور اُن سے شفاعت کا سوال کریں گے وہ کہیں گے هيهات میں خود حاجت مند ہوں وہ کہیں گے پھر ہم کس کے پاس جائیں کہا جائے گا تم موسیٰؑ کی بارگاہ میں جاؤ وہ موسیٰؑ کی بارگاہ میں جائیں گے اور ان سے شفاعت کا سوال کریں گے وہ کہیں گے هيهات میں خود حاجت رکھتا ہوں وہ لوگ کہیں گے پھر ہم کس کے پاس جائیں وہ فرمائیں گے تم عیسیٰؑ کی بارگاہ میں جاؤ جب وہ لوگ عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے اور اُن سے شفاعت کا سوال کریں گے وہ کہیں گے هيهات میں خود حاجت رکھتا ہوں وہ کہیں گے پھر ہم کس کے پاس جائیں وہ فرمائیں گے تم محمدؐ کی بارگاہ میں جاؤ پس وہ آپؐ کی بارگاہ میں آئیں گے اور آپؐ سے شفاعت کا سوال کریں گے پس آپؐ جنت کے دروازے پر آئیں گے اور دروازہ جنت کا حلقہ پکڑیں گے اور دروازہ کھٹکھٹائیں گے آواز آئے گی آپ کون ہیں آپؐ فرمائیں گے میں محمد ہوں پس اُن کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا جب آپ جنت کی طرف دیکھیں گے تو سجدہ میں گر کر اپنے ربّ کی حمد اور عظمت بیان کریں گے تو ان کے پاس ایک فرشتہ آئے گا وہ کہے گا اپنا سر اٹھایئے جو آپ مانگیں گے آپ کو عطا کیا جائے گا آپ شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول ہوگی پس آپ سر اُٹھائیں گے اور جنت کے دروازہ سے داخل ہوجائیں گے پھر آپ سجدہ میں گر جائیں

گے اور اپنے ربّ کی بزرگی اور عظمت بیان کریں گے پھر ایک فرشتہ آئے گا اور کہے گا اپنا سر اٹھایئے آپ جو مانگیں گے عطا ہوگا آپ جس کی شفاعت فرمائیں گے شفاعت قبول ہوگی پھر آپؐ جنت میں ایک ساعت چلنے کے بعد پھر سجدے میں گر جائیں گے اور اپنے ربّ کی بزرگی اور عظمت بیان کریں گے پھر آپ کے پاس فرشتہ آئے گا اور عرض کرے گا اپنا سر اٹھایئے آپ جو سوال کریں گے پورا ہوگا جس کی شفاعت کریں گے آپ کی شفاعت قبول ہوگی پس آپ کھڑے ہونگے اور جس چیز کا سوال کریں گے وہ پورا کر دیا جائے گا۔

۷۔ (بحذف اسناد) عبید بن زرارہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ کیا مومن کے لئے شفاعت ہے امامؑ نے فرمایا ہاں۔ پس ایک شخص نے کہا کیا اس دن ایک مومن بھی شفاعت محمدؐ کا محتاج ہوگا امام علیہ السلام نے فرمایا ہاں مومنین کے ذمہ خطائیں اور ذنوب ہونگے اُن میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جو حضرت محمدؐ کی شفاعت کا محتاج نہ ہو۔

راوی نے کہا ایک شخص نے امام سے رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کے متعلق پوچھا کہ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور مجھے فخر نہیں ہے۔ امامؑ نے فرمایا ہاں وہ جنت کے دروازہ کا حلقہ پکڑیں گے پس دروازہ کھول دیا جائے گا تو آپ سجدے میں گر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنا سر اُٹھایئے آپ جس کی شفاعت کریں گے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور جو آپ طلب کریں گے وہ عطا کیا جائے گا پس آپ اپنا سر اُٹھائیں گے پھر سجدے میں گر جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنا سر اُٹھایئے آپ جس کی شفاعت کریں گے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور جو طلب کریں گے عطا کیا جائے گا پھر آپ سر اٹھائیں گے اور شفاعت فرمائیں گے اور جو طلب کریں گے اُن کو عطا کیا جائے گا۔

۸ (بحذف اسناد) ابی ابراھیم سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول عَسٰٓى اَن يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (الاسرا. ۷۹) کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا قیامت کے دن لوگ چالیس سال کی مقدار تک کھڑے رہیں گے سورج کو حکم ہوگا کہ وہ لوگوں کے سروں پر آجائے جس کی وجہ سے لوگ پسینہ میں شرابور ہو جائیں گے اور زمین کو حکم ہوگا کہ وہ پسینہ کے پانی کو قبول نہ کرے پس لوگ حضرت آدم کے پاس آئیں گے اور اُن سے شفاعت کی درخواست کریں گے اور آدمؑ اُن کو نوحؑ کی طرف راہنمائی کریں گے نوحؑ ان کو ابراھیمؑ کی طرف ابراھیمؑ ان کو موسیٰؑ کی طرف موسیٰؑ اُن کو عیسیٰؑ کی طرف عیسیٰؑ اُن کو حضرت محمدؐ کی طرف راہنمائی کریں گے اور کہیں گے کہ تم پر لازم ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمدؐ کی بارگاہ میں جاؤ آپؐ فرمائیں گے میں ان کا شفیع ہوں آپ چلتے چلتے باب جنت پر پہنچیں گے اور دروازہ کھٹکھٹائیں گے آواز آئے گی آپ کون ہیں فرمائیں گے میں محمد ہوں کہا جائے گا ان کے لئے دروازہ کھول دو جب دروازہ کھلے گا تو اللہ تعالیٰ اُن کا استقبال کرے گا پس آپ سجدے میں چلے جائیں گے آپ اُس وقت تک سجدے سے اپنا سر نہ اٹھائیں گے جب تک یہ آواز نہیں آئے گی آپ تکلم فرمائیں آپ جو سوال کریں گے وہ پورا ہوگا آپ جس کی شفاعت فرمائیں آپ کی شفاعت قبول ہوگی آپ سر اُٹھائیں گے آپ کا ربّ ان کا استقبال کرے گا آپ پھر سجدے میں چلے جائیں گے اور پہلی دفعہ کی مثل کہا جائے گا پس آپ سر اُٹھائیں گے حتیٰ کہ جو دوزخ کی حرارت میں ہونگے اُن کی شفاعت فرمائیں گے قیامت کے دن تمام اُمتوں میں کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو حضرت محمدؐ کو ذریعہ نجات نہ بنائے اور اللہ کے اس قول کا یہی معنی ہے عَسٰٓى اَن يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (الاسرا)

۹ علی بن ابراھیم نے اپنی تفسیر اور شیخ طوسی نے اپنی امالی میں اپنی اسناد کے ساتھ نقل فرمایا کہ ابی الوردہ نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ اسلام سے سُنا کہ آپ نے فرمایا جب اللہ قیامت کے دن اولین اور آخرین کو ننگے اور بے ختنہ ایک میدان میں جمع کرے گا تو وہ محشر میں اتنا کھڑا ہوں گے کہ اُن کا شدت سے پسینہ بہے گا حتیٰ کہ اُن کا سانس لینا مشکل ہو جائے گا وہ کھڑے رہیں گے جب تک اللہ چاہے گا اور علی بن ابراھیم کی روایت میں ہے کہ وہ پچاس سال یونہی رہیں گے اور اسیطرح اللہ کا قول ہے فلا تسمع الا همسا (طٰہٰ ۲۰. ۱۰۸) اُس دن بہت آہستہ آواز بھی سُنی جائے گی پھر عرش کی جانب سے منادی ندا دے گا این النبی الامی نبی اُمی کہاں ہیں تو لوگ کہہ رہے ہوں گے اے اللہ آپ اُس نبی کا نام لے کر پکاریں فرمایا پھر ندا ہوگی این نبی الرحمه محمد بن عبدا للّٰه نبی رحمت محمد بن عبداللہ کہاں ہیں۔ رسولِ خُداؐ کھڑے ہوں گے اور تمام لوگوں کے آگے آگے چلیں گے حتیٰ کہ جب حوض پر پہنچیں گے کہ جس کا طول بحر احمر کے ساحل سے شام تک ہو گا آپ اس پر کھڑے ہونگے پھر آپ لوگوں کو ندا دیں گے پس لوگ آپ کے سامنے کھڑے ہونگے اور آپ کے سامنے لوگوں کو گزرنے کا حکم دیا جائے گا اور آپ ان لوگوں میں ان کو بھی دیکھیں گے جو حوض کوثر پر وارد ہونگے اور ان کو بھی دیکھیں گے جن کو حوض سے واپس پلٹایا جائے گا جب رسولِ خُداؐ اہل بیت کے محبوں میں سے بعض کو واپس جاتے دیکھیں گے تو آپؐ گریہ فرمائیں اور بارگاہ خدا میں عرض کریں گے اے میرے ربّ یہ علی کے شیعہ ہیں اے میرے ربّ یہ علی کے شیعہ ہیں امام نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ آپؐ پر مبعوث فرمائے گا اور وہ عرض کرے گا اے محمد آپ گریہ کیوں کر رہے ہیں امام نے فرمایا رسولِ خداؐ فرمائیں گے میں گریہ کیوں نہ کروں ان لوگوں کے لئے جو میرے بھائی علی بن ابیطالب کے شیعہ ہیں میرے حوض سے اصحاب جہنم کے ساتھ ان کو بھی ہٹایا جا رہا ہے اور ان کو میرے حوض پر آنے سے روکا

جارہا ہے امامؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد میں علی کے شیعوں کو آپ کے سپرد کرتا ہوں
اور آپ کی خوشی کی خاطر ان کے گناہوں کو معاف کرتا ہوں اور میں ان کو آپ کے ساتھ اور
آپ کی آل میں سے جن کے ساتھ یہ محبت کرتے ہیں ملحق کرتا ہوں اور میں ان کو آپ کے
گروہ میں قرار دیتا ہوں اور میں ان کو آپ کے حوض پر وارد کرتا ہوں اور ان کے بارے
میں آپ کی شفاعت کو قبول کرتا ہوں اور آپ کے وسیلہ سے ان کو عزت اور کرامت عطا کرتا
ہوں پھر ابوجعفر محمد بن علی بن حسینؑ نے فرمایا قیامت کے دن کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہوگا جو ہم
سے محبت رکھتا ہو اور ہماری ولایت کا اقرار کرتا ہو وہ ہماری جماعت اور گروہ میں نہ ہو اور وہ
ہمارے ساتھ ہمارے حوض کوثر پر وارد نہ ہو۔

۱۰۔ (بحذف اسناد) سماعۃ سے روایت ہے کہ میں نے روز قیامت شفاعت نبیؐ
کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا تو امام نے فرمایا قیامت کے دن گرمی کی
شدت کی وجہ سے لوگوں کا پسینہ اُن کے مُنہ تک پہنچ جائے گا وہ کہیں گے آؤ آدمؑ کے پاس چلیں
تاکہ وہ ہمارے ربّ سے ہماری شفاعت طلب کریں پس وہ آدمؑ کی بارگاہ میں آئیں گے اور
عرض کریں گے اے آدمؑ آپ اپنے ربّ سے ہماری شفاعت طلب فرمائیں آدمؑ فرمائیں
گے میرے ذمہ ذنب اور خطا ہے پس تم نوحؑ کے پاس جاؤ لوگ نوحؑ کی بارگاہ میں آئیں گے تو
نوحؑ اپنے بعد کے نبی کی طرف اُن کو پلٹائیں گے اسطرح ہر نبی دوسرے کی بارگاہ میں جانے کو
کہے گا حتیٰ کہ عیسیٰؑ کے پاس لوگ آئیں گے تو وہ فرمائیں گے تم اللہ کے رسول محمدؐ کی بارگاہ
میں جاؤ اور اُن سے اپنی شفاعت کا سوال کرو سب لوگ جب اُن کی بارگاہ میں پہنچیں گے تو وہ
اُن کو ساتھ لے کر جنت کے دروازے پر جائیں گے باب رحمت پر آپکا استقبال ہوگا پس آپ
سجدے میں گر جائیں گے اور اس حالت میں تب تک رہیں گے جب تک اللہ چاہتا ہے پھر

اللہ فرمائے گا آپ اپنا سر اُٹھائیں آپ کی شفاعت قبول ہوگی اور آپ جو سوال کریں گے وہ
پورا ہوگا اور اس کا اشارہ اللہ کے اس قول کی طرف ہے عَسَىٰٓ اَن يَبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَّحۡمُودًا.

۱۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ امام نے فرمایا کہ
قیامت کے دن انبیاء اور رسل میں سے کوئی شفاعت نہیں کرے گا جب تک شفاعت میں اللہ کا
اذن نہ ہوگا سوائے رسول اللہؐ کے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو قیامت سے پہلے ہی اذنِ شفاعت
دے دیا ہے اور اُن کی شفاعت اپنی اولاد سے آئمہ کے لئے ہوگی اس کے بعد اُن کی شفاعت
انبیاء کے لئے ہوگی۔

۱۲۔ (بحذف اسناد) ابی العباس الکبیر نے کہا امام زین العابدین کا غلام اپنی
بیوی کے ساتھ امام باقرؑ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوجعفرؑ آپ لوگوں کو دھوکہ میں ڈالتے
ہیں یہ کہہ کر کہ حضرت محمدؐ شفاعت کریں گے۔ امام باقرؑ اُس کی بات سُن کر غضبناک ہو گئے اور
آپ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اس کے بعد آپؑ نے فرمایا اے ابوایمن تم پر وائے ہو تم کو
اس بات نے دھوکے میں ڈال دیا کہ تمہارا بطن اور فرج پاک ہیں مگر جب تو قیامت کے دن
ان کی فریاد سُنے گا تو شفاعت محمدؐ کا محتاج ہوگا تم پر وائے ہو وہ اُن کی بھی شفاعت فرمائیں
گے جن پر جہنم واجب ہوگی پھر فرمایا اولین و آخرین میں کوئی بھی ایسا نہیں جو قیامت کے دن
حضرت محمدؐ کی شفاعت کا محتاج نہ ہو اس کے بعد فرمایا رسول اللہ کی شفاعت اپنی اُمت کے
لئے ہوگی اور ہماری شفاعت ہمارے شیعوں کے لئے اور ہمارے شیعوں کی شفاعت اُن کے
اہل وعیال کیلئے ہوگی اور ایک مومن ربیعہ اور مضر خاندانوں کے کثیر افراد کی مثل شفاعت

کرے گا اور مومن شفاعت کرے گا یہاں تک کہ اُس کا خادم کہے گا اے میرے ربّ یہ میری خدمت کا حق ہے جو میں نے گرمی اور سردی میں انجام دی تھی۔

۱۳ (بحذف اسناد) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا جب مجھے اللہ ربّ العالمین کی طرف سے بُلایا جائے گا تو علی بھی میرے ساتھ آئے گا پس جب میں اللہ کی طرف سے شفاعت کروں گا تو علی بھی میرے ساتھ شفاعت کرے گا۔

۱۴ (بحذف اسناد) مکحول سے مروی ہے کہ امیر المومنین علی بن ابیطالبؑ نے فرمایا اصحاب نبیؐ سے وہ جنہوں نے حفاظت کی میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس کی فضیلت نہ ہو اور میں اُس فضیلت میں شامل نہ ہوں اور مجھے فضیلت میں سترہ فضیلتیں ایسی حاصل ہیں جن میں ان میں سے کوئی اس میں شریک نہیں میں نے عرض کی اے امیر المومنین مجھے اُن کی خبر دیجیے پس آپ نے اُن کا ذکر فرمایا اور اٹھارویں منقبت یہ بتائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی تم بیعت توڑنے والوں، زیادتی کرنے والوں اور حق سے نکل جانے والوں سے لڑو گے اور جو تیرے ساتھ ہو کر اُن سے لڑے گا اُن میں سے ہر شخص تیرے شیعوں سے ایک لاکھ کی شفاعت کرے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نـاکثون کون ہیں فرمایا طلحہ اور زبیرؓ جو تیری بیعت مکہ میں کریں گے اور عراق میں بیعت توڑ دیں گے جب وہ ایسا کریں تو اُن سے جنگ کرنا اس لئے کہ اُن کے قتل میں اہل زمین کی طہارت ہے میں نے عرض کیا قاسطون کون ہونگے فرمایا معاویہ اور اُس کے اصحاب۔ میں نے عرض کیا مارقون کون ہونگے فرمایا ذی الثدیہ اور اُسکے اصحاب وہ دین سے اسطرح نکل جائیں گے جس طرح تیر

کمان سے نکل جاتا ہے اُن کو قتل کرنا اسلئے کہ اُن کے قتل میں اہل زمین کی آزادی ہوگی اور ان کے لئے قیامت کے دن عذاب معجّل ہوگا اور تیرے لئے اللہ کی طرف سے جزاء کا ذخیرہ ہو گا۔

۱۵ الشیخ نے اپنی امالی میں اپنی سند کے ساتھ علی بن الحسینؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا ہم اہل بیت کی مودّت کو اپنے اوپر لازم کر لو جو اللہ سے ان کی مودّت کے ساتھ ملاقات کرے گا وہ ہمارے شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا اور مجھے اُس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی بندے کو اس کا عمل نفع نہیں دے گا مگر ہمارے حق معرفت کے ساتھ۔

۱۶ (بحذف اسناد) مفضل اور ان کے علاوہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے اس قول فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ وَ لَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ (الشعراء ۱۰۰.۶۲) ہماری شفاعت کرنے والا کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی سچا دوست۔ کے متعلق فرمایا وہ شفاعت کرنے والے آئمہ اور سچے دوست مومنین ہونگے۔

۱۷ (بحذف اسناد) امام باقر اور امام جعفر علیہم السلام سے روایت ہے کہ ان دو اماموں نے فرمایا خدا کی قسم ہم اپنے شیعوں سے گنہگاروں کی شفاعت کریں گے یہاں تک کہ جب ہمارے دشمن ان کو دیکھیں گے تو کہیں گے فَمَا لَنَا من شافعين ولا صديق حميم فلو ان لَنَا كَرة فنكون من المومنين فرمایا مومنین سے مراد یہاں وہ ہدایت یافتہ ہیں جنہوں نے ایمان کے ساتھ اقرار بھی کیا۔

۱۸ محمد بن یعقوب نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کی محمد بن فضیل سے انہوں نے ابوالحسن علیہ السلام سے ایک حدیث میں ہے کہ میں نے ان المتقین (الحجر

۶۵. ۴۵) کے متعلق پوچھا تو امامؑ نے فرمایا اس سے مراد اللہ کی قسم ہم اور ہمارے شیعہ ہیں اور ہمارے غیر ملت ابراھیم پر نہ تھے میں نے عرض کیا **يوم يقوم الروح والملائكة صفا لا يتكلمون** (النبا ۷۸. ۳۸) تو امامؑ نے فرمایا خدا کی قسم قیامت کے دن ہم ماذون ہیں اور درست بات کہنے والے ہیں میں نے عرض کیا جب آپ تکلم فرمائیں گے تو کیا کہیں گے امام نے فرمایا ہم اللہ کی حمد بیان کریں گے اور اپنے نبیؐ پر درود پڑھیں گے اور ہم اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے جس کو ہمارا ربّ ردّ نہیں کرے گا۔

۱۹ (بحذف اسناد) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت ہمارے متعلق اور ہمارے شیعہ کے حق میں نازل ہوئی ہے اور یہ وہ فضیلت ہے جو اللہ سبحانہ نے ہمیں اور ہمارے شیعوں کو عطا فرمائی ہے حتیٰ کہ ہم اور ہمارے شیعہ شفاعت کریں گے اور جو اُن سے نہیں ہیں وہ اُنہیں دیکھ کر کہیں گے آج ہماری شفاعت کرنے والا کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی سچا دوست۔

۲۰ (بحذف اسناد) سلیمان بن خالد نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق پوچھا کہ آج ہماری شفاعت کرنے والا کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی سچا دوست۔ تو آپ نے فرمایا جب وہ قیامت کے دن شیعوں کی شفاعت کرتے ہمیں دیکھیں گے تو کہیں گے آج ہماری شفاعت کرانے والا کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی سچا دوست یعنی جان پہچان کرنے والا اور قریبی دوست۔

۲۱ (بحذف اسناد) سلیمان بن خالد نے کہا ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے تو آپ نے یہ آیت پڑھی کہ آج نہ تو ہمارا کوئی شفیع ہے اور نہ ہی گہرا دوست۔ تو

آپ نے فرمایا اللہ کی قسم ہم شفاعت کریں گے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا اور فرمایا ہمارے شیعہ شفاعت کریں گے یہ بھی تین مرتبہ ارشاد فرمایا حتیٰ کہ ہمارے دشمن کہیں گے کہ آج ہمارا نہ کوئی شفیع ہے اور نہ کوئی سچا گہرا دوست۔

۲۲ (بحذف اسناد) علی بن فضال سے روایت ہے اُنہوں نے اپنے باپ سے روایت کی اُنہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی آپؑ نے فرمایا خراسان میں ایک ٹکڑا ایسا بھی ہے جو ایک زمانے میں ملائکہ کی آمد و رفت کا مقام بن جائے گا فرشتوں کی ایک فوج نازل ہوگی اور دوسری زمین سے آسمان کی طرف جا رہی ہوگی اور یہ سلسلہ اسرافیل کے صور پھونکنے تک قائم رہے گا آپؑ سے پوچھا گیا فرزندِ رسولؐ وہ کونسا ٹکڑا ہے آپؑ نے فرمایا ارضِ طوس ہے خدا کی قسم وہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اس ٹکڑے میں جو شخص آ کر میری زیارت کرے گا تو گویا اس نے رسولِ مقبولؐ کی زیارت کی ہے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار مقبول حج و عمرہ کا ثواب لکھے گا میں اور میرے آباء قیامت کے دن اس کے شفیع ہونگے۔

۲۳ (بحذف اسناد) علی بن حسین بن علی بن فضال نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک خراسانی شخص نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی فرزندِ رسولؐ میں نے رسول اللہؐ کو خواب میں دیکھا کہ آپ مجھ سے فرما رہے ہیں اس وقت تمہارا حال کیا ہوگا جب میرا ایک لختِ جگر تمہاری سرزمین میں دفن کیا جائے گا میری امانت تمہارے سپرد ہوگی اور میرا ایک ستارہ تمہاری خاک میں غروب ہو جائے گا امام علی رضاؑ نے فرمایا سنو میں تمہاری سرزمین میں دفن کیا جاؤں گا میں تمہارے نبیؐ کا لختِ جگر ہوں اور اس امانت اور ستارہ سے

مراد میں ہوں آگاہ رہو کہ جو شخص ہمارے اس حق کو پہچانتے ہوئے جو اللہ کی طرف سے واجب ہے اور میری اطاعت کا دم بھرتے ہوئے میری قبر کی زیارت کو آئے گا تو قیامت کے دن ہم اور ہمارے آبائے کرام اس کے شفیع ہونگے اور جس کے ہم لوگ شفیع ہوں وہ نجات پائے گا خواہ اس پر گناہوں کا بوجھ دو عالم کے جن و انس کے بوجھ کے برابر کیوں نہ ہو اور سنو میرے والد بزرگوار نے اپنے والد بزرگوار سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولِ کریمؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعاً مجھ کو ہی دیکھا اس لئے کہ شیطان کبھی میری صورت یا میرے اوصیاء کی صورت میں یا ان کے کسی شیعہ کی صورت میں متمثل و متشکل نہیں ہو سکتا سچا خواب نبوت کے ستر حصوں میں ایک حصہ ہے۔

اس معنی میں کثیر روایات ہیں ہم نے خوف طوالت کی وجہ سے انہی پر اکتفا کیا ہے اور میں نے اپنی کتاب ''البرہان فی تفسیر القرآن'' میں اہل بیت سے مزید روایت کا ذکر کر دیا ہے۔

اکیسویں فصل:

اس بیان میں کہ رسول اللہ اور آئمہ روزِ قیامت اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر گواہ ہیں

۱۔ (بحذف اسناد) سماعۃ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس قول فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا (النساء ۴۔ ۴۱) کے متعلق فرمایا یہ آیت خاص طور پر نازل ہوئی اُمتِ محمدی کے متعلق اس اُمت میں ہر زمانے میں ہم میں سے کوئی امام ہے جو اُن پر گواہ ہے اور حضرت محمدؐ ہم پر گواہ ہیں۔

۲۔ (بحذف اسناد) ثویر بن ابی فاختہ سے روایت ہے کہ میں نے سُنا کہ امام زین العابدین علیہ السلام رسول اللہ کی مسجد میں بیان فرما رہے تھے آپؑ نے فرمایا میں نے یہ حدیث سُنی اپنے والد سے اُنہوں نے اپنے والد علی بن ابیطالبؑ سے کہ انہوں نے فرمایا جب قیامت کا دن آئے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کو قبروں سے اُٹھائے گا پھر آپ نے حدیث محشر کا بیان فرمایا کہ لوگ مقام عقبہ کی طرف روانہ ہونگے بعض بعض کو ہٹائیں گے حتیٰ کہ مقام عرصات پہنچیں گے اور جبار تبارک و تعالیٰ مستوی علی العرش ہوگا اعمال نامے کھولے جائیں گے اور میزان نصب کیا جائے گا انبیاء و شہداء حاضر ہونگے اور وہ گواہ آئمہ ہونگے ہر امام اپنے زمانے کے لوگوں پر گواہ ہوگا اس لئے کہ اللہ کے امر کے ساتھ وہ یعنی امام کو لوگوں میں قائم ہوا اور اُن کو اللہ کے راستے کی دعوت دیتا رہا۔

۳ (بحذف اسناد) زِرّ بن حبیش سے مروی ہے کہ امیر المومنین نے فرمایا اوصیاء ہی اصحاب صراط ہیں جو اُس پر کھڑے ہونگے جنت میں وہی داخل ہوگا جو ان کو پہچانے گا اور وہ انہیں پہچانیں گے اور جہنم میں وہی داخل ہوگا جو ان کا انکار کرے گا اور وہ ان کا انکار کریں گے اس لئے کہ میثاق کے وقت اللہ نے اپنی معرفت ان کی معرفت کے ذریعے سے کرائی اور اُن کا وصف اللہ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا وَ عَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمَاهُمْ وہ اپنے اولیاء پر گواہ ہیں اور نبیؐ ان پر گواہ ہیں اُن سے اُن کی اطاعت کا عہد لیا گیا اور نبی کی اطاعت کا عہد لیا گیا اور اللہ تعالیٰ کا قول اسی کو بیان کرتا ہے فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ وَ لَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا (نساء ۴. ۴۱. ۴۲)

۴ عیاشی نے اپنی تفسیر میں اپنی سند کے ساتھ ابو بصیر سے روایت کی کہ ابو بصیر نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے متعلق پوچھا فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا ۔ تو آپؑ نے فرمایا قیامت کے دن نبی آئیں گے ہر اُمت کے گواہ کے ساتھ یعنی وصی کے ساتھ اور اے علی تجھے قیامت کے دن میری اُمت پر گواہ لایا جائے گا۔

۵ بحذف اسناد) امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ہر زمانے اور اُمت کے لئے گواہ ہے ہر اُمت اپنے امام کی اتباع میں ہے۔

۶ علی بن ابراھیم نے اپنی تفسیر میں ابی الجارود کی روایت میں کہا کہ امام جعفر علیہ السلام نے اللہ کے اس قول کے متعلق فرمایا وَ نَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا (القصص ۲۸. ۷۵) اس اُمت کے ہر فرقہ کا اپنا امام ہے۔

۷ (بحذف اسناد) برید العجلی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ کی اس آیت کے متعلق پوچھا وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا. تو آپؑ نے فرمایا اُمت وسط ہم ہیں اور ہم اللہ کے گواہ ہیں اُس کی مخلوق پر اور اُس کی زمین پر حجتیں ہیں میں نے عرض کیا اس آیت سے مراد کون ہے يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰكُمْ. (اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے ربّ کی عبادت کرو اور نیکی کرو تا کہ تم فلاح پاؤ اور راہ خدا میں ڈٹ کر جہاد کرو اُس نے تم کو چُن لیا ہے) فرمایا اس سے مراد ہم ہیں اور ہم چنے ہوئے ہیں فرمایا اُس خدا نے دین میں مسائل کے سمجھنے میں کوئی اشکال نہیں رکھا پس مسائل میں حرج ہونا دل کی تنگی سے زیادہ بُرا ہے ملة ابیکم ابراهیم سے خاص کر ہم مراد ہیں اور سماکم مسلمین سے مراد ہم ہیں ہمارا ہی یہ نام کتب سابقہ میں آچکا ہے اور اس قرآن میں بھی ہے تا کہ رسولؐ ہم پر گواہ ہوں اور ہم تم لوگوں پر پس جس نے روز قیامت ہماری تصدیق کی ہم روزِ قیامت اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے ہمیں جھٹلایا ہم اسے جھٹلائیں گے۔

٨ (بحذف اسناد) برید العجلی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا كُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ اور اس طرح ہم نے تم کو درمیانی اُمت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ تو آپؑ نے فرمایا وہ اُمت وسط ہم ہیں اور ہم اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر گواہ ہیں اور اسکی زمین میں برحق حجتیں ہیں میں نے اللہ کے اس قول مِلَّةِ ابيكم الخ کے متعلق پوچھا فرمایا اس سے مراد خاص طور پر ہم ہیں جن کا نام مسلمان پہلی کتابوں میں بھی تھا اور اس قرآن میں بھی لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا تاکہ رسول تم پر گواہ ہوں پس رسول اللہ ہم پر گواہ ہیں اس امر کے متعلق جو اللہ کی طرف سے ہم تک پہنچا ہے پس جس نے ہماری تصدیق کی روز قیامت ہم اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے ہماری تکذیب کی روز قیامت ہم اس کی تکذیب کریں گے۔

٩ (بحذف اسناد) سلیم ابن قیس الھلالی سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اللہ نے ہم کو پاک کیا ہے اور معصوم بنایا ہے اور اپنی مخلوق پر گواہ بنایا ہے اور زمین پر اپنی حجت قرار دیا ہے اور قرآن کو ہمارے ساتھ کیا ہے اور ہم کو قرآن کے ساتھ۔ نہ ہم اس سے جُدا ہونگے نہ وہ ہم سے جُدا ہوگا۔

١٠ (بحذف اسناد) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے روایت کی اپنے والد سے اُن سے اللہ کے اس قول يا ايها الذين امنو الركعو و اسجدوا و اعبد و ربكم و فعلو الخير کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں تمہیں رکوع، سجدہ اور اپنی عبادت کا حکم فرمایا اور ان کو تم پر فرض کیا مگر جو نیک کام کا حکم دیا وہ رسول اللہؐ کے بعد امام امیر المومنین علی بن ابیطالبؑ کی اطاعت ہے۔ اور وَ جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ

هُوَ اجْتَبَاكُمْ میں خطاب شیعانِ آل محمدؐ سے ہے اور وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ میں حرج کے متعلق فرمایا اسکے معنی ضیق تنگی ہے مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ اے آل محمدؐ اُس نے تم کو مسلمانوں کو دعوت دینے والا قرار دیا اور تمہاری اطاعت کو اُن پر فرض کیا تم لوگوں پر گواہ ہو اس بات پر جنہوں نے تم سے قطع رحم کیا تمہارے حقوق کو ضائع کیا اور اللہ کی کتاب سے مذاق کیا اور تمہارے حکم سے عدول کیا پس اُس نے اہل زمین پر نماز کا قائم کرنا لازم قرار دیا اور زکوٰۃ کو ادا کرنا لازم قرار دیا اور اے آل محمدؐ اور اہل بیت تم اللہ کو پکڑلو هُوَ مَوْلٰىكُمْ وہ مولا ہے تم اور تمہارے شیعوں کا جو بہترین مولا اور مددگار ہے۔

١١ سلیم بن قیس الھلالی نے اپنی کتاب میں امیر المومنینؑ سے حدیث بیان فرمائی جو انہوں نے صحابہ کی جماعت میں خدا کی قسم سے ارشاد فرمائی امیر المومنینؑ نے فرمایا میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ حج میں نازل فرمایا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ - وَ جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبَاكُمْ - وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ - مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ پس سلیمانؓ اٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ لوگ کون ہیں جن پر آپؐ گواہ ہوں گے اور وہ لوگوں پر گواہ ہونگے جن کو اللہ نے چن لیا اور دین میں اُن پر انکے باپ ابراہیمؑ کی ملت میں تنگی نہیں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس سے مراد اس اُمت کے علاوہ خاص طور پر تیرہ افراد ہیں سلیمانؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اُن کو بیان فرمائیے رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا وہ میں اور میرا بھائی (علی) اور گیارہ افراد علی کی اولاد سے ہیں۔ تو صحابہ نے کہا ہم نے رسول اللہؐ سے ایسے ہی سُنا۔

۱۲ علی بن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں لکھا کہ مجھ سے میرے والد نے انہوں نے حسن بن محبوب سے اُنہوں نے محمد بن نعمان سے اُنہوں نے ضُریس سے اُنہوں نے امام باقر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول هذا يوم ينفع الصادقين صدقهم (المائدہ ۵۔۱۱۹) یہ وہ دن ہے جس میں سچوں کو اُن کی سچائی نفع دیتی ہے کے متعلق روایت کی کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا جب قیامت کا دن آئے گا اور لوگوں کو حساب کے لئے محشور کیا جائے تو تو وہ خوفزدہ ہو کر دوڑیں گے مگر سخت کوشش کے باوجود وہ وسیع وعریض میدان کی انتہا کو نہیں پہنچ سکیں گے امام علیہ السلام نے فرمایا پس وہ میدان میں رُک جائیں گے اور اللہ عرش پر ہوگا اور ان کو اپنے جلوہ سے مشرف فرمائے گا سب سے پہلے جو ندا ہوگی جس کو تمام خلائق سُنیں گے وہ جناب محمدؐ بن عبداللہ جو نبی قرشی عربی ہیں کے اسم کے ساتھ ہوگی وہ آگے بڑھیں گے حتیٰ کہ عرش کے دائیں جانب کھڑے ہونگے امام علیہ السلام نے فرمایا پھر اس کے بعد تمہارے صاحب و مولا علی کو بُلایا جائے گا وہ آگے بڑھیں گے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائیں جانب کھڑے ہونگے پھر اس کے بعد امت محمدی کو آواز دی جائے گی وہ علی علیہ السلام کے بائیں جانب کھڑی ہوگی پھر اس کے بعد ہر نبی اور اس کی اُمت کو اولین سے آخرین تک امتوں کے ساتھ پکارا جائے گا وہ عرش کے بائیں جانب کھڑے ہونگے۔ امامؑ نے فرمایا پھر اس کے بعد سب سے پہلے قلم کو سوال و جواب کے لئے بلایا جائے گا قلم آدمی کی صورت میں اللہ کے سامنے حاضر ہوگا پس اللہ قلم سے فرمائے گا جو میں نے تم کو اپنی وحی سے حکم دیا اور الہام کیا کیا تُو نے اس کو لوح میں رقم کیا قلم کہے گا ہاں پروردگار تو جانتا ہے کہ تُو نے جو وحی سے حکم دیا اور الہام فرمایا وہ میں نے لکھا اللہ فرمائے گا اس بات پر تیرا گواہ کون ہے قلم کہے گا اے پروردگار کیا یہ تیرا مخفی راز تیرے علاوہ کسی پر ظاہر ہوا امامؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسکو فرمائے گا تمہاری دلیل صحیح ہے پھر اس کے بعد لوح کو بلایا جائے گا وہ آدمی کی شکل میں آگے بڑھے گی

یہاں تک کہ قلم کے ساتھ کھڑی ہوگی اللہ لوح سے فرمائے گا کیا تم پر میری وحی کا امر اور الہام لکھا گیا لوح کہے گی ہاں اے پروردگار میں نے اسے اسرافیل تک پہنچایا پس اسرافیل آگے بڑھے گا حتیٰ کہ انسانی صورت میں وہ قلم اور لوح کے ساتھ کھڑا ہوگا اللہ فرمائے گا کیا تم تک وہ پہنچا جو لوح میں قلم کے ذریعہ سے وحی کی اسرافیل کہے گا ہاں اے پروردگار اور میں نے وہ جبرئیل کو پہنچایا پس جبرائیل کو بلایا جائے گا وہ آگے بڑھے گا حتیٰ کہ اسرافیل کے ساتھ کھڑا ہوگا اللہ فرمائے گا کیا اسرافیل نے تم تک وہ پہنچایا جو اس تک پہنچا جبرئیل کہے گا ہاں یا ربّ میں نے وہ تمام تیرے نبیوں تک پہنچایا اور تیرا ہر امر جو مجھ تک پہنچا میں نے ان تمام کی طرف پہنچایا اور میں نے ہر نبی و رسول کی طرف تیری رسالت کا فریضہ ادا کیا اور ان تک تیری ہر وحی، تیری حکمت اور تیری کتابیں پہنچائیں اور سب سے آخر پر میں نے تیری رسالت، تیری وحی، تیری حکمت تیرا علم تیری کتاب اور تیرا کلام تیرے حبیب حضرت محمد بن عبداللہ عربی، قرشی حرمی تک پہنچایا۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا اولادِ آدمؑ سے سب سے پہلے سوال و جواب کے لئے جن کو بُلایا جائے گا وہ حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے وہ اللہ کے اتنے قریب ہونگے کہ اُس دن خلق سے اللہ تعالیٰ کے اتنا قریب کوئی نہیں ہوگا پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد کیا جبرئیل نے جو وحی میں نے اُس کے ذریعہ سے تجھ تک پہنچائی اور جو اپنی کتاب و حکمت و علم پہنچایا وہ وحی کے ذریعہ آپ تک پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گے ہاں یا ربّ جو تُو نے وحی فرمائی اور اپنی کتاب و حکمت و علم وحی فرمایا وہ مجھے پہنچا۔ پس اللہ تعالیٰ حضرت محمدؐ سے فرمائے گا کیا جبرئیل کے ذریعہ جو آپ تک میری کتاب، میری حکمت اور میرا علم پہنچا وہ آپ نے اپنی امت تک پہنچایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گے ہاں اے پروردگار میں نے یہ سب کچھ اپنی امت تک پہنچایا اللہ فرمائے گا اس پر آپ کا گواہ کون ہے سرکار عرض کریں گے میری تبلیغ رسالت پر تُو گواہ ہے اور ملائکہ گواہ ہیں اور میری اُمت کے

ابرار گواہ ہیں اور تیری گواہی کافی ہے پس اللہ تعالیٰ ملائکہ کو بلائے گا جو آپ کی تبلیغ رسالت پر گواہی دیں گے پھر اس کے بعد اُمت محمدی کو بلایا جائے گا اُن سے پوچھا جائے گا کہ کیا محمدؐ نے تم تک میری حکمت، علم، رسالت اور کتاب پہنچائی اور تم کو اس کی تعلیم دی پس امت محمد یہ گواہی دیں گے۔ پس اللہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمائے گا کیا آپ نے اپنے بعد اپنی امت میں کوئی خلیفہ چھوڑا جو اُن میں میری حکمت، میرے علم کو قائم کرتا اور ان کے لئے میری کتاب کی تفسیر کرتا اور جو آپ کے بعد ان میں اختلاف ہوا اُس میں فیصلہ کرتا جو میری حجت اور زمین پر میرا خلیفہ تھا حضرت محمدؐ عرض کریں گے ہاں اے پروردگار میں نے ان میں اپنا بھائی اپنا وزیر اور اپنی امت میں سب سے افضل علی بن ابیطالب کو ان میں خلیفہ چھوڑا میں نے اپنی حیات میں اس کے نصب کا اعلان کیا اور اُس کی اطاعت کی دعوت دی اور اُس کو اپنی امت میں اپنا خلیفہ وامام قرار دیا تا کہ قیامت تک امت اُن کی اقتداء کرے پس علی بن ابیطالب کو بلایا جائے گا اور اُن سے کہا جائے گا کیا تم کو محمدؐ نے وصیت فرمائی تجھے اُمت پر خلیفہ بنایا اور اپنی حیات میں امت کے لئے اعلان فرمایا اور کیا اُن کے بعد اُن کے مقام کو ان میں قائم رکھا علی کہیں گے ہاں یا ربّ بے شک حضرت محمدؐ نے مجھے وصیت فرمائی اور مجھے اپنی اُمت میں خلیفہ چھوڑا اور اپنی حیات میں مجھے اُن کے لئے نصب کیا مگر جب محمدؐ کی روح قبض ہوئی تو اس اُمت نے میرا انکار کیا مجھ سے مکر کیا اور مجھے ناتواں بنا دیا قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیا جاتا اور جو موخر تھا اُس کو مجھ پر مقدم کیا اور جو مقدم تھا اُس کو موخر کیا انہوں نے میری نہ سُنی اور نہ میری اطاعت کی میں نے تیری راہ میں اُن سے مقاتلہ کیا حتیٰ کہ انہوں نے مجھے قتل کر دیا۔ پھر علی سے کہا جائے گا کیا تو نے اپنے بعد اُمت میں کسی خلیفہ، حجت کو چھوڑا جو میرے بندوں کو میرے دین اور میری سبیل کی طرف بلاتا۔ علی علیہ السلام کہیں گے ہاں یا ربّ میں نے ان میں اپنا بیٹا اور تیرے نبی کی بیٹی کا بیٹا حسن چھوڑا۔ پس حسن بن علی کو بلایا جائے گا

اور وہی پوچھا جائے گا جو علی بن ابیطالب سے پوچھا گیا پھر ہر امام کے بعد امام سے یہی پوچھا جائے گا پس وہ اپنی حجت کے ساتھ احتجاج کریں گے اللہ ان کے عذر کو قبول فرمائے گا اور اُن کی حجت کو درست قرار دے گا۔

امامؑ نے فرمایا اللہ کا فرمان ہے **هذا يوم ينفع الصادقين صدقهم** اس کے بعد امام باقر علیہ السلام وعلی آباء السلام نے حدیث ختم کر دی۔

بائیسویں فصل:

اس بیان میں کہ امیر المومنین علی بن ابیطالبؑ جنت اور دوزخ کی تقسیم کرنے والے ہیں

طریق عامہ وخاصہ سے

۱ (بحذف اسناد) علی بن ابیطالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق **القيا في جهنم كل كفار عنيد** پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا جب قیامت کے روز اللہ لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا تو میں اور تم اُس دن عرش کے دائیں جانب ہونگے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اور تجھے فرمائے گا جن لوگوں نے تم دونوں سے بغض رکھا اور تم دونوں کو جھٹلایا ان کو جہنم میں پھینک دو۔

۲ (بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میرے لئے دعا کرو تو وسیلہ کے

واسطہ سے کرو تو ہم نے وسیلہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا جنت میں میرا ایک منبر ہے جس پر پہنچنے
کے لئے ایک ہزار زینے ہیں دو زینوں کے درمیان جواھرات جڑے ہوئے ہیں ایک زینے
تک زبرجد دوسرے تک موتی تیسرے تک سونا چوتھے تک چاندی قیامت کے دن اُس کو لاکر
انبیاء کے منبروں کے درمیان نصب کر دیا جائے گا یہ انبیاء کے منبروں کے درمیان اس طرح
خبر دے گا جیسے ستاروں کے درمیان چاند اور ہر نبی ہر صدیق اور ہر شہید اسے دیکھ کر کہے گا کس
قدر خوش نصیب ہے وہ شخص جس کا یہ منبر ہے اتنے میں ایک منادی ندا دے گا جسے تمام انبیاء
صدیقین وشہداء اور مومنین سُنیں گے کہ یہ ممبر محمدؐ کا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا پھر اس دن میں
ایک چادر اوڑھے ہوئے سر پر شاہی تاج جس پر تحریر ہوگا **لاالہ الا اللہ محمد رسول**
علی ولی اللہ المفلحون هم الفائزون باللہ آگے بڑھوں گا نہیں کوئی معبود سوائے
اللہ کے اور محمدؐ رسول اور علی اللہ کا ولی ہے اور جس نے نجات پائی وہی کامیاب ہیں۔ جب ہم
انبیاء کی صفوں سے گزریں گے تو وہ کہیں گے کہ یہ دونوں کوئی مقرب فرشتے معلوم ہوتے ہیں
اور جب ہم ملائکہ کی صفوں سے گزریں گے تو وہ کہیں گے یہ دونوں فرشتے ہیں نہ ہم نے ان
دونوں کو پہلے دیکھا اور نہ ہم ان کو پہچانتے ہیں یا کہیں گے کہ یہ دونوں کوئی نبی مرسل معلوم
ہوتے ہیں یہاں تک کہ میں ایک زینہ پر قدم رکھوں گا اور علی میرے پیچھے ہونگے اور میں
تمام زینوں پر چڑھتا ہوا سب سے بلند اور آخری زینہ پر پہنچ جاؤں گا اور علی مجھ سے ایک زینہ
نیچے رہیں گے اور ان کے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا پھر ہر نبی ہر وصی اور ہر مومن گردن اٹھا کر
ہمیں دیکھے گے اور کہے گا کس قدر خوش نصیب ہیں یہ دونوں بندے اور کتنے مکرم ہیں یہ اللہ
کے نزدیک ۔تو اللہ کی طرف سے ندا آئے گی جسے تمام انبیاء اور تمام مخلوقات سُنے گی یہ میرے
حبیب محمد ہیں اور یہ میرے ولی علی بن ابیطالب ہیں خوش نصیب ہے وہ جس نے ان سے محبت
کی اور بدنصیب ہے وہ جس نے اس سے بغض رکھا اور اس کی تکذیب کی پھر رسول اللہ نے

فرمایا اے علی اس ندائے الٰہی کو سن کر محشر میں تمہارا ہر محب خوش و مسرور ہو جائے گا اس کا چہرہ
چمک اُٹھے گا اس کا دل شادمان ہو جائے گا اور تم سے بغض وعداوت رکھنے والے اور جنگ
کرنے والے یا تیرے حق کا انکار کرنے والے کا چہرہ سیاہ پڑ جائے گا اس کے پاؤں کانپنے
لگیں گے پھر اسی اثناء میں دو فرشتے آئیں گے ان میں سے ایک خازن جنت رضوان ہوگا اور
دوسرا داروغہ جہنم مالک ہوگا پہلے رضوان آگے بڑھے گا اور مجھے سلام کرے گا اور کہے گا اے
اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو میں اس کو جواب دوں گا اور کہوں گا اے خوشبودار اور حسین چہرے
والے اور اپنے پروردگار کے نزدیک مکرم ملک تو کون ہے وہ عرض کرے گا کہ میں رضوان
خازن جنت ہوں میرے ربّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں جنت کی کنجیاں آپ کے سپرد کروں
لہٰذا یہ کنجیاں حاضر ہیں اسے لے لیں اور میں کہوں گا میں نے اسے قبول کیا میں اللہ کی اس
عنایت کا شکر گزار ہوں تم یہ کنجیاں میرے بھائی علی بن ابیطالب کے حوالے کر دو چنانچہ
رضوان یہ کنجیاں علی بن ابیطالب کے سپرد کر کے واپس چلا جائے گا اس کے بعد مالک خازن
جہنم آگے بڑھے گا اور کہے گا اے حبیب اللہ آپ پر سلام ہو میں کہوں گا اے فرشتے تم پر بھی
سلام ہو تیری شکل کتنی بھیانک ہے تیرا چہرہ کتنا بدنما ہے تو کون ہے وہ کہے گا میں داروغہ جہنم
ہوں مجھے ربّ نے حکم دیا ہے کہ جہنم کی کنجیاں آپ کے حوالے کر دوں میں کہوں گا میں نے
قبول کیا اللہ کا شکر کہ اُس نے مجھے یہ فضل وشرف دیا یہ کنجیاں میرے بھائی علی کے حوالے کر دو
لہٰذا داروغہ جہنم کی کنجیاں علی کے سپرد کر کے واپس چلا جائے گا پھر علی بن ابی طالب جنت و
دوزخ کی کنجیاں لے کر آگے بڑھیں گے اور جہنم کے کنارے جا کر کھڑے ہو جائیں گے اس
وقت جہنم کے شعلے بلند ہوتے ہونگے اس کی حدت بہت شدید ہوگی اُس کی چنگاریاں پھوٹ
رہی ہوں گی جہنم عرض کرے گی اے علی ذرا دُور ہٹ کر کھڑے ہوں آپ کے نور سے میرے
شعلے بجھ رہے ہیں آپ فرمائیں گے اے جہنم ٹھہر اس شخص کو لے لے یہ میرا دشمن ہے اور اس

شخص کو چھوڑ دے یہ میرا دوستدار ہے اور جہنم علی کی اطاعت اس دن اس سے زیادہ کرے گی
جتنی اطاعت ایک غلام اپنے آقا و مالک کی کرتا ہے کہ آقا چاہے تو اُسے دائیں لے جائے اور
اگر چاہے بائیں لے جائے اس دن جہنم شدت سے علی کی اطاعت کرے گی جو وہ تمام خلائق
کے لئے حکم فرمائیں گے اس طرح علی اُس دن قسیم الجنۃ والنار ہونگے۔

۳؎ (بحذف اسناد) ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبیؐ
فرماتے تھے کہ جب تم لوگ میرے لئے دعا کرو تو وسیلہ کے واسطہ سے دعا کرو تو ہم نے
آنحضرت سے وسیلہ کے متعلق پوچھا کہ یہ کیا ہے آپ نے فرمایا یہ جنت میں میرا ایک منبر ہے
جس پر پہنچنے کے لئے ایک ہزار زینے ہیں اور ایک زینہ سے دوسرے زینے کے درمیان اتنا
فاصلہ ہے جتنا ایک تیز رفتار گھوڑا ایک مہینے کی راہ طے کرے دو زینوں کے درمیان جواھرات
جڑے ہوئے ہیں ایک زینے تک موتی دوسرے زینے تک زبرجد تیسرے زینے تک یاقوت
چوتھے زینے تک سونا پانچویں زینے تک چاندی اور قیامت کے دن اسے لا کر انبیاء کے
منبروں کے درمیان نصب کر دیا جائے گا اور یہ انبیاء کے منبروں کے درمیان اس طرح خبر
دے گا جیسے ستاروں کے درمیان چاند اور ہر نبی ہر صدیق اور ہر شہید اسے دیکھ کر کہے گا کس
قدر خوش نصیب ہے وہ شخص جس کا یہ منبر ہے اتنے میں ایک منادی ندا دے دے گا جسے تمام
انبیاء صدیقین وشہداء ومومنین سُنیں گے کہ یہ منبر محمدؐ کا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا پھر اس دن
میں ایک چادر اوڑھے ہوئے سر پر شاہی تاج کرامت رکھے ہوئے آگے بڑھوں گا ملائکہ کرام
اور علی بن ابیطالب میرے آگے آگے ہونگے اور میرا علَم یعنی لواء حمد علی بن ابی طالب اٹھائے
ہوئے ہونگے جس پر یہ تحریر ہوگا لا الہ الا اللہ المفلحون هم الفائزون نہیں ہے کوئی
معبود سوائے اللہ کے اور جس نے نجات پائی وہی کامیاب ہے۔ جب ہم انبیاء کی صفوں سے

ہو کر گزریں گے تو وہ کہیں گے کہ یہ دونوں کوئی مقرب فرشتے معلوم ہوتے ہیں اور جب ملائکہ
کی صفوں سے گزریں گے تو کہیں گے یہ دونوں کوئی نبی مرسل معلوم ہوتے ہیں یہاں تک کہ
میں ایک زینہ پر قدم رکھوں گا اور علی میرے پیچھے ہونگے اور میں تمام زینوں پر چڑھتا ہوا سب
سے بلند اور آخری زینہ پر پہنچ جاؤں گا اور علی مجھ سے ایک زینہ نیچے رہیں گے اور ان کے ہاتھ
میں لوائے حمد ہوگا پھر ہر نبی اور وصی اور ہر مومن گردن اُٹھا کر ہمیں دیکھے گا اور کہے گا کہ کس
قدر خوش نصیب ہیں یہ دونوں بندے اور کتنے مکرم ہیں یہ اللہ کے نزدیک تو اللہ کی طرف سے
ندا آئے گی جسے تمام انبیاء اور تمام مخلوقات سنے گی کہ یہ میرا حبیب محمد ہے اور یہ میرا ولی علی ہے
خوش نصیب ہے وہ جس نے اس سے محبت کی اور بدنصیب ہے وہ جس نے اس سے بغض رکھا
اور اس کی تکذیب کی پھر آنحضرتؐ نے حضرت علی سے کہا اے علی اس ندائے الٰہی کو سن کو اس
عرصہ محشر میں تمہارا ہر محبّ خوش و مسرور ہو جائے گا اس کا چہرہ چمک اُٹھے گا اس کا دل شادمان
ہو جائے گا اور تم سے بغض و عداوت رکھنے والے اور جنگ کرنے والے کا چہرہ سیاہ پڑ جائے گا
اس کے پاؤں کانپنے لگیں گے اس کے بعد رسول اللہؐ نے فرمایا کہ پھر اسی اثناء میں دو فرشتے
آئیں گے ان میں سے ایک خازن جنت رضوان ہوگا اور دوسرا داروغہ جہنم مالک ہوگا پہلے
رضوان آگے بڑھے گا اور مجھے سلام کرے گا اور کہے گا السلام علیک یا رسول اللہ میں اس کو
جواب دوں گا اور کہوں گا اے خوشبودار اور حسین چہرے والے اور اپنے پروردگار کے نزدیک
مکرم فرشتے تُو کون ہے وہ عرض کرے گا کہ میں رضوان خازن جنت ہوں میرے ربّ نے
مجھے حکم دیا ہے کہ میں جنت کی کُنجیاں آپ کے سپرد کر دوں لہٰذا یہ کنجیاں حاضر ہیں اسے لے
لیں اور میں کہوں گا میں نے اسے قبول کیا اور اللہ کی عنایت کا شکر گزار ہوں اچھا تم یہ کنجیاں
میرے بھائی علی بن ابی طالب کے حوالے کر دو چنانچہ رضوان یہ کنجیاں علی بن ابیطالب کے
سپرد کر کے واپس چلا جائے گا اس کے بعد مالک آگے بڑھے گا اور کہے گا اے احمد آپ پر میرا

سلام ہو میں جواب میں کہوں گا اے مالک تجھ پر بھی میرا اسلام ہو یہ تیری شکل کتنی بھیانک ہے
اور تیرا چہرہ کتنا بدنما ہے تُو کون ہے وہ کہے گا کہ میں داروغہ جہنم ہوں مجھے ربّ نے حکم دیا ہے
کہ جہنم کی کنجیاں آپ کے حوالے کردوں میں کہوں گا میں نے قبول کیا اللہ کا شکر کہ اس نے
مجھے یہ فضل و شرف دیا لیجاؤ یہ کنجیاں اور میرے بھائی علی بن ابیطالب کے حوالے کر دو لہٰذا
داروغہ جہنم حضرت علی کے سپرد کر کے واپس چلا جائے گا پھر علی بن ابیطالب جنت و جہنم کی
کنجیاں لے کر آگے بڑھیں گے اور جہنم کے کنارے جا کر کھڑے ہو جائیں گے اس وقت جہنم
کے شعلے بلند ہوئے ہونگے اس کی حدت بہت شدید ہوگی اس کی چنگاریاں پھوٹ رہی ہونگی
جہنم عرض کرے گی اے علی ذرا دُور ہٹ کر کھڑے ہوں آپ کے نور سے میرے شعلے بُجھ رہے
ہیں آپ فرمائیں گے اے جہنم ٹھہر جا اس شخص کو لے لے یہ میرا دشمن ہے اور اس شخص کو چھوڑ
دے یہ میرا دوستدار ہے اور جہنم علی کی اطاعت اس دن اس سے زیادہ کرے گی جتنی
اطاعت ایک غلام اپنے آقا و مالک کی کرتا ہے۔ ابن بابویہ نے کہا میں نے یہ ساری روایت
اور اس کے ہم مضمون ساری روایات کتاب المعرفت سے اخذ کی ہیں۔

۴ (بحذف اسناد) امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے
فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے ایک خطبہ میں فرمایا اے لوگو بے شک اللہ عزوجل نے اپنے حبیب
حضرت محمدؐ سے وسیلہ کا وعدہ فرمایا اور اس کا وعدہ حق ہے اور وہ اپنے وعدے کے خلاف ہرگز
نہیں کرتا آگاہ ہو جاؤ وسیلہ جنت کے درجات میں سے سب سے اعلیٰ درجہ ہے اور قربت کے
درجات میں سے بلندترین درجہ ہے اور آرزوؤں کی انتہاء کی انتہاء ہے۔ اس کے ایک ہزار
زینے ہیں ایک زینہ سے دوسرے زینہ تک اتنا فاصلہ ہوگا جتنا ایک تیز تر گھوڑا سو سال میں
فاصلہ طے کرتا ہے اور ایک نسخہ میں ہزار سال کا ذکر ہے ایک زینے سے دوسرے زینے تک

موتی دوسرے تک جواہر تیسرے تک زبرجد چوتھے تک موتی پانچویں تک یاقوت چھٹے تک
زمرد ساتویں تک مرجانہ آٹھویں تک کافور نویں تک عنبر دسویں تک عود گیارہویں تک سونا
بارہویں تک بادل تیرہویں تک فضا چودھویں تک نور۔ وہ بادل اہل جنت کو سیراب کرتا ہے
رسول اللہ قیامت کے دن اُس پر کھڑے ہونگے آپ پر دو چادریں ہونگی ایک اللہ کی رحمت کی
چادر دوسری اللہ کے نور کی چادر، سر پر تاج نبوت اور اکلیل (سہرا) رسالت ہوگا اہل موقف
اُس نور سے چمک اٹھیں گے میں بھی اُس دن رفیع مقام پر ہوں گا جو اُس درجہ کے علاوہ ہوگا
مجھ پر دو چادریں ہوں گی ایک چادر نور کی دوسری کافور کی، رسول اور انبیاء سیڑھیوں پر کھڑے
ہونگے اور زمانے کے مشاہیر اور زمانے کی حجتیں ہمارے دائیں جانب کھڑی ہونگی اللہ تعالیٰ
انہیں بزرگی اور نور کے لباس پہنائے گا ہر ملک مقرب اور نبی و مرسل ہمارے انوار پر حیران
اور ہماری ضیاء اور جلال پر متعجب ہوگا وسیلہ کے دائیں اور رسول اللہ کے دائیں جانب ایک
صاف شفاف بادل ہوگا جس سے ندا آئے گی اے اہل محشر خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے
وصی سے محبت کی اور نبی امی عربی پر ایمان لایا۔ مولف کہتا ہے یہ خطبہ اپنی طوالت کے ساتھ
ذکر ہوا۔

۵ الشیخ نے اپنی امالی میں نقل کیا کہ آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول
القيافی جهنم كل كفار عنيد کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت نازل ہوئی میرے اور علی بن
ابیطالب کی شان میں وہ اسطرح کہ قیامت کے دن میرا ربّ مجھے اور اے علی تجھ کو اذنِ
شفاعت دے گا اور قیامت کے دن میرا اور تیرا لباس ایک جیسا ہوگا پھر اللہ مجھے اور تجھے
فرمائے گا تم دونوں ہر اُس شخص کو جہنم میں ڈال دو جو تم دونوں سے بغض رکھتا ہے اور تم دونوں
ہر اُس شخص کو جنت میں داخل کر دو جو تم دونوں سے محبت کرتا ہے۔

٦ (بحذف اسناد) مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کچھ علی علیہ السلام نے فرمایا اُس کو لے لو اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہو فضیلت کا یہ وہی طریقہ ہے جو رسولِ خدا کے لئے تمام مخلوق پر تھا احکام شرعی میں حضرت علی کی عیب جوئی کرنے والا شخص ایسا ہی ہے جیسے خدا اور رسول کی عیب جوئی کرنے والا اور ان کی کسی چھوٹی یا بڑی بات کو رَدّ کرنا شرک باللہ ہے امیر المومنین اللہ کے وہ دروازے تھے جس سے آیا جاتا ہے اور وہ راستہ تھے جس کو چھوڑنے والا ہلاک ہوتا ہے یہی طریقہ جاری رہا تمام آئمہ ھدیٰ کے لئے یکے بعد دیگرے خدا نے ان کو ارکانِ ارض قرار دیا ہے تا کہ وہ اپنے ساکنوں کے ساتھ مضطرب نہ ہو وہ زمین کے اوپر اور نیچے خدا کی حجت بالغہ ہیں اور امیر المومنین اکثر فرمایا کرتے تھے میں اللہ کی طرف سے جنت اور دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں میں فاروق اکبر ہوں میں صاحب عصا یعنی اجتماع مسلمین کا سبب ہوں میں صاحب میسم یعنی وہ آیات ہوں جو دلیل امامت ہیں میری ولایت کا اقرار کیا ہے تمام ملائکہ روح اور مرسلین نے جسطرح اقرار کیا ہے محمدؐ کے متعلق اور سوار کیا گیا ہوں منصب امامت پر جیسے آنحضرت کو نبوت پر اور یہ ہمارا منصب خدا کی طرف سے ہے روزِ قیامت رسول اللہ کو بُلایا جائے گا پس وہ لباس امامت پہنے ہوئے ہوں گے اور میں بلایا جاؤں گا پس میں بھی لباس امامت پہنے ہوئے ہوں گا وہ کلام کریں گے میں بھی ان ہی کی طرح کلام کروں گا مجھے چار خصلتیں دی گئیں جو پہلے کسی کو نہیں دی گئیں مجھے موتوں کا، بلاؤں کا، انساب کا اور قضایا کا علم دیا گیا اور نہیں غائب ہوا مجھ سے جو پہلے ہو چکا اور نہیں دُور مجھ سے جو پوشیدہ ہے باذن الٰہی میں لوگوں کو بشارت دیتا ہوں کہ یہ سب کچھ خدا کی طرف سے مجھے سپرد کیا گیا اور اپنے علم میں مجھے قدرت دی ہے۔

٧ (بحذف اسناد) حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ کی طرف سے جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنیوالا ہوں اور میں فاروقِ اکبر ہوں اور میں صاحب عصا اور صاحب میسم ہوں تمام ملائکہ اور روح نے میرا اقرار اسی طرح کیا جسطرح محمدؐ کا اقرار کیا ہے اور روزِ قیامت حضرت محمد مصطفیٰ کو بلایا جائے گا پس آپ لباس نبوت پہنے ہونگے اور کلام کریں گے اور میں بلایا جاؤں گا اور لباس امامت پہنے ہوں گا پس میں بھی کلام کروں گا انہی کی طرح اور اللہ نے مجھے وہ خصائل عطا فرمائیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کیں مجھے موتوں کا، بلایا کا، انساب کا، فصل قضایا کا علم دیا گیا ہے پس منتہی نہیں ہوگی وہ چیز جس نے میرے طرف سبقت کی اور جو چیز مجھ سے غائب ہے وہ مجھ سے دور نہ رہی میں اللہ کی طرف سے بشارت دینے والا ہوں اور اللہ طرف سے تمام احکام پہنچانے والا ہوں اور خدا نے اپنے اذن سے مجھے قدرت دی ہے۔

٨ (بحذف اسناد) مفضل بن عمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ امیر المومنین قسیم الجنۃ والنار کس طرح ہیں آپ نے فرمایا اس طرح کہ ان کی محبت ایمان اور ان کا بغض کفر ہے اور جنت اہل ایمان کے لئے خلق ہوئی ہے اور جہنم اہل کفر کے لئے پس آپ اسطرح قسیم الجنۃ والنار ہیں کہ جنت میں صرف ان سے محبت کرنے والے جائیں گے اور جہنم میں صرف ان سے بغض رکھنے والے جائیں گے مفضل نے کہا فرزندِ رسولؐ کیا انبیاء اور اوصیاء بھی حضرت علی سے محبت رکھتے تھے اور ان کے دشمن بھی حضرت علی سے بغض رکھتے تھے آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا یہ کیسے آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہؐ نے خیبر کے دن فرمایا تھا کہ کل میں علم اُس کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہو گا اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہونگے اور وہ اُس وقت

تک میدان سے نہ آئے گا جب تک اللہ تعالیٰ اُس کے ہاتھوں پر فتح نہ دیدے اس کے بعد رسولؐ کے پاس بُھنا ہوا پرندہ آیا تو آپؐ نے دعا کی کہ پروردگار تو میرے پاس ایسے شخص کو بھیج دے جو تیری مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو تا کہ وہ میرے ساتھ یہ بُھنا ہوا پرندہ کھائے اور آنحضرتؐ نے اس سے حضرت علی کو مراد لیا تھا میں نے کہا جی ہاں فرمایا تو پھر کیا یہ ممکن ہے کہ جس شخص سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرے اس سے انبیاء اور اوصیاء محبت نہ کریں میں نے کہا نہیں ۔فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ تمام انبیاء ومرسلین وجمیع مومنین حضرت علی کے محبّ اور دوستدار ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاء اور اوصیاء کے دشمن اور مخالفین ان سے اور وہ تمام لوگ جن سے وہ محبت کرتے تھے بغض وعداوت رکھتے تھے میں نے کہا جی ہاں فرمایا پس اولین اور آخرین میں جو بھی حضرت علیؑ سے محبت رکھتا ہے وہی جنت میں جائے گا اور اولین وآخرین میں جو بھی ان سے بغض ودشمنی رکھتا ہے وہ جہنم میں جائے گا لہٰذا اسطرح حضرت علی قسیم الجنۃ والنار ہوئے میں نے عرض کیا فرزندِ رسولؐ آپؐ نے میری الجھنیں دور کر دیں اللہ آپ کی الجھنیں دور کرے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم دیا ہے اس میں کچھ اور عنایت کیجئے آپ نے فرمایا اے مفضل پوچھو کیا پوچھتے ہو میں نے عرض کیا فرزندِ رسول یہ بتائیں کہ حضرت علی اپنے محبین کو جنت میں داخل کریں گے اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں گے یا رضوان اور مالک ۔آپ نے فرمایا اے مفضل کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خلقت خلق سے دو ہزار سال پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جبکہ وہ روح تھے نبی بنا کر انبیاء کی طرف جبکہ وہ سب کے سب روح تھے مبعوث فرمایا میں نے عرض کیا جی ہاں ۔آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ نے اسی وقت ارواح انبیاء کو اللہ کی توحید اور اس کی اطاعت و اتباع امر کی دعوت دی اور اس پر ان سے جنت کا وعدہ کیا اور جو اسے قبول نہ کرے مخالفت اور انکار کرے گا اس کے لئے جہنم کا وعدہ ہے میں نے عرض کیا جی ہاں ۔آپ نے فرمایا پھر نبی کیا

اس وعدے کے ضامن نہیں ہیں جو انہوں نے اللہ کی طرف کیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کیا علی بن ابیطالب ان کے خلیفہ ونائب اور ان کی امت کے امام نہیں ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کیا رضوان ومالک بلکہ تمام ملائکہ آپ کے شیعوں کے لئے اور آپ کی محبت کے سبب نجات پانے والوں کے لئے استغفار نہیں کرتے میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا تو پھر علی بن ابیطالب رسول اللہؐ کی نیابت میں قسیم الجنۃ والنار ہوئے اور رضوان و مالک حضرت علیؑ کے حکم کو نافذ کرنے والے ہوئے اے مفضل اس کو یاد رکھو اس لئے کہ یہ ایک علم مخزون ومکنون ہے اس کو اس کے اہل کے سوا کسی اور کو نہ بتانا۔

۹ (بحذف اسناد) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے میں اور جعفر بن ابیطالبؑ حبشہ میں مہاجرین کے اندر موجود تھے وہاں جعفرؓ کو ایک کنیز دی گئی جس کی قیمت چار ہزار درہم تھی جب ہم لوگ وہاں سے مدینہ واپس آئے تو جعفر نے وہ کنیز علی بن ابیطالبؑ کو ہدیہ کردی کہ وہ اُن کی خدمت کرے گی حضرت علیؑ نے اسی کنیز کو حضرت فاطمہؑ کے گھر میں لے جا کر رکھا ایک دن حضرت فاطمہؑ آئیں تو دیکھا کہ کنیز کی گود میں حضرت علیؑ کا سر ہے یہ دیکھ کر انہوں نے کہا اے ابوالحسن آپ نے اس سے کچھ کیا انہوں نے کہا اے بنت محمد خدا کی قسم کچھ نہیں کیا تم کیا چاہتی ہو اُنہوں نے کہا مجھے اجازت دے دیں کہ میں اپنے باپ کے گھر جاؤں آپ نے کہا جاؤ میرے طرف سے اجازت ہے حضرت فاطمہؑ نے اپنی چادر سر پر ڈالی اور برقعہ پہنا اور نبیؐ کی طرف چلیں ادھر حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے یہ کہتا ہے کہ فاطمہ آپ کے پاس علی کی شکایت لے کر آرہی ہیں آپ علی کے متعلق ان کی کوئی شکایت نہ کریں اتنے میں حضرت فاطمہ پہنچ گئیں رسول اللہؐ نے فرمایا تم علی کی شکایت لے کر میرے پاس آئی ہو انہوں نے کہا ہاں ربّ کعبہ کی قسم ۔آپؐ نے

فرمایا واپس جاؤ اور ان سے کہو آپ کی خوشی کے لئے مجھے یہ ننگ و عار قبول ہے پس حضرت فاطمہؑ واپس آئیں اور کہا اے ابوالحسن آپ کی خوشی کے لئے مجھے یہ ننگ و عار قبول ہے یہ انہوں نے تین مرتبہ کہا حضرت علیؑ نے فرمایا تم نے میرے حبیب سے میری شکایت کر دی ہائے اب میں رسول اللہؐ سے شرمندہ ہوں گا اچھا اے فاطمہ آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کنیز کو لوجہ اللّٰہ آزاد کر دیا اور یہ چار سو درہم جو میرے عطایا سے فاضل تھا میں نے اس کو اہل مدینہ کے فقراء کے لئے صدقہ نکال دیا اس کے بعد آپؑ نے لباس پہنا اور نعلین پاؤں میں ڈالے اور نبیؐ کی خدمت میں چلے اور حضرت جبرئیل رسول اللہؐ کے پاس نازل ہوئے اور عرض کیا یا محمد اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے کہتا ہے کہ آپ علی سے کہہ دیں کہ فاطمہ زہرا کے لئے جو تم نے کنیز کو آزاد کیا اس کے عوض میں تم کو پوری جنت کا مالک بنا دیا اور وہ چار سو درہم جو تم نے تصدق کیا تھا اس کے بدلہ میں نے تمہیں جہنم کا مالک بھی بنا دیا اب تم جسے چاہنا جنت میں داخل کر دینا اور جسے چاہنا جہنم سے نکال لینا میں اسے معاف کر دوں گا تو حضرت علیؑ نے کہا پھر تو میں قسیم الجنة والنار ہوں۔

۱۰۔ شیخ طوسی نے اپنی امالی میں امیر المومنینؑ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا ایک مرتبہ میں نبیؐ کی بارگاہ میں آیا تو آپ کے پاس حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بیٹھے تھے میں نبیؐ اور حضرت عائشہؓ کے درمیان بیٹھ گیا تو حضرت عائشہؓ نے مجھ سے کہا آپ نے مجھے اور رسول اللہ کو جُدا کر دیا پس آپؐ نے فرمایا عائشہ خاموش ہو جاؤ مجھے علی کے متعلق اذیت نہ دو یہ میرا دنیا اور آخرت میں بھائی ہے یہ امیر المومنین ہے اللہ اسے قیامت کے دن صراط پر بٹھائے گا پس یہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں۔

۱۱۔ (بحذف اسناد) ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھے اور علی کو فرمائے گا تم دونوں جنت میں داخل کرو اُس کو جس نے تم سے محبت کی اور نار میں داخل کرو جس نے تم سے بغض رکھا اللہ نے فرمایا القيا فی جهنم كل كفار عنيد۔

۱۲۔ (بحذف اسناد) شریک بن عبداللہ قاضی سے مروی ہے کہ میں اُس دن اعمش کے پاس حاضر تھا جس دن وہ بیماری کی وجہ سے دنیا سے اُٹھے اُن کے پاس ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلیٰ اور ابوحنیفہ آئے اور اُن کا حال دریافت کیا اُنہوں نے ضعف شدید کا ذکر کیا اور اپنی خطاؤں کے خوف کا ذکر کر کے رونے لگے ابوحنیفہ آگے بڑھے اور کہا اے ابومحمد اللہ سے ڈرو اور اپنے آپ کو دیکھو کہ تمہارا دنیا میں آخری دن ہے اور ایام آخرت میں پہلا دن تم نے علی بن ابی طالبؑ کے متعلق احادیث بیان کیں اگر تم اُن سے رجوع کر لو تو تمہارے لئے بہتر ہے اعمش نے کہا کوئی مثال دو ابوحنیفہ نے کہا مثل حدیث عبایہ کہ علی نے کہا انا قسیم النار میں دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں اعمش نے کہا اے یہودی تو اس حدیث کے متعلق یوں کہتا ہے میرے پاس کھڑا ہو میں تجھے اس کی سند دیتا ہوں مجھ سے بیان کیا موسیٰ بن طریف نے اور میں نے کوئی اسدی اُس سے بہتر نہیں دیکھا اُس نے کہا میں نے سُنا عبایہ بن ربیع امام الحی سے اُس نے کہا میں نے سُنا امیر المومنین علیؑ سے انہوں نے فرمایا میں جہنم کو تقسیم کرنے والا ہوں میں کہوں گا یہ میرا دوست ہے اسے چھوڑ دے اور یہ میرا دشمن ہے اس کو پکڑ لے اور حجاج جس پر خدا کی لعنت ہو وہ علی پر سب دشتم کرتا تھا کے دور میں مجھ سے بیان کیا ابو المتوکل ناجی نے کہ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ عزوجل حکم دے گا کہ میں اور علی پل صراط پر کھڑے ہو جائیں اور ہمیں کہا جائے

گا جو مجھ پر ایمان لایا اور تم دونوں سے محبت کی تم اس کو جنت میں داخل کر دو اور جس نے مجھ سے کفر کیا اور تم دونوں سے بغض رکھا تم اس کو جہنم میں داخل کر دو اور ابو سعیدؓ نے کہا کہ رسول خداؐ نے فرمایا جو مجھ پر ایمان نہیں لایا وہ اللہ پر ایمان نہیں لایا اور جو مجھ پر ایمان نہیں لایا اُس نے علی سے محبت اور دوستی نہیں کی پھر آیت کو تلاوت کیا القیا فی جھنم کل کفار عنید
راوی نے کہا ابو حنیفہ نے اپنا ازار سر پر رکھا اور کہا اُٹھو ایسا نہ ہو کہ ابو محمد اس سے بھی زیادہ سخت بات ہمارے لئے نہ لے آئے حسن بن سعید نے کہا کہ مجھے شریک بن عبید اللہ نے کہا اعمش یہ بات کر کے اس دنیا سے جدا ہو گئے۔

اور یہ حدیث چار طرق سے ''کتاب البرھان تفسیر'' میں بیان ہوئی۔

۱۳ سیّد رضی نے کتاب ''المناقب لعترۃ الطاہرۃ'' میں سند کے ساتھ عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ ایک دن میں رسولِ خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے حق دکھائیں تا کہ میں اُس کی اتباع کروں آپؐ نے فرمایا اے ابن مسعود اس کمرے میں دیکھ میں اُس کمرے میں گیا تو دیکھا کہ امیر المومنینؑ رکوع و سجود میں ہیں اور نماز کے بعد وہ دعا کر رہے ہیں اے اللہ تو اپنے عبد اور رسول کے واسطہ سے میرے شیعوں میں سے خطا کاروں کو بخش دے ابن مسعودؓ نے کہا میں کمرے سے نکلا تا کہ اس کی خبر رسولِ خداؐ کو دوں جب میں آیا تو دیکھا رسول خداؐ رکوع و سجود کے بعد دعا کر رہے ہیں اے اللہ اپنے بندے علی کے واسطہ سے میرے اُمت کے عاصیوں کو بخش دے ابن مسعودؓ نے کہا میں حواس باختہ ہو گیا اور مجھ کو دھوکا ہونے لگا پس رسول خداؐ نے سر اٹھایا اور فرمایا ابن مسعود کیا تو نے ایمان کے بعد کفر اختیار کر لیا میں نے عرض کیا اللہ کی پناہ مگر میں نے علی کو دیکھا کہ وہ آپ کے واسطہ سے اللہ سے دعا کر رہے ہیں اور آپ ان کے واسطہ سے اللہ سے دعا کر رہے

ہیں آپ نے فرمایا اے ابن مسعود اللہ تعالیٰ نے مجھے اور علی اور حسن اور حسین کو خلق کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے اپنے نور عظمت سے پیدا کیا جس وقت نہ کوئی تسبیح کرنے والا تھا اور نہ تقدیس بیان کرنے والا تھا اور اللہ نے میرے نور سے آسمانوں اور زمینوں کو خلق کیا اور میں ارض و سموات سے افضل ہوں اور علی کے نور سے عرش و کرسی کو خلق کیا اور علی عرش و کرسی سے افضل ہے اور حسن کے نور سے لوح و قلم کو پیدا کیا اور حسن لوح و قلم سے افضل ہے اور حسین کے نور سے اللہ نے جنت اور حور عین کو خلق کیا اور حسین ان دونوں سے افضل ہے مشرق اور مغرب میں تاریکی اور اندھیرا تھا تو ملائکہ نے اللہ سے تاریکی کی شکایت کی اور عرض کیا اے پروردگار ان ہستیوں کا واسطہ ہم سے اس تاریکی اور اندھیرے کو دُور کر دے پھر اللہ نے روح کو خلق کیا پھر اُس کے ساتھ دوسری کو اور ان دونوں سے اُس نئے نور کو خلق کیا پھر اُس نور کو روح سے ملایا اور دونوں سے زہرا کو خلق کیا اور اُن کے نور سے مشرق و مغرب کو روشن کر دیا اس لئے اُن کا نام زہرا ہے اے ابن مسعود جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ مجھے اور علی کو فرمائے گا تم جسکو چاہو جہنم میں ڈال دو اور یہی بات اللہ نے فرمائی اَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ
پس جس نے میری نبوت کا انکار کیا اور علی اور اہلبیت اور اُن کے شیعوں سے عناد رکھا وہ کافر ہوا۔

۱۴ (بحذف اسناد) جابر نے روایت کی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے جابر جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ خطاب کے لئے اولین اور آخرین کو جمع کرے گا رسولِ خداؐ کو بلایا جائے گا اور امیر المومنینؑ کو بلایا جائے گا رسولِ خداؐ سبز حلہ پہنے ہونگے جس کی روشنی مشرق و مغرب میں ہر چیز کو روشن کر دے گی اور علی نے بھی اُسی کی مثل لباس پہنا ہو گا پھر ہمیں بلایا جائے گا پس لوگوں کا حساب ہمارے سپرد کیا جائے گا اور اللہ کی قسم

ہم اہل جنت کو جنت میں اور اہل نار کو نار میں داخل کریں گے اس کے بعد نبیوں کو بلایا جائے
گا وہ اللہ کے عرش کے پاس صف بنا کر کھڑے ہونگے حتیٰ کہ لوگوں کے حساب سے ہم فارغ
ہو جائیں گے جب اہل جنت جنت میں اور اہل نار نار میں داخل ہونگے تو ربّ العزت علی کو
بھیجیں گے جنت کی منازل میں تا کہ وہ اہل جنت میں تزویج کرا دیں واللہ جنت میں اہل
جنت کی تزویج علی کے علاوہ کوئی نہیں کرائے گا۔

۱۵ (بحذف اسناد) مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا
میں اللہ طرف سے جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں اور میں فاروقِ اکبر ہوں اور میں
صاحبِ عصا اور صاحب میسم ہوں۔

۱۶ (بحذف اسناد) سماعۃ بن عمران سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام نے فرمایا جب قیامت کے دن منبر رکھا جائے گا جس کو تمام مخلوق دیکھے گی اس پر
ایک مرد کھڑا ہوگا اس کے دائیں جانب ایک فرشتہ ہوگا اور ایک فرشتہ اس کے بائیں جانب ہو
گا دائیں جانب والا ندا دے گا اے گروہ خلائق یہ جنت کا مالک علی بن ابیطالب ہے جسے
چاہے جنت میں داخل کرے اور بائیں جانب والا فرشتہ آواز دے گا اے گروہ خلائق یہ دو
دوزخ کا مالک علی بن ابیطالب ہے جسے چاہے دوزخ میں ڈالے۔

۱۷ (بحذف اسناد) ابی الجارود نے مرفوعاً روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جنت کے دروازے پر سُرخ یاقوت کا کُنڈا سونے کی پلیٹ پر لگا ہوا
ہے جب وہ کنڈا سونے کی پلیٹ سے ٹکراتا ہے تو اس سے کھنکنے کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس
کھنکھناہٹ میں وہ یا علی کہتا ہے۔

۱۸ (بحذف اسناد) ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا اے ابو حمزہ، علیؑ کو اُسی مقام پر رکھو جس پر اُنہیں اللہ نے رکھا ہے اور اُسی بلندی پر رکھو
جس پر اللہ نے رکھا ہے علی کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اہل جنت کی تزویج کروائیں گے اور اہل
مکر سے جنگ کریں گے۔

۱۹ (بحذف اسناد) عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خُداؐ نے فرمایا
اے لوگو اللہ کے قول سے زیادہ کس کا قول احسن ہوسکتا ہے اور اللہ کے بیان سے سچا کس کا بیان
ہوسکتا ہے اے لوگو بے شک تمہارے ربّ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہارے لئے علی کو عالم، امام،
خلیفہ اور وصی قائم کروں اور اپنا بھائی اور وزیر قرار دوں اے لوگو بے شک علی میرے بعد
ہدایت کا دروازہ اور میرے ربّ کی طرف دعوت دینے والا اور صالح المومنین ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَ قَالَ اِنَّنِى مِنَ
الْمُسْلِمِيْن (قصلت ۴۱. ۳۳)

اے لوگو علی مجھ سے ہے اور اُس کے بیٹے میرے بیٹے ہیں وہ میری پیاری بیٹی کا شوہر
ہے اُس کا حکم میرا حکم اور اس کی نہی میری نہی ہے اے لوگو تم پر اس کی اطاعت فرض ہے اور اسکی
نافرمانی سے بچنا فرض ہے اس کی اطاعت میری اطاعت ہے اُس کی نافرمانی میری نافرمانی
ہے اے لوگو علی اس امت کا صدیق اور فاروق اور محدث ہے یہ اس امت کا ہارون، یوشع،
آصف اور شمعون ہے یہ بخشش کا دروازہ ہے اور نجات کی کشتی ہے یہ اس امت کا طالوت و
ذوالقرنین ہے اے لوگو یہ مخلوق کے لئے آزمائش اور حجت عظمیٰ اور آیت کبریٰ اور امام ھدیٰ
اور ایک مضبوط حلقہ ہے اے لوگو علی حق کے ساتھ ہے اور حق اس کے ساتھ اور اس کی زبان پر
ہے اے لوگو بے شک علی دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہے اس سے محبت کرنے والا نار میں داخل
نہیں ہوگا اور اسکا دشمن اس سے نجات نہیں پائے گا اور یہ جنت کو تقسیم کرنے والا ہے

اس کا دشمن داخل نہیں کیا جائے گا اور اس سے دوستی رکھنے والا اس ہٹایا نہیں جائے گا اے میرے اصحاب کے گروہ میں نے تمہیں نصیحت کی اور اپنے ربّ کی رسالت تم تک پہنچائی مگر تم ناصحین کو پسند نہیں کرتے اور میں اپنی بات یوں کہتا ہوں اور میں اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے استغفار طلب کرتا ہوں وصلی اللہ علیہ محمد وآلہ الطاہرین۔

۲۰ (بحذف اسناد) اصبغ بن نباتہ رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی کہ ہم امیر المومنین علی علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے کہ حارث ہمدانی جو آپ کے شیعوں میں سے تھے وہ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے لئے چلنا مشکل تھا اور وہ بیساکھی کے سہارے چل رہے تھے وہ مریض تھے چونکہ امیر المومنینؑ کی نگاہ میں اُن کی عزت تھی آپ اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے فرمایا اے حارث تمہارا کیا حال ہے انہوں نے عرض کیا امیر المومنینؑ زمانہ مجھ سے منہ موڑ چکا ہے اور میرے بارے میں نفرت اور کینہ ہے اور غیر مہذب رویہ اختیار کر چکا ہے اور آپ کے اصحاب میں سے بھی کچھ میرے ساتھ آپ کے بارے میں معاندانہ کردار ادا کرتے ہیں میری یہ کیفیت اور مصیبت آپ کی وجہ سے ہے آپ نے فرمایا اے حارث میری وجہ سے تین قسم کے افراد ہلاک ہوں گے ایک وہ شخص جو میرے بارے میں غلو اور افراط کا شکار ہوا دوسرا وہ شخص جو میری شان وعظمت میں مقصر ہے تیسرا وہ شخص ہے جو متردد و پریشان ہے وہ مجھے باقیوں پر مقدم رکھے یا موخر کرے آپؑ نے فرمایا اے حارث تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہو کہ میرے شیعوں میں سے سب سے افضل و بہتر وہ شخص ہے جو درمیانی راہ اختیار کرے اور اُن کی طرف غالی بھی رجوع کریں اور دوسرے بھی ان کی اتباع کریں حارث نے کہا اے مولا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ ہمارے دلوں سے اس مشکل کو دُور کر دیں اور آپ ہمیں اس امر میں معرفت عطا کریں آپؑ نے فرمایا اے حارث ایسا لگتا ہے کہ تمہارے لئے یہ معاملہ خلط ملط ہو چکا ہے اے

حارث اللہ کے دین کو لوگوں کی وجہ سے مت پہچانو بلکہ واضح اور حق آیت و دلیل کے ساتھ دین کی معرفت حاصل کرو حق کی معرفت حاصل کرو اور اُس حق سے اہل حق کی پہچان کرو اے حارث حق ہی بہترین حدیث ہے اور اُس کی طرف مائل اور متوجہ ہونا جہاد ہے اور میں تمہیں حق کے بارے میں خبر دیتا ہوں کہ تم اس کی طرف توجہ کرو اور جو تمہارے سمجھ دار دوست ہیں اُن کو حق کے بارے میں خبر دو آگاہ ہو جاؤ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اُس کے رسول کا بھائی ہوں اور اُن کی سب سے پہلے تصدیق میں نے کی تھی میں نے آپؐ کی اُس وقت تصدیق کی جب آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے پھر اس اُمت میں سب سے پہلے آپؐ کی حقانیت کی تصدیق کرنے والا تھا ہم اوّل ہیں اور ہم ہی آخر ہیں اور ہم آپؐ کے خاص ہیں اے حارث ہم ہی آپؐ کے خالص ہیں میں آپؐ کا بھائی، آپؐ کا وصی، آپؐ کا ولی آپؐ کا راز دان اور آپؐ کے اسرار کا مالک ہوں مجھے کتاب کا فہم، فصل الخطاب (یعنی حق اور باطل کو جُدا کرنے والا خطاب) اشیاء کے حقائق اور اسباب کا علم عطا کیا گیا ہے مجھے ایک ہزار چابی عطا کی گئی ہے اور ہر چابی سے ایک ہزار دروازے کھلتے ہیں اور ہر دروازے سے میرے لئے ہزار عہد کھلتے ہیں اور میری تائید کی گئی ہے اور مجھے منتخب کیا گیا ہے اور شب قدر نوافل کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے یہ سارے اوصاف میرے لئے ہیں اور میری نسل میں سے جو بھی شب و روز ان کی حفاظت کرے گا ان کے لئے مجھے اللہ تعالیٰ نے زمین اور جو کچھ اس پر موجود ہے ان سب کا وارث بنایا گیا ہے اے حارث میں تجھے بشارت دیتا ہوں کہ تو مجھے موت کے وقت صراط پر، حوضِ کوثر پر اور مقاسمہ کے وقت پہچانے گا حارث نے عرض کی مولا مقاسمہ کیا ہے آپ نے فرمایا جہنم کی تقسیم کے وقت جہنم کو ٹھیک ٹھیک تقسیم کروں گا اور اس سے کہوں گا کہ یہ میرا دوست و محبّ ہے اور اس کو چھوڑ دے اور یہ میرا دشمن ہے اس کو پکڑ لے اس کے بعد امیر المومنین علی السلام نے حارث کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے حارث جسطرح میں نے آپ کا ہاتھ

پکڑا ہوا ہے اسی طرح رسولِ خداؐ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور میں قریش اور منافقین کا آپؐ سے شکوہ کر رہا تھا آپ علیہ السلام نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اُس وقت میرے ہاتھوں میں اللہ تعالٰی کی رَسی اور اس کا دامن ہوگا اے حارث میرا دامن تمہارے ہاتھ میں اور تمہاری ذرّیت و نسل کے ہاتھوں میں تمہارا دامن ہوگا اور آپ کے شیعوں کے ہاتھوں میں تیری ذریت و نسل کا دامن ہوگا جو سلوک اللہ تعالٰی اپنے نبی سے کرے گا وہی سلوک اس کا نبی اپنے وصی سے کرے گا اے حارث یہ ایک طولانی گفتگو میں سے چھوٹا سا ٹکڑا ہے اس کو اپنے پاس محفوظ کر لو پھر آپ نے تین دفعہ فرمایا اے حارث جس سے تو محبت کرے گا قیامت کے دن تو اسی کے ساتھ محشور ہوگا اور اس دنیا میں جو تُو کسب کرے گا وہی آخرت میں تیرا مقدر ہوگا اس کے بعد حارث کھڑے ہوئے اور ان کی چادر زمین پر گھسٹتی جا رہی تھی ان کی زبان پر الفاظ جاری تھے کہ اب مجھے کوئی فکر نہیں ہے خواہ موت مجھ سے ملاقات کرے یا میں موت سے ملاقات کروں ۔ جمیل بن صالح بیان کرتے ہیں کہ ابو ہاشم سید حمیری خدا ان پر رحمت نازل فرمائے نے اس روایت کے مضمون کے مطابق یہ اشعار پڑھے۔

قول علی لحارث عجب — کم ثم اعجوبة له حملا

يا حار همدان من يمت يرنی — من مومن او منافق قبلا

يعرفنی طرفه و اعرفه — بنعتهٖ و اسمه و ما فعلا

وانت عند الصراط تعرفنی — فلا تخف عشرة و لا زللا

أأسقيک من بارد علی ظماء — تخاله فی الحلاوة العسلا

اقول للنار حين توقف لک — مرض دعيه لا تقربی الرجلا

دعيه لا تقربيه ان له — حبلا بحبل الوصی متّصلا

علیؑ کا فرمان حارث کے لئے عجب تھا اور اس پر جتنا بھی تعجب کیا جائے کم ہے اے

حارث ھمدانی جو بھی مرے گا خواہ وہ مومن ہو یا منافق ہو مجھے دیکھ کر مرے گا وہ مجھے جلدی پہچان لے گا اور میں اُس کے اسم اُس کے اوصاف اور جو کچھ وہ انجام دیتا رہا ان سب کو جانتا ہوں گا اور تُو مجھے پل صرط پر موجود پائے گا تو اس سختی اور دشواری سے نہ گھبرا میں تجھے حوضِ کوثر کے ٹھنڈے پانی سے سیراب کروں گا جو پانی ٹھنڈا اور میٹھا ہوگا میں جہنم سے کہوں گا جب میں اس کے کنارے پر کھڑا ہوں گا کہ یہ میرا ہے اسکے قریب مت جا اس کو چھوڑ دے اس کے قریب نہ جا کیونکہ یہ وصی رسولؐ کی رسی سے دنیا میں متصل رہا ہے۔

۲۱ (بحذف اسناد) امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا اس پر عمل کرنے والے ہیں اور جس چیز سے منع کیا اس سے باز رہنے والے ہیں رسول اللہؐ کے بعد ان کی اطاعت کا علم بھی ان کی طرح ہے ان پر تقدم کرنے والا ایسا ہے جیسے خدا اور رسولؐ پر سبقت کی اور ان پر [illegible] چاہنے والا ایسا ہے جیسے رسول اللہؐ پر فضیلت اور ان کے چھوٹے یا بڑے حکم کو نہ ماننا شرک باللہ ہے رسول اللہ وہ باب اللہ (اللہ کا دروازہ) تھے جس میں داخل ہونا تھا اور وہ ایک ایسا راستہ تھے کہ جو اس پر چلا وہ اللہ سے مل گیا اور ایسے ہی امیر المومنینؑ تھے ان کے بعد یکے بعد دیگرے تمام آئمہ کے لئے یہی صورت ہے خدا نے ان کو ارکانِ ارض قرار دیا تا کہ زمین اپنے ساکنوں کے ساتھ قائم رہے اور وہ آئمہ ستونِ اسلام ہیں اور رابطہ الٰہیہ ہیں اس کے دین میں جس کی وہ ہدایت کرنے والے ہیں نہیں ہدایت کرتا کوئی ہادی مگر ان ہی کی ہدایت سے اور کوئی دائرہ ہدایت سے خارج نہیں ہوتا مگر جب تک کوئی کوتاہی نہ کرے ان کو حق ادا کرنے میں وہ خدا کے امین بندے ہیں اس امر کے متعلق جو ان کو دیا گیا ہے علم سے قبول عذر سے اور عذابِ الٰہی سے ڈرانے کے متعلق وہ اللہ کی حجت بالغہ ہیں ان لوگوں پر جو روئے زمین پر ہیں ان کے آخر

کے لئے بھی خدا کی طرف سے وہی ہے جو اُن کے اوّل کے لئے ہے اور کوئی اس مرتبہ تک نہیں پہنچتا مگر خدا کی مدد سے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ کی طرف سے جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں اور جنت و دوزخ میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر میری اجازت سے میں حق اور باطل میں سب سے بڑا فرق کرنے والا ہوں میں اپنے بعد والوں کا بھی امام ہوں اور پہچاننے والا ہوں اس چیز کا جو مجھ سے پہلے لوگ لائے تھے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی مجھ پر سبقت نہیں لے گیا اور میں اور حضرت رسول خداؐ ایک راستہ پر ہیں مگر یہ کہ وہ اپنے نام سے پکارے جاتے ہیں اور مجھے چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں موت کا علم، بلا کا علم، اوصیائے انبیاء کا علم، فیصلہ کرنے کا علم، اور مسلمانوں کے کفار پر فتح اور حصولِ سلطنت پانے کا علم اور میں صاحب عصائے امامت ہوں اور نشانِ امامت ہوں اور وہ روئے زمین پر چلنے والا ہوں جو روزِ قیامت لوگوں سے کلام کرے گا۔

۲۲ طریق مخالفین سے جو مخالفین کے نزدیک صدر الآئمہ ہیں موفق بن احمد نے کتاب فضائل امیر المومنین میں اپنی سند کے ساتھ نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے علی بن ابیطالبؑ کے لئے ارشاد فرمایا جب قیامت کا دن آئے گا تو تیرے لئے ایک ممتاز نور لایا جائے گا تیرے سر پر تاج ہوگا جس کے نور کی روشنی سے اہل محشر کی آنکھیں جھک جائیں گی اللہ جل جلالہٗ کی طرف سے آواز آئے گی محمد رسول اللہ کا خلیفہ کہاں ہے اور تو کہے گا میں یہاں ہوں پھر منادی ندا دے گا اپنے محبوں کو جنت میں داخل کرو اور جس نے تم سے دشمنی رکھی اُس کو جہنم میں داخل کرو۔

۲۳ اور انہی سے اپنی سند کے ساتھ ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سُنا آپ نے فرمایا علی میرے جھنڈے کا اٹھانے والا ہے اور حوض پر میرا امین ہے اور جنت کے خزانوں کی چابیوں پر میرا مددگار ہے۔

۲۴ ابن مغازلی شافعی نے اپنی کتاب میں اپنی سند کے ساتھ حضرت علیؑ سے روایت لکھی ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تُو جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہے اور جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا ہے اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونے والا ہے۔

۲۵ ''کتاب مناقب'' میں ہے کہ شریک بن عبد اللہ نے کہا کہ میں اعمش کے پاس تھا جبکہ وہ علیل تھے تو ان کے پاس ابوحنیفہ، ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلیٰ آئے انہوں نے اعمش سے کہا اے ابو محمد تمہارا یہ دن دنیا میں آخری دن ہے اور ایام آخرت سے پہلا دن ہے تم نے علی کے متعلق جو حدیث بیان کی اس کے متعلق اللہ سے توبہ کرو تو اعمش نے کہا کیا میں اپنی سند بیان کروں یہ دو مرتبہ کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی ابو المتوکل ناجی نے اُنہوں نے روایت کی ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے اور علی سے فرمائے گا جس نے تم دونوں سے بغض رکھا ان کو دوزخ میں ڈال دو اور جس نے تم سے محبت کی اُن کو جنت میں ڈال دو اور اس کے متعلق اللہ کا یہ قول ہے اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ

راوی نے کہا کہ ابوحنیفہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا اُٹھو چلیں یہ کہیں اس سے بھی زیادہ شدت والی بات نہ لے آئے۔

آئے گا تو علی بن ابیطالب فردوس پر کھڑے ہونگے اور وہ جنت پر بلند ایک پہاڑ ہے اور ربّ العالمین کے عرش کے نیچے ہے جس کے نیچے سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں اور جنت میں متفرق ہو جاتی ہیں علی نور کی کرسی پر بیٹھے ہونگے اس کے سامنے تسنیم ہوگا کوئی صراط کو عبور نہیں کر سکے گا مگر جس کے پاس اس کی اور اہل بیت کی ولایت کا اجازت نامہ ہوگا پس وہ اپنے محبوں کو جنت میں داخل کرے گا اور بغض رکھنے والوں کو جہنم میں۔

۷ (بحذف اسناد) ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ جبرئیل اور مجھ کو صراط پر کھڑا کرے گا اس کو کوئی عبور نہیں کر سکے گا مگر وہ جس کے پاس علی کرم اللہ وجہہ کا اجازت نامہ ہوگا۔

۸ (بحذف اسناد) ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سُنا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ صراط پر دو فرشتوں کو کھڑا ہونے کے لئے حکم دے گا صراط کوئی عبور نہیں کر سکے گا مگر علی بن ابیطالب کے اجازت نامہ سے، جس کے پاس امیر المومنین کا اجازت نامہ نہیں ہوگا تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں جو کہ موکل ہونگے اور کھڑے ہوں گے صراط پر کہ وہ آنے والوں پر سوال کریں اگر وہ ان کے جواب نہ دے سکیں تو ان کو منہ کے بل اوندھے جہنم میں دھکیل دیا جائے اور یہ مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا و قفوهم انهم مسئولون میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہؐ براءۃ کا کیا معنی ہے جو علی اُس کو دیں گے تو آپؐ نے فرمایا وہ نور ساطع کے ساتھ لکھی ہوئی یہ تحریر ہوگی لا اله الا الله محمد رسول الله امير المومنين علی بن ابيطالب وصی رسول الله (صلی الله عليه و آله)

۹ ابن مغازلی شافعی نے اپنی کتاب میں کئی طرق سے مختلف اسناد کے ساتھ نبیؐ سے نقل کیا ہے اور اُن کا قریب قریب یہی معنی بنتا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو شفیر جہنم پر صراط نصب کیا جائے گا اُس کو کوئی عبور نہیں کر سکے گا مگر وہ جس کے پاس ولایت علی بن ابیطالب کی سند ہوگی اور بعض روایات مین ہے اس کو کوئی پار نہ کر سکے گا مگر وہ جس کے پاس علی بن ابی طالب کا لکھا ہوا پروانہ ہوگا۔

۱۰ (بحذف اسناد) ابراھیم بن ابی محمود نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی اور آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے امام حسینؑ سے روایت کی انہوں نے فرمایا رسولِ خُداؐ نے فرمایا۔ یا علی میرے بعد تم پر ظلم کیا جائے گا اس کے لئے ہلاکت ہے جو تم پر ظلم اور زیادتی کرے گا اور خوشخبری ہے اُس کے لئے جو تمہاری پیروی کرے اور تم پر جسارت نہ کرے یا علی میرے رخصت ہونے کے بعد تم سے جنگیں کی جائیں گی ہلاکت ہے اس کے لئے جو تم سے جنگ کرے اور خوشخبری ہے اُس کے لئے جو تمہاری معیت میں رہ کر تمہارے دشمنوں سے جنگ کرے یا علی تم میرے بعد میرے کلام کی روشنی میں گفتگو کرو گے اور میری زبان سے تکلم کرو گے ہلاکت ہے اس کے لئے جو تمہاری بات کو ٹھکرائے اور اُس کے لئے خوشخبری ہے جو تمہارے کلام کو قبول کرے۔ یا علی میرے بعد تم اس اُمت کے سردار اس کے امام اور اس پر میرے خلیفہ ہو جو تم سے جُدا ہوگا وہ قیامت کے دن مجھ سے جُدا ہوگا اور جو تمہارے ساتھ وابستہ رہے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ وابستہ رہے گا یا علی تم سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی اور تم سب سے پہلے میری مدد کرنے والے اور میری معیت میں میرے دشمنوں سے جہاد کرنے والے اور میرے ساتھ نماز پڑھنے والے پہلے انسان ہو کہ اس وقت باقی لوگ جہالت کی غفلت میں پڑے ہوئے تھے یا علی تم پہلے فرد ہو

۱۷ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ عزوجل جبرئیل کو حکم کو دے گا کہ وہ باب جنت پر بیٹھیں اور کسی کو جنت میں داخل نہ ہونے دیں مگر جس کے پاس علی بن ابی طالبؑ کا اجازت نامہ ہو۔

تمت بالخیر

وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین

التماس دعا برائے بلندی درجات

فخر اولیاء ولی دوراں حضرت بابا سائیں سرکارؒ

و

ایصال ثواب

چوہدری محمد حسین مرحوم ومغفور

چوہدری لال حسین زوار مرحوم مغفور

چوہدری محمد دین زوار مرحوم ومغفور

وجملہ مرحوم مومنین ومومنات وخاندان ہذا

الٰہی آمین!